رہبر معظم انقلاب اسلامی (دامت برکاتہ)

کا تاریخی فتویٰ

اہل سنت کے مقدسات کی حرمت
اور اہانت سے متعلق

بسم الله الرحمن الرحيم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

رہبر معظم انقلاب اسلامی (دامت برکاتہ)
کا تاریخی فتویٰ

اہل سنت کے مقدسات کی حرمت
اور اہانت سے متعلق

ثقافتی قونصلیٹ سفارت اسلامی جمہوریہ ایران
اسلام آباد

کتاب کا نام: رہبر معظم انقلاب اسلامی (دامت برکاتہ) کا تاریخی فتویٰ اہل سنت کے مقدسات کی حرمت اور اہانت سے متعلق

ناشر: ثقافتی قونصلیٹ سفارت اسلامی جمہوریہ ایران۔ اسلام آباد

سال اشاعت: ۲۰۲۲ء

تعداد: ۳۰۰۰

ایمیل: Iran.council@gmail.com

ویب سائٹ: http://ur.icro.ir/islamAbad

فون نمبر: 0092-51-2827937-8

فہرست

مقدمہ	۷
رہبر معظم انقلاب اسلامی (مدظلہ العالی) کا وحدت آفرین و تاریخی فتویٰ کا متن	۸
اسلامی ممالک کی اہم شخصیات اور اہل قلم و دانشور حضرات کے تاثرات	۱۰
مجتہدین و آیات عظام اور قومی شخصیات کے بیانات	۷۵
اسلامی اداروں اور تنظیموں کے پیغامات اور بیانات	۱۰۵
عالمی ذرائع ابلاغ میں رہبر معظم کے فتویٰ کی وسیع پیمانے پر تشہیر	۱۲۷
شیعہ و سنی مسلمانوں کے لیے رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے وحدت بخش کلام سے چند اقتباسات	۱۳۴

حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای (دامت برکاتہ) کا فتویٰ مسلمانوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کے جذبات بڑھانے کا اہم وسیلہ

دینی و مذہبی اعتقادات اور مقدسات کا احترام امت اسلامی کی وحدت و یکجہتی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور مسالک کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کے لیے ہر موقع سے سوء استفادہ کرتے ہیں انکی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان دینی مقدسات کی بے حرمتی اور توہین کے ذریعے اسلامی معاشرے میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائے رکھیں۔ بعض مغربی ممالک میں قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی توہین کرنا عالمی استکبار واستعماری طاقتوں کے اہداف اور پروگراموں میں شامل ہے۔ یہی لوگ شیعہ و سنی مسلمانوں کے درمیان تفرقہ وجدائی پیدا کرنے کے لئے مسلسل سازشوں میں مصروف رہے ہیں۔

اختلاف و تفرقے کا یہ فتنہ دشمنان اسلام کے مفادات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر امت اسلامی کے وجود پر کاری ضرب لگانے کے لیے تھا کہ حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای (دامت برکاتہ) رہبر انقلاب اسلامی کی حکمت، بالغ نظری، ثابت قدمی اور دوٹوک فتویٰ نے اس فتنے کا خاتمہ کر دیا اور اللہ تعالی کے فضل و کرم سے تفرقے کا یہ فتنہ، مسلمانوں کے درمیان اخوت و محبت کے جذبہ میں تبدیل ہو گیا۔

زیر مطالعہ کتاب اہلسنت برادران کے دینی مقدسات کی توہین کی حرمت کے حوالے سے رہبر معظم دامت برکاتہ کے فتویٰ اور علماء ودانشوروں اور اسلامی دنیا کے ذرائع ابلاغ کی طرف سے اس فتویٰ پر لبیک اور اسکی حمایت پر مبنی بیانات پر مشتمل ہے۔

یہ مطالب تقریب مذاہب اسلامی کی عالمی کونسل کی طرف سے اس ادارے کے اسوقت کے جنرل سیکریٹری مرحوم حضرت آیت اللہ محمد علی تسخیری کی زیر نظارت جمع آوری اور ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران۔ اسلام آباد کی طرف سے اضافہ اور تصحیح کے بعد ترتیب دیئے گئے ہیں۔

اس امید و آرزو کے ساتھ کہ خداوند تعالی اس وحدت آفرین فتویٰ کو مسلمانوں کے درمیان اتحاد، ہمدلی اوران کے لئے ایک دوسرے کے دل جیتنے کا ذریعہ قرار دے۔

ثقافتی قونصلیٹ سفارت اسلامی جمہوریہ ایران۔ اسلام آباد

رہبر معظم انقلاب اسلامی (مدظلہ العالی) کا وحدت آفرین و تاریخی فتویٰ

رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے ۲۰۱۰ کے آخر میں وحدت اسلامی کی حفاظت کے لیے ایک ایسا تاریخی فتویٰ جاری کیا ہے جس نے عالمی شہرت اور پذیرائی حاصل کی۔ اس سلسلے میں انھوں نے ایک استفتاء کے جواب میں برادران اہل سنت کے مقدسات کی توہین کو حرام قرار دیا ہے۔ ذیل میں مذکورہ استفتاء، اس کا جواب اور علمائے اسلام کی طرف سے اس کی تائید اور حمایت کا ایک انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔

استفتاء

سعودی عرب کے شہر ''الاحساء'' کے علماء و عمائدین نے رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دامت برکاتہ) سے استفتاء کیا۔:

امت اسلامی ایک منظّم بحران سے گزر رہی ہے اور یہ بحران اسلامی مکاتب فکر کے پیروکاروں کے درمیان تفرقہ و انتشار کو ہوا دیتے ہوئے مسلمانوں کی صفوں میں وحدت کی ترجیحات کو ملحوظ نہ رکھنے کا باعث بن رہا ہے اور یہ مسائل مسلمانوں کے اندرونی اختلافات اور فتنوں کی بنیاد بن رہے ہیں، ان کی وجہ سے وہ مسائل متاثر ہو رہے ہیں جو امت اسلامیہ کے لیے آب حیات کی مانند اور نہایت ضروری ہیں۔ ان کے باعث اسلامی جد و جہد میں رخنہ پڑ رہا ہے۔ اس انتہا پسندانہ روش کے نتیجے میں ارادی طور پر سنی مکتب کے شعائر اور مقدسات کی مسلسل توہین ہو رہی ہے۔ ان مسائل کے پیش نظر بعض سیٹلائٹ چینلز اور انٹرنیٹ ویب سائٹس پر علم و دانش سے منسوب بعض افراد کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بارے میں ایسے بھونڈے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن سے ازواج النبی ﷺ کی صریح اہانت ہوتی ہے اور جو امہات المؤمنین کے احترام کے منافی ہیں، اس کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ہم آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ اسلامی معاشروں میں اضطراب کا سبب بننے والے مسائل اور مکتب اہل البیت علیہم السلام کی پیروی کرنے والے مسلمانوں سمیت دوسرے مسلمانوں پر نفسیاتی دباؤ کا موجب بننے والے مسائل کے بارے میں واضح شرعی موقف بیان فرمائیں گے جبکہ آپ

جانتے ہیں کہ بعض فتنہ پرور عناصر بعض سیٹلائٹ چینلز اور انٹرنیٹ ویب سائٹس پر اسلامی دنیا کو آشوب زدہ کرکے مسلمانوں کے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کی عزت کو دوام بخشے اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے ذخیرہ قرار دے۔

آیت اللہ خامنہ ای (دامت برکاتہ) کا فتویٰ

اس سوال کے جواب میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے ایک تاریخی فتوی جاری کیا۔ جس کی بازگشت پوری دنیا میں سنی گئی اور شیعہ وسنی اکابرین اور علماء نے اس فتویٰ کی تائید اور حمایت کی۔آپ نے یہ فتویٰ جاری کیا:

"برادران اہل سنت، کے مقدسات کی اہانت من جملہ زوجہ پیغمبر اسلام ﷺ، عایشہؓ پر الزام لگانا اور کسی طرح کی کوئی اتہام تراشی کرنا حرام ہے۔ یہ بات تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج اور خاص طور سے سید الانبیاء پیغمبر اسلام حضرت محمد (ص) کی ازواج کو شامل ہے۔"

اس کتاب میں رہبر معظم انقلاب اسلامی ایران کے فتویٰ کے تناظر میں عالم اسلام کے جید علمائے کرام، مراجع عظام، اہل قلم و دانش، اسلامی اداروں، تنظیموں اور عالمی ذرائع ابلاغ کے تاثرات کو قلم بند کیا گیا ہے اور ساتھ ہی رہبر انقلاب اسلامی کے وحدت بخش کلمات سے چند اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اسلامی ممالک کی اہم شخصیات

اور

اہل قلم ودانشور حضرات کے تاثرات

نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہمارے نزدیک محترم ہیں۔
مرحوم آیت اللہ محمد علی تسخیری

تقریب مذاہب اسلامی کی عالمی کونسل کے سابق جنرل سیکرٹری نے فرمایا" اس زمانے کی اور شاید ہر زمانے کی سب سے بڑی مشکل یہ رہی ہے کہ دوسروں کے افکار و عقائد کے مقابلے میں مختلف اقسام کے موقف اپنانے میں جلد بازی اور انتہا پسندی سے کام لیا گیا ہے۔ متعصب موقف اپنانا، دوسروں کے مقدسات کی توہین اور اسکے تقدس واحترام کو پائمال اور ان کی حیثیت کم کرنے کی کوشش کرتے رہنا اس انتہا پسندی کی علامات میں سے ہیں اور یہ چیز اس بات کا موجب بنتی ہے کہ مخالف گروہ شدید رد عمل ظاہر کرے، خاص طور پر جب وہ اس مقصد کے لیے ٹی وی چینل کا استعمال کرتے ہیں تو اس کا اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ بعض چینلز بے شک امت اسلامی کے دشمنوں کے آلہ کار ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ان کا بائیکاٹ کریں۔ان کو تنقید کا نشانہ بنائیں اور ان کے تفرقہ انگیز افکار و خیالات پر اعتراض کریں۔ یہ چینلز در حقیقت امت اسلامی کو نابود کرنے اور کفر کی نشر واشاعت کرنے کے حوالے سے دشمنان اسلام کی غلامی اور مزدوری کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ میں اپنی طرف سے ایک ایسے فرد کے اس بیہودہ موقف سے اظہار بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جو میرے خیال میں استعماری وخفیہ اداروں کا آلہ کار ہے اور بوڑھے برطانوی استعمار کے ادارے ہی ان آلہ کار اداروں کے سرغنہ اور رہبر ہیں۔ امت اسلامی کے دشمنوں کی تمام خواہشات کو ان آلہ کار عناصر نے پورا کیا۔ البتہ یہ شخص گھٹیا اور بے حیثیت ہے کیونکہ اس نے ایسے اعمال انجام دیئے ہیں کہ انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج و صحابہؓ کی توہین اس امت کو

نابود کرنے کے لئے ایک گھٹیا طریقہ اور گہرے کینہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ در حقیقت شیعہ و سنی دونوں مل کر اس شخص کے کردار وافکار سے اعلان برات کرتے ہیں اور اس فرد کے گھٹیا خیالات اور سرگرمیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ہم نے تقریب مذاہب اسلامی کی عالمی کونسل کے اجلاس میں اس شخص کی حرکتوں کی شدید مذمت کی ہے اور اسکی تمام باتوں کی اوران تمام سرگرمیوں کی جو اس نے پیغمبر اکرم ﷺ کی ازواج جیسی محترم شخصیات کی اہانت کے حوالے سے انجام دیں ہیں انکی مذمت کرتے ہیں۔ ازواج مطہراتؓ، صحابہ کرامؓ اور انصار نبی اکرم ﷺ ہمارے نزدیک باعظمت مقام ومرتبہ کے حامل ہیں اور ہم سب کو ان شخصیات کا احترام بجالانا چاہیے جیسا کہ اہلبیت (علیہم السلام) نبی اکرم ﷺ کا احترام بجالاتے ہیں اورانکی یاد، ولادت وایام شہادت و وفات کی یاد مناتے ہیں۔اس شخص کے اعمال واقعا شرم آور ہیں۔ اسکی شدید سزا اسے ملنی چاہیے اور شیعہ و سنی تمام مراکز کی جانب سے اس کی شدید مذمت ہونی چاہیے اوراس طرح کی غلامانہ سرگرمیوں کی قطعاً اجازت نہیں ہونی چاہیے۔آخر میں عید سعید فطر کی مناسبت سے عالم اسلام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خداوند تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اس عید سعید کوامت اسلامی کے لیے سعادت وخوشبختی کاذریعہ قرار دے۔امت اسلامی سربلند مضبوط اور بااختیار و بااستقبال ہواور یاسر حبیب اور اس گھٹیا کشیش جیسے منحرف افراد کے جس نے فلوریڈا کے کسی کونے میں کوشش کی کہ قرآن پاک کے اوراق کو آگ لگائے، درحقیقت اس نے صلیبی اور صہیونیستی نفرتوں اور کینے سے پردہ اٹھایا ہے۔خدا نہ کرے کہ ایسے منحرف افراد امت اسلامی کی پیشانی پر دھبہ لگاسکیں۔ مسیحی انتہا پسند دائیں بازو کی پارٹی اس طرح کے صلیبی اور صہیونیستی خیالات ذہن میں رکھتی ہے اور ہم صہیونزم کی ان سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

☆☆☆

شیخ الازہر کی طرف سے رہبر معظم انقلاب اسلامی دامت برکاتہ کے وحدت آفرین فتویٰ کی قدردانی

رہبر معظم انقلاب اسلامی دامت برکاتہ کی طرف سے اہل سنت کے مقدسات واعتقادات کی توہین کی حرمت پر مبنی فتویٰ کی شیخ الازہر نے بہت زیادہ قدردانی کی ۔ مصر کے شیخ الازہر ڈاکٹر احمد الطیب نے فتویٰ کی قدردانی کرتے ہوئے اسے شیعہ وسنی کے درمیان اختلاف وفتنہ ایجاد کرنے والوں کے چہرے پر زبردست طمانچہ قرار دیا۔ عرب دنیاکے ذرائع ابلاغ میں بھرپور پذیرائی حاصل کرنے والے انکے ایک بیان میں اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے ساتھ کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای وحدت مسلمین کے حوالے سے جو درد دل رکھتے ہیں انہوں نے تاکید کی کہ عالم اسلام کو فتنہ گر قوتوں کی جانب سے درپیش خطرات کے حوالے سے یہ فتویٰ درست علمی حقائق اور گہرے ادراک پر مبنی ہے۔ شیخ الازہر نے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت کے بارے میں فتویٰ کو "فتویٰ کریمہ" قرار دیا اور اظہار فرمایا کہ اس فتویٰ نے فتنہ انتہا پسندی اور غلو کے راستوں کو مسدود کر دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر تاکید کی کہ وحدت اسلامی کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔اور فرمایا اسلامی مذاہب کے درمیان نظریاتی اور اجتہادی اختلافات کو علماء و دانشوروں کے دائرہ اختلاف میں محدود ہنا چاہیے۔ڈاکٹر الطیب نے آیت "ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم واصبروا ان الله مع الصابرين" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ فتویٰ وحدت مسلمین کی راہ ہموار کرنے کا وسیلہ ہو۔

☆☆☆

مقام معظم رہبری (مدظلہ العالی) کا فتویٰ اس صدی کا ایک نہایت ہی اہم واقعہ اور تاریخی نوعیت کا اقدام ہے۔
قائد ملت جعفریہ پاکستان، علامہ سید ساجد علی نقوی کا موقف

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولاتفرقوا

دور حاضر میں ایک طرف دین اسلام اور مسلمان ہر جگہ عالمی کفر کی ہمہ پہلو یلغار کی زد میں ہیں اور مسلم ممالک کا سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور ثقافتی استحصال عروج پر ہے ۔ سامراجی واستعماری طاقتوں کی زیر قیادت مغرب مسلمانوں سے عزت وآبرو سے جینے کا ہر سہارا چھیننے کے درپے ہے، دوسری طرف اسلامی غیرت وحمیت سے عاری بعض مسلم حکمران عوامی خواہشات کے برعکس اسلام دشمن قوتوں کے آلہ کار بن کر اسلامی مفادات کو ضائع کرنے میں مصروف ہیں۔

مغرب کی عالمی برتری اس کے سرمایہ دارانہ نظام کے فروغ پر منحصر ہے اور وہ یہ بات بخوبی سمجھتا ہے کہ اسلام ہی ہے جو اپنی آفاقی اپیل کی بنیاد پر دنیا کے ستم رسیدہ عوام کی نجات کا ضامن ہے اور جلد یا بدیر سرمایہ دارانہ نظام کی بداعمالیوں کے ستائے ہوئے لوگ اسلام کو متبادل نظریہ حیات کے طور پر قبول کرلیں گے۔ سامراج کی جانب سے اسلامی دنیا کو مختلف حربوں سے الجھائے رکھنا اور ایک عرصہ سے غاصب اور غیر قانونی ریاست اسرائیل کے ذریعہ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور خطے میں عدم استحکام اور نت نئے شاخسانوں کا مکروہ کھیل بدستور جاری ہے۔

اس صورت حال کے تناظر میں ماضی میں بانی انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ اپنے بیانات، پیغامات، خطبات اور علالت کے دوران ملاقات میں جس اہم ترین پہلو کی طرف متوجہ کرتے رہے وہ عہد حاضر کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کے سبب امت مسلمہ کی وحدت، اتحاد اور اتفاق ہے کیونکہ وہ پوری طرح آنے والے حالات و واقعات کا ادراک کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کی داخلی وحدت و یگانگت کو ہی اسلام دشمن قوتوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا توڑ اور آخری حل سمجھتے تھے۔

اس طرح رہبر انقلاب اسلامی، مقام معظم رہبری، حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کا اہل سنت بھائیوں کے دینی مقدسات و شخصیات کی حرمت بارے وحدت آفرین فتویٰ اس صدی کا ایک نہایت ہی اہم واقعہ اور تاریخی نوعیت کا اقدام ہے جس کے مثبت اور معنوی اثرات نہ صرف عالم اسلام کے درمیان بلکہ دنیا بھر میں محسوس کئے جا رہے ہیں اور شیخ الازہر سمیت اسلامی دنیا کے تمام طبقات میں اسے بے حد پذیرائی اور قدردانی ملی۔

اتحاد و وحدت اور امت مسلمہ کی یکجہتی کے فروغ کو قرآنی و نبوی فریضہ گردانتے ہوئے اور بزرگان کی فکر سے استفادہ کرتے ہوئے پاکستان میں ہم نے آغاز ہی میں ایک تاریخی اعلامیہ وحدت پر دستخط کرکے امت مسلمہ کو ایک لڑی میں پرونے کی کوششوں کی بنیاد رکھی، پھر دینی جماعتوں پر مشتمل علماء فورم کے ذریعہ شریعت بل کی تحریک، اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں، ضابطہ ہائے اخلاق اور پھر برصغیر میں پہلی بار تمام اسلامی مکاتب و مسالک کی نمائندہ دینی جماعتوں کے پلیٹ فارم ''ملی یکجہتی کونسل پاکستان'' کی بنیاد رکھی جواب بھی تنظیمی شکل میں فعال کردار ادا کر رہا ہے۔اس کے بعد سن ۲۰۰۰ کے اوائل میں برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے پہلے دینی سیاسی پلیٹ فارم ''متحدہ مجلس عمل پاکستان'' کی تشکیل میں اساسی کردار ادا کیا۔

ہمارا روز اول سے یہ موقف رہا ہے کہ فرقہ پرستی، گروہ بندی، لاقانونیت، فرقہ واریت اور دہشت گردی ملکی سلامتی اور قومی وحدت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ معمولی اور جزوی نوعیت کے فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر دین اسلام کے سینکڑوں مشترکات پر عمل پیرا ہو کر فرقہ وارانہ ہم آہنگی، وحدت و یکجہتی، پیار و محبت، رواداری اور یگانگت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ ہم سب کا ایک خدا... ایک رسول ﷺ.... ایک کتاب قرآن..... اور ایک قبلہ پر ایمان ہے۔ ہمیں فروعی اختلافات کا حل مہذب انداز میں، شائستگی کے ساتھ علمی سطح پر ڈھونڈنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ تاہم استعماری قوتوں کو امت مسلمہ کا یہ اتحاد مسلسل کھٹکتا رہا ہے چنانچہ مختلف ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعہ، کبھی بزرگان دین کے مزارات کی بے حرمتی اور کبھی مختلف اسلامی ممالک میں مسلمانوں کا قتل عام، ان پر جنگیں مسلط کرکے، پابندیاں عائد کرکے، مداخلت بے جا کے ذریعہ یا تکفیری گروہوں کو اکسا کر فتنہ وفساد، انتشار و افتراق اور انار کی ایجاد

کرکے، ناخواندہ و متعصب اور شر پسند افراد دانستہ طور پر سوشل میڈیا کے ذریعہ فرقہ وارانہ مسائل کھڑے کرکے امت مسلمہ کی طاقت و قوت کو کمزور کرنے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

ایک بار پھر ہم رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے اس تاریخی فتوی کی مکمل تائید کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بیداری، حمیت اور وحدت و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گردوپیش میں ایسے عناصر پر نگاہ رکھنا ہوگی جو کسی بھی حوالے سے امت مسلمہ کے اتحاد و وحدت، یکجہتی اور اتفاق کے منافی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور ان سے اظہار برات کرتے ہوئے امت مسلمہ کے وقار اور سربلندی کی کوششوں کو تیز تر کرنا ہوگا فقط اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

اسلام و مسلمین کی کامیابی وسربلندی ،رہبر معظم کی صحت و سلامتی اور طول عمر کی دعا کے ساتھ۔ والسلام

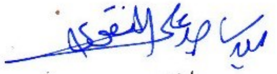

سید ساجد علی نقوی

☆☆☆

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر قبلہ ایاز کی طرف سے ایران کے سپریم لیڈر کے فتویٰ کی تائید و تحسین

مختلف الخیال افراد اور گروہوں کے مابین وحدت و اتحاد کی کوششیں اور اقدامات خیر و برکت کا باعث ہوتے ہیں اور بجا طور پر دادِ تحسین حاصل کرتے ہیں۔ قرآن و سنت کی مرکزی ہدایات کا منبع وہی اقدامات ٹھہرتے ہیں جن کی بدولت پر امن اور خوشگوار ماحول قائم کرنے، معاشرے کو حقیقی معنوں میں امن کا گہوارہ بنانے اور امت مسلمہ میں اتحاد پیدا کرنے میں مدد حاصل ہو، اس کے برعکس تفرقہ کو ہوا دینے کا ہر اقدام ناچاقی، شر و فساد کا باعث ہوتا ہے اور قابل مذمت و قابل نفرت ٹھہرتا ہے۔

شیعہ و سنی اختلافات کو ہوا دے کر عدم برداشت کے رویوں نے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص شدید نقصان پہنچایا ہے، ان رویوں میں بہتری اور اعتدال پیدا کرنے کی ہمیشہ سے ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔ ایک دوسرے کے احترام اور برداشت پر مبنی رویہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ واضح رہے کہ دلائل کی بنیاد پر عقیدہ و نظریہ کا اختلاف ایک مسلمہ حقیقت ہے، جس سے انکار ممکن نہیں، لیکن ہر فکر و خیال کے زعماء و قائدین کی طرف سے مد مقابل فکر کے احترام کی تلقین پر مبنی رویہ معاشرہ کو آگ و خون کے مذموم کھیل سے نجات دلاتا ہے، جبکہ عدم برداشت کی تلقین فتنہ و فساد اور بدامنی کا مستوجب ہے۔

ایران کے سپریم لیڈر محترم جناب سید علی خامنہ ای کا فتویٰ جس میں انہوں نے اہل سنت کے مقدسات بطور خاص ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین کی توہین کرنے کو حرام قرار دیا ہے، وحدت اور قیام امن کی نہایت اہم کاوش ہے، اس کی جتنی مدح سرائی کی جائے کم ہے۔

شیعہ مکتبہ فکر کے عظیم ترین رہنما کی طرف سے مذکورہ فتویٰ کا اجراء دنیا بھر میں ان کے پھیلے ہوئے پیروکاروں کے لیے مشعل راہ ہے۔ یقیناً اس کی بدولت توہین و تنقیص اور عدم

برداشت کی فضا ماند پڑے گی اور مسلمانوں میں پائے جانے والے انتشار میں نمایاں کمی واقع ہو گی۔

وقت کا تقاضا ہے کہ دو طرفہ طور پر ایسے رویوں کو فروغ دیا جائے اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس قسم کا ماحول پیدا کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اس موضوع پر کونسل کی متعدد سفارشات اور اعلامیے موجود ہیں۔ ایران کے سپریم لیڈر کے اس فتویٰ کی وجہ سے ان سفارشات اور اعلامیوں کو مزید تقویت ملی ہے جو کہ حد درجہ خوش آئندہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اتحاد اور ملی ارتباط کے قیام کی مساعی میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

ڈاکٹر شیخ یوسف قرضاوی کی طرف سے مقام معظم رہبری دامت برکاتہ کے وحدت بخش فتویٰ کی قدردانی

مسلم علماء کی عالمی تنظیم کے صدر ڈاکٹر شیخ یوسف قرضاوی نے کویت کے نام نہاد مولوی کی طرف سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ کی توہین کئے جانے کے بعد ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں مقام صحابہ، عدالت صحابہ کا مفہوم اور صحابہ کی توہین کے حوالے سے اسلام کے مؤقف پر تفصیلی بحث کی۔ انہوں نے اصل موضوع یعنی صحابہ کی تعریف وغیرہ، میں داخل ہونے سے پہلے، حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی طرف سے صادر شدہ فتویٰ کی طرف واضح اشارہ فرمایا اور اس فتویٰ کو جس میں حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرام کی توہین کو حرام قرار دیا گیا ہے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا، میں سب سے پہلے اپنے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ رہبر جمہوری اسلامی ایران کا، اس فتویٰ کے صدور کی خاطر جو حضرت عائشہ اور دیگر امہات مؤمنین، جو کہ درحقیقت اہل سنت کے پیروکاروں کے نزدیک قابل احترام مقدسات میں سے ہیں، کی توہین کی حرمت پر بنی ہے، شکریہ ادا کروں اور قدردانی کروں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس فتویٰ کا حق ادا کیا جائے گا اور جو کوئی اسکی مخالفت کرے گا اس کا محاسبہ کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا: البتہ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس سے پہلے بھی صحابہ کرام کی توہین کی حرمت کے حوالے سے فتویٰ صادر کیا تھا لیکن اسکے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ مذہب کے بعض برادران نے اس فتویٰ پر عمل نہیں کیا اور انہوں نے اسکی پیروی نہیں کی اور حضرت عائشہ کی جو حال ہی میں توہین کی گئی ہے اسکی سزا اسے ملنی چاہیے اور اسکی مذمت ہونی چاہیے کیونکہ اس نے اپنے اس عمل سے اہل سنت اور شیعہ دونوں کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

☆☆☆

علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی، پرنسپل حوزہ علمیہ جامع المنتظر لاہور و صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

دین اسلام ، دین رحمت ورافت ہے جس کی بنیاد نرمی ، اخلاق اور تحمل و برداشت ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بین المذاہب و مسالک فروعی اختلافات کو بھی اچھے انداز میں پیش کرنے کی تاکید ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر مشرکین کے معبودوں کو بھی ناسزا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ عام آدمی کی ہتک عزت بھی درست نہیں چہ جائیکہ سید الانبیاء ﷺ جیسی کائنات کی بہترین ہستی کے گھر کے کسی فرد یا شریک حیات کے بارے خلاف ادب بات کی اجازت ہو یا تہمت جیسا سنگین جرم کیا جائے۔ ولی امر مسلمین رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے بر وقت اس حساس مسئلہ پر اپنی سیاسی بصیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی فقہی ذمہ داری کو ادا کیا۔ ہماری طرف سے بھی معظم لہ کے فتویٰ کی مکمل تائید کی جاتی ہے۔ خداوند کریم تمام مسلمانان عالم کو وحدت واتحاد کی فضاء قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنان وحدت کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆☆☆

مسلمانوں کی وحدت کی کوششوں کا بہترین معاون رہبر معظم انقلاب اسلامی کا مقدسات اہل سنت کے حوالے سے یہ فتویٰ ہے۔

مفتی گلزار احمد نعیمی، پرنسپل جامعہ نعیمیہ۔ اسلام آباد

عالم اسلام جن مسائل کا شکار ہے ان میں اہم ترین مسئلہ مقدسات کی حرمت و تعظیم کا ہے۔ کچھ کم علم سطح کے ذاکرین و خطباء معروضی حالات کو دیکھے بغیر استعمار کے بچھائے ہوئے دامِ فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ مقدسات کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور یوں فرقہ وارانہ اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اس آگ کو پھیلانے کے لیے استعماری اور صہیونی قوتیں عمیق منصوبہ بندی کرکے شیعہ و سنی اختلاف کو جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کی طرف لے جاکر اپنے مضموم مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں۔

ان حالات میں تمام اہل فکر و دانش اور علماء حق کا فرض بنتا ہے اس فتنہ و فساد کو روکنے کے لیے ایک جامع حکمت علمی کی طرف راغب ہوں۔ میری دانست میں ایرانی رہبر معظم جناب حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ایک عظیم فتویٰ جاری فرمایا جس میں انہوں نے مقدسات اہل سنت کی توہین کو حرام قرار دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل سنت و اہل تشیع کے مقدسات کم و بیش ایک ہی ہیں لیکن امہات المؤمنین اور خصوصاً سیدہ عائشہ الصدیقہؓ کے حوالہ سے یاسر حبیب جیسے لوگوں نے جس زہر کو اسلامی معاشروں میں پھیلانے کی کوشش کی، اسکا بہترین تریاق رہبر معظم حفظہ اللہ کا مقدسات اہل سنت کے حوالہ سے یہ فتویٰ ہے۔ میرا اہل سنت سے تعلق ہے اور میں اس حقیقت کو بخوبی جانتا ہوں کہ اہل سنت کے سنجیدہ فکر علماء و مشائخ مابین سنی و شیعہ فساد نہیں چاہتے۔ میرے متعدد دوستان نے اس فتویٰ کی بہت تعریف کی ہے اور اسکو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔

اتحادِ امت ایک قرآنی نصوص سے اخذ کردہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم فرض ہے۔ اعتصام بحبل اللہ کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ ہم سب کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اتحاد و وحدت کو امت میں ایجاد کرتے ہوئے اسلام مخالف قوتوں کے مضموم عزائم کو خاک میں ملائیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران رہبر معظم کی قیادت میں امت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ مجمع تقریب بین المذاہب جیسے عظیم اداروں کا قیام بہت قابل تحسین ہے۔ ہم سب کو اتحاد امت کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ رہبر معظم کے اس عظیم فتویٰ کو ہر مسجد، مدرسہ اور امام بارگاہ تک پہنچنا چاہیے تاکہ ہم تقریبی سوچ کے ساتھ آگے بڑھیں اور کفر کے مقابلہ میں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆

عالم اسلام کی یونیورسٹیوں کی تنظیم کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر جعفر عبدالسلام نے شیخ قرضاوی وعلماء الازہر کے بیانات پر خوشی کا اظہار کیا۔

الازہر کے علماء کی ایک جماعت نے وضاحت کی کہ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ شیعہ وسنی کے درمیان قدیم سے پائی جانے والی فکری لڑائی کا خاتمہ ہو۔ علمائے الازہر نے شیعہ وسنی کے درمیان موجود روابط پر خوشی کا اظہار کیا اور تاکید کی کہ وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہر قسم کے جدال و جھگڑے سے اجتناب کیا جائے اور قرآن کریم کی تعلیمات کہ جس میں اسلام کو تمام فرقوں کے لئے ایک دین قرار دیا گیا ہے، کی طرف پلٹیں۔ علمائے الازہر نے اسی طرح رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای (حفظہ اللہ) کے ازواج رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی حرمت کے حوالے سے فتویٰ کو حکمت پر مبنی اور شیعہ وسنی کے درمیان باعث خیر قرار دیا اور تاکید کی کہ امت اسلامی کے عقائد کو اس فتویٰ سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے شیعوں اور اہل سنت سے درخواست کی کہ وہ متعصب اور انتہاپسند افراد، کہ جن کا واحد مقصد مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد اور تفرقہ وجدائی پیدا کرتا ہے، ان کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ شیخ الازہر ڈاکٹر احمد الطیب نے بھی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ شیعہ وسنی کے درمیان اختلافات فروع دین میں ہیں نہ کہ اصول دین میں، تاکید کی کہ مذاہب اسلامی کے درمیان تقریب وقربت ایجاد کرنا گذشتہ چند سالوں میں الازہر کے خاص پروگراموں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ الازہر شیعہ وسنی کے درمیان کسی قسم کے تفاوت وفرق کا قائل نہیں ہے کیونکہ سب کے سب وحدت خداوند تعالی اور رسالت پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹیوں کی تنظیم کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر جعفر عبدالسلام نے ازواج وصحابہ رسول ﷺ کی توہین کے حرام ہونے پر مبنی رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ کے بارے شیخ الازہر وعلمائے الازہر کے بیانات پر خوشی کا اظہار کیا اور وضاحت کی کہ امت اسلامی وحدت کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔ اور اس بنا پر کہ میں ایک سنی عالم ہوں تاکید کرتا ہوں کہ مذہب شیعہ بہت طاقتور پیروکاروں کا حامل ہے اور جائز نہیں ہے کہ انہیں اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا جائے بلکہ عالم اسلام کی وحدت کے لئے شیعوں کی طاقت سے استفادہ کرنا چاہیے۔

علامہ محمد امین شہیدی، سربراہ، امت واحدہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کے دور میں عالم اسلام کی وحدت دنیائے اسلام کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اسلام دشمن قوتیں اسلام کو کمزور اور مسلمانوں کو باہم دست بگریبان کرنے کے لیے سب سے زیادہ مسلمانوں کی باہمی وحدت ہی کو نشانہ بناتی ہیں، ہمارا ا گاہ دشمن اس سلسلے میں براہ راست اور بالواسطہ طور پر مختلف اسلامی مسالک کے امتیازی عقاید اور رسومات کو نشانہ بنا کر انہیں باہم الجھانے کا کوئی موقع ضایع نہیں کرتا اور عام مسلمان عوام اپنی لاعلمی یا کم علمی کی وجہ سے دین کی محبت میں دیگر مسلمانوں کے عقائد اور نظریات پر حملے کو اپنا فریضہ سمجھنے لگتے ہیں۔

یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے، اس فتنہ کی وجہ سے ہی دشمن کو داعش جیسے شدت پسند گروہوں کے ذریعے اسلامی معاشروں کی تباہی اور مسلمانوں کے قتل عام کا موقع مل جاتا ہے اس سلسلے میں دشمن سب سے زیادہ اہل بیت علیہم السلام کی حرمت اور صحابہ کرام اور ازواج نبی ﷺ کے موضوع کو وجہ نزاع بنا کر امت کو گمراہ اور دست بگریبان کرتا ہے، دنیا بھر میں امریکہ اور برطانیہ کے دیے ہوئے فنڈ سے چلنے والے میڈیا کے ادارے اس فتنہ میں سب سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ الشریف نے اس سازش اور فتنے کی اہمیت کے پیش نظر حجاز کی سرزمین کے مومنین کے استفتاء کے جواب میں ایک تاریخی فتویٰ صادر فرمایا اور صحابہ کرامؓ اور امہات المومنین کی بی احترامی اور توہین کو شرعاً حرام اور قانوناً جرم قرار دے کر استعماری سازش اور اس سازش کو عملی جامہ پہنانے والوں کو بے نقاب

فرمایا۔ استکبار اور طاغوتی طاقتوں کو مسلم دنیا میں ایسے فتنے برپا کرنے سے روکنے اور مسلمانوں کو باہم متحد رکھنے کے لیے اس تاریخی فتاویٰ کی اہمیت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے لہٰذا ضروری ہے کہ رہبر معظم انقلاب کے اس فتویٰ کو عالم اسلام میں زیادہ سے زیادہ فروغ دیکر تمام علمائے اسلام اپنی ذمہ داری ادا کریں اور مسلم امت کو استعمار کی ریشہ دوانیوں سے مطلع اور انہیں باہم متحد کرکے قرآن کی تعلیمات کو اسلامی معاشرے میں زندہ رکھنے کا فریضہ بجالائیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ علمائے اسلام کو دینی بصیرت اور عوام کو دوست اور دشمن کی شناخت کی توفیق عطا فرمائے تاکہ مختلف مسالک کے راہنما علمائے کرام متحد ہو کر اسلام اور قرآن کے دشمنوں کے مقابلے میں صف آراء ہو سکیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

☆☆☆

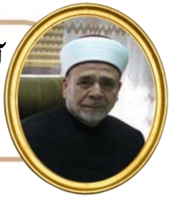

آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے تقریب مذاہب اسلامی میں اہم کردار ادا کیا۔ مفتی دمشق ڈاکٹر البزم

ڈاکٹر البزم نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس فتویٰ میں امت اسلامی کے حوالے سے مسلمان علماء کی ذمہ داریوں کا ادراک، آگاہی اور انصاف کی جھلک نظر آتی ہے، کہا: یہ فتویٰ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی محکم درایت اور بلند نظری کا آئینہ دار ہے۔ مفتی دمشق اور ''فتح'' اسلامی مرکز کے ڈائریکٹر نے شیعہ وسنی کے درمیان فتنہ وفساد کی آگ ٹھنڈی کرنے، تقریب مذاہب اسلامی اور دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے میں اس فتویٰ کو واضح اور عظیم کردار کا حامل قرار دیا اور تاکید کی کہ: آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ ایک مربوط و عادلانہ بیان ہے اور ضروری و مناسب ہے کہ تمام مسالک کے مسلمان اس فتویٰ پر عمل کریں۔انھوں نے اس فتویٰ کی بابت شکریہ ادا کیا اور اسے صحیح دین، کامل عقل اور محکم وسالم نقطہ نظر قرار دیا۔ انھوں نے تاکید کی کہ یہ فتویٰ چونکہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتی جیسی عظیم و بلند مرتبہ علمی، سیاسی و دینی شخصیت کی طرف سے صادر ہوا ہے لہٰذا یہ تقریب مذاہب اسلامی میں عظیم کردار کا حامل قرار پا سکتا ہے۔ ڈاکٹر البزم نے فتویٰ کی قدر و منزلت کو بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا: آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ ہمارے شیعہ بھائیوں کے عظیم رہبروں میں سے ہیں اور اسلامی جمہوریہ ایران کی مرجعیت کے مقام پر فائز ہیں اسی بنا پر ان کے بیانات وفرمودات پر اسلامی دنیا کے بیشتر علاقوں میں توجہ دی جاتی ہے اور وہ عملی زندگی میں جاری وساری بھی ہوتے ہیں۔ شیخ البزم نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس فتویٰ نے وحدت اسلامی میں اور شیعہ وسنی کے درمیان فتنہ واختلاف کو روکنے میں بہت واضح کردار ادا کیا ہے، تاکید کی کہ اگر شیعہ وسنی بزرگ علماء کی طرف سے اسی طرح کا مؤقف اپنایا جائے تو لازمی طور پر فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ فتویٰ مسلمانوں کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں اور انکے اہداف کو ملیامیٹ کرنے میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

☆☆☆

امام خامنہ ای کا وحدت آفرین تاریخی فتوی، مسلمانوں کی وحدت کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سید ثاقب اکبر، صدر نشین البصیرہ و ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے ۲۰۱۰ء کے آخر میں وحدت اسلامی کی حفاظت اور فروغ کے لیے ایک ایسا تاریخی فتوی جاری کیا جس نے عالمی شہرت اور پذیرائی حاصل کی۔ان کا یہ پیغام وحدت اور بلند شرعی منصب سے ایک استفتاء کا جواب مشرق و مغرب میں پہنچا۔ عالی مرتبہ علمائے اسلام نے اس کا استقبال کیا اور اسے ایک مبارک فتوی قرار دیا۔ فتوے میں آپ نے ارشاد فرمایا:

”برادران اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرنا حرام ہے چہ جائیکہ بالخصوص زوجہ رسولؐ پر تہمت لگائی جائے جس سے ان کے شرف و عزت پر حرف آتا ہو بلکہ تمام انبیاء کی اور خصوصاً سید الانبیاءؐ کی ازواج کی توہین ممنوع ہے۔“

حضرت امام خامنہ ای انقلاب اسلامی کی تحریک کے آغاز سے ہی مسلمانوں میں وحدت اور اتحاد کے لیے کوشاں رہے ہیں، انھوں نے رہبری کے عظیم منصب پر پہنچنے کے بعد اس سلسلے میں اپنی کوششوں کو فزوں تر کر دیا۔ انقلاب اسلامی کے بانی حضرت امام خمینیؒ جنھیں عصر حاضر میں عالم اسلام میں وحدت کی تحریک کا احیاء گر کہا جا سکتا ہے، کے جانشین کی حیثیت سے حضرت امام خامنہ ای مدظلہ العالی کی کوششیں اثر آفریں اور لائق قدر ہیں۔ پیش نظر فتوے نے غلو و انحراف کے راستوں کو مسدود کر دیا اور افتراق و انتشار کی کوششوں کے سامنے بند باندھ دیا۔ انھوں نے اپنے فتوے کے ذریعے تکفیریوں کی کوششوں کو بے دلیل و بے اساس ثابت کر دیا اور اتحاد و وحدت کے علمبرداروں کے ہاتھ میں ایک بہت بڑی دلیل اور سند دے دی۔ ہمیں چاہیے کہ اس فتوے کی روح پر عمل کریں اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں۔

☆☆☆

مفتی مصر ڈاکٹر علی جمعہ شیعہ و سنی انتہا پسندوں کا عمل دشمنان اسلام و مسلمین کے دشمنوں کے مفاد میں ہے

مصر کے مفتی نے وضاحت کی کہ شیعہ و سنی سب مسلمان ہیں۔ لہٰذا امت اسلامی کی مصلحت کی خاطر سب ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد و دوستی سے زندگی گزاریں۔ مفتی مصر و الازہر یونیورسٹی کے اسلامی مطالعات کے مرکز کے رکن ڈاکٹر علی جمعہ نے کہا کہ شیعہ و سنی ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا وہ ایک دوسرے کو کافر قرار نہ دیں اور وحدت اختیار کریں۔ کیونکہ شیعہ و سنی انتہا پسندوں کا عمل دشمنان اسلام و مسلمین کے فائدہ میں ہے۔ مفتی مصر نے تاکید کی کہ شیعوں کے لئے اہل بیت (علیہم السلام) کا عشق بہت اہمیت رکھتا ہے اور مصری بھی اہل بیت (علیہم السلام) سے خاص عشق و محبت رکھتے ہیں۔ اس بنا پر اہلبیت (علیہم السلام) سے یہ محبت، شیعہ و سنی وحدت وقربت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا: کہ اگر مسلمانوں کے دونوں گروہوں شیعہ وسنی کے درمیان اختلاف پیدا ہوں تو مصر کے لوگ بڑی آسانی سے ان اختلافات کے بارے میں فیصلہ دے سکتے ہیں اور سب کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے اہل بیت (علیہم السلام) سے عشق کرنے کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر علی جمعہ نے مزید کہا کہ ہم اہلبیت رسول اکرم ﷺ سے عشق کرتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ (ﷺ) سے عشق کرنا ایمان کا جدا نہ ہونے والا حصہ ہے اور اہل بیت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عشق کرنا بھی عشق رسول اللہ کا حصہ ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ الازہر اسلامی مرکز مطالعات کے رکن نے مذاہب اسلامی کی تقریب کے حوالے سے کہا کہ الحمدللہ کینہ توز لوگوں کی آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ مصر میں تقریب مذاہب اسلامی کا راستہ کامیابی سے ہمکنار ہے اور اسکی دلیل، صحابہ وازواج رسول ﷺ کی توہین کی حرمت کے حوالے سے حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی شیخ الازہر نے جو قدردانی کی ہے، اس میں نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر علی جمعہ نے

اپنے بیانات کے آخر میں ، شیعہ و سنی روابط کے مستقبل کے بارے میں کہا : میں تمام مسلمانوں کو تاکید کرتا ہوں کہ زمانے میں وحدت کی شدید ضرورت ہے۔

اورجیسا کہ خداوند متعال نے فرمایا ہے''واعتصمو بحبل الله جميعا ولا تفرقوا''اس بناپر ہم پر واجب ہے کہ متحد ہو جائیں اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ اہل تشیع بھی خدائے وحدہ لاشریک ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں، نماز بجالاتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، خانہ خدا کا حج بجالاتے ہیں۔ خرید وفروخت اور شادی بیاہ کو حلال جانتے ہیں، شراب اور زنا کو حرام قرار دیتے ہیں،اس بناپر اہل تشیع اور اہل سنت برادران میں کیا کوئی اختلاف باقی رہ جاتا ہے ؟

☆☆☆

یہ فتویٰ بنیادی طور پر مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونے کے لیے ہے۔
علامہ حیدر علوی، معروف اہل سنت عالم دین

کسی بھی معاشرے کی بہتری کے لیے اور اس کے آگے ترقی کے لیے اس میں تنوع اور اختلاف رائے کا پایا جانا بہت ضروری ہے۔ اختلاف رائے کسی بھی معاشرے کا حُسن ہوتا ہے چاہے مذہب کی بات ہو یا معیشت کی۔ اسلامی دنیا میں تعبیر کا اختلاف ہمیشہ اور ہر دور میں موجود رہا ہے لیکن استعمار اور عالم کفر سے ہمیشہ فرقہ واریت کے روپ میں اس قدر گہرا کیا کہ مسلمان آپس میں دست و گریبان نظر آتے ہیں۔ ۹۸ فیصد مشترکات چھوڑ کر ۲ فیصد اختلافات پر بحث اور اس قدر انتشار ہے کہ دنیا ہم پر ہنستی ہے۔ ایسے ماحول میں جب دنیا میں باہمی اختلافات شدت اختیار کیے ہوئے تھے تو رہبر معظم انقلاب سید علی خامنہ ای کا جو فتویٰ ہے اس فتویٰ نے جلتی پر پانی کا کام کیا ہے اور امت مسلمہ میں وحدت کو فروغ دینے کے لیے ایک ایسا تاریخ ساز فتویٰ دیا ہے جس کی روشنی میں امت مسلمہ اگر آگے بڑھے تو ہمارے اندر کے جنگ و جدل ختم ہو سکتی ہے۔ باہمی دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں بلکہ ہم انما المومنون اخوا کی حقیقی تفسیر بن سکتے ہیں۔

یہ فتویٰ بنیادی طور پر مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونے کے لیے ہے جوڑنے کے لیے ہے۔ ایسا اسی صورت ممکن ہے جب اس تاریخ ساز فتویٰ کو عام کیا جائے۔ یہ فتویٰ بہت ضروری تھا اور رہبر معظم سید علی خامنہ ای کی موثر آواز ہے اور ان کی تقلید ہے دنیا بھر میں۔ ان کے اس فتویٰ کی موجودگی میں میرے خیال میں امت مسلمہ کو باہم جوڑنے اور باہم متحد کرنے میں اہم کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔

اس فتویٰ کو پاکستان میں موجود ایرانی قونصلیٹ میں اردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے میں سلام پیش کروں گا اور اس امر کی مبارکباد بھی دوں گا اس یقین کے ساتھ کہ اس فتویٰ کا تمام پاکستانی اور امت مسلمہ ضرور پڑھے، سمجھے اور اس پر عمل کرے یہ اس وقت امت کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

یہ فتویٰ سب سے موثر ترین شیعہ شخصیت کی طرف سے دیا گیا ہے

جامعۃ الازہر کے ترجمان

الازہر یونیورسٹی کے ترجمان، تقریب مذاہب اسلامی کے محقق و مصنف محمد رفاعہ الطہطاوی نے ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت کے بارے میں فتویٰ صادر کرنے کے حوالے سے رہبر انقلاب اسلامی کی قدردانی و شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آنجناب کی عالم اسلام کے ایک بزرگ عالم دین کی حیثیت اور ایک رہبر کے عنوان سے اس طرح کا اقدام کیا جانا بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔ مصر کے اس دانشمند نے مزید کہا: رہبر ایران کا فتویٰ ایک درست و حق بجانب فتویٰ ہے کیونکہ ایک مؤثر ترین شیعہ شخصیت کی طرف سے صادر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر ایک ایسی شخصیت ہیں جو اسلامی رجحانات و میلانات پر دقیق نظر رکھنے کے حوالے سے مشہور ہیں اور آپ ایک بہت بڑے ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ الازہر کے ترجمان نے اس بات کے اظہار کے ساتھ کہ رہبر انقلاب ایران کا فتویٰ عالم اسلام کے استحکام میں بہت زیادہ اثر انداز ہوگا فرمایا کہ دنیائے اسلام کو چاہیے کہ وہ اس فتویٰ اور اس نوعیت کے دیگر فتووں کی پیروی کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وحدت و یکجہتی کو فروغ دیں تاکہ اسلامی دنیا کے دشمنوں کو ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔

☆☆☆

آپ کا یہ فتوی تمام امت مسلمہ کے لئے ہے نہ کہ صرف شیعہ برادران کے لئے
پیر محمد سعید احمد نقشبندی، صدر تحریک اتحاد بین المسلمین۔ پاکستان

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًاۚ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۳)

اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی بنیاد اسلام کے اہم ترین اصولوں پر رکھی گئی ہے اور ان اصولوں میں سے اہم ترین اصل یہ ہے کہ اسلام الفت و بھائی چارے کا دین ہے جو چاہتا ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ یعنی جب تک ہم بھائی چارے کی فضاء کو قائم نہیں کرتے مسلمان ہونے کے اہل نہیں ہیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم تمام مسلمان ایک دوسرے کے مقدسات کا احترام کریں کیونکہ ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین باعث بنتی ہے کہ ایک مسلمان دوسرے سے نفرت کرے جبکہ اسلام بھائی چارے کا درس دینا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کے مقدسات کو اپنے مقدسات تسلیم کریں جس کی بنا پر نہ ہی دوسروں کی توہین ہو گی اور نہ دوسرے مسلمانوں کے مقدسات ان کے مقدسات ہوں گے اور واحد یہی راستہ ہے جس کی بنا پر آپس میں پیار، محبت، اتفاق واتحاد کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے یہ فتوی دیا کہ:

''اہل سنت بھائیوں کے دینی مقدسات کی توہین کرنا، پیغمبر اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ (حضرت عائشہؓ) پر تہمت زنی کرنا حرام ہے اور یہ حکم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج اور

خاص طور پر سیدالانبیاء یا پیغمبر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج شامل ہیں ہیں۔''

آپ کا یہ فتوی تمام امت مسلمہ کے لئے ہے نہ کہ صرف شیعہ برادران کے لئے، کوئی شخص بھی اگر کسی دوسرے مسلک کے مقدسات کی توہین کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ تو بھائی چارہ قائم ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپس میں اتفاق اور اتحاد کی فضا کو قائم کیا جا سکتا ہے لہٰذا تمام مسالک اسلام کو اس بات پر پر اتفاق کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے کے مقدسات اور ان کے عقائد کا خیال رکھا جائے۔اور اس امر کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے جناب آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے قدم اٹھایااور فتوی دیا اور اس حکم کو عملی جامہ پاکستان میں ملی یکجہتی کونسل کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنی زندگی میں پہنایا اور آج بھی اس سے ضابطہ اخلاق کو آگے قائد ملت اسلامیہ کے جانشین جناب ڈاکٹر ابوالخیر صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کی قیادت میں انجام دیا جارہا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس فتوی کی تعمیل کریں اور دیگر تمام مسلمان مسالک کا احترام کریں تاکہ حقیقی وحدت کی عملی فضا قائم کی جاسکے اور اتحاد امت مسلمہ ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے عالم کفر پر غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے بالخصوص تحریک آزادی القدس اور مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا واحد حل اتحاد امت مسلمہ ہی ہے اور جو اتحاد امت مسلمہ کے مخالف ہیں در حقیقت وہ طاغوت کے ایجنٹ ہیں۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے بد نظروں کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔
شیخ محمد یزبک

لبنان کی حزب اللہ کی شرعی کونسل کے صدر شیخ یزبک نے شیخ الازہر کی طرف سے بعض سیٹلائٹ چینلز میں شیعہ تکفیر کے نا قابل قبول ہونے پر مبنی دیئے گئے بیانات کا خیر مقدم کیا اور ازواج رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و صحابہ کی توہین کی حرمت پر مبنی رہبر معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی کہ یہ فتویٰ مسلمانوں کا برا چاہنے والوں اور ان لوگوں کہ جنہوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کے لئے جھوٹ موٹ دینی لبادہ اوڑھا ہوا ہے، کی آنکھوں کو اندھا کر دے گا۔ شیخ یزبک نے ایک محفل کہ جس میں حزب اللہ لبنان کے بعض مسئولین اور اہم شخصیات بھی حاضر تھیں، میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: دشمنان اسلام ، اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے تمام مواقع سے سوء استفادہ کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کی تمام کوششیں سراب کی مانند ہیں کہ جو شکست سے دوچار ہوں گی ۔ حزب اللہ لبنان کی شرعی کمیٹی کے صدر نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: امام خامنہ ای اور چند دیگر شیعہ مراجع عظام نے ازواج رسول ﷺ و صحابہ کی توہین کی حرمت کے بارے میں جو فتویٰ صادر کیا ہے لبنان کے ایک اخبار میں ہونے والے جامعۃ الازہر کے سرپرست ڈاکٹر احمد الطیب کے بیان سے مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے۔

☆☆☆

مقام معظم رہبری کا فتویٰ قابل تعریف ہے۔
شیخ عبدالناصر الجبری

تحریک امت لبنان کے جنرل سیکرٹری اور الدعوۃ الاسلامیہ کالج کے سرپرست شیخ عبدالناصر الجبری نے صحابہ اور زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت اور انکے بارے میں تحقیر آمیز جملے استعمال نہ کرنے کے بارے میں رہبر معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ کی تعریف کی۔ انہوں نے مزید فرمایا: ہم ایک امت اور متفاوت نقطہ نظر کے حامل ہیں اور یہ وحدت اختیاری نہیں ہے بلکہ اجباری ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے "ان امتکم امۃ واحدہ " یہ آیت مسلمانوں کی قہری واجباری وحدت کا اثبات کرتی ہے کہ جس میں کسی قسم کے اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے اور یہ آیت قرآن کریم کی محکم ترین آیات میں سے ہے۔ الجبری نے کہا: اس وضاحت سے معلوم ہوا، علم امت کی تقریب ووحدت کی اساس و بنیاد ہے۔ اور جہالت کے ذریعے سے مسلمانوں کے درمیان تقریب و وحدت ایجا نہیں کی سکتی، لہذا تقریب و وحدت کی کوئی حدبندی نہیں کی جاسکتی۔

☆☆☆

حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ ان کے ایمان کامل علم اور حکمت کا آئینہ دار ہے۔ شیخ ماہر مذھر

مقاومت حزب اللہ لبنان کی حامی سنی اتحاد کے صدر شیخ ماہر مذھر نے ایک بیان میں واضح کیا کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ ان کے ایمان کامل علم اور حکمت کا آئینہ دار اور امت اسلامی کے رہبر کی حیثیت و مقام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کیونکہ امت اسلامی کا رہبر وہ شخص ہے جو امت کے درمیان اتحاد پیدا کر کے دشمنوں کو فتنہ و فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ اس فتویٰ کی وجہ سے اہل فتنہ اور بیگانے لوگ غصے سے ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کو جائز قرار نہ دینے کے حوالے سے مقام معظم رہبری کی دانشمندی اور دوراندیشی کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے تاکید کی کہ امام خامنہ ای دامت برکاتہ امت اسلامی کی رہبری کی تمام مطلوبہ خصوصیات کے حامل ہیں۔ شیخ ماہر مذھر نے مزید فرمایا: امام خامنہ ای کے فتویٰ سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہیے تاکہ امت اسلامی کے دشمنوں کے ہاتھ میں کوئی موقع نہ آئے۔ انہوں نے کہا: رہبر معظم کے فتویٰ کا سب سے بڑا پیغام دنیائے اسلام کی امت کی وحدت ہے اور یہ دشمنان اسلام کے مقابلے میں ہمیں طاقتور اور متحد کرتا ہے۔

☆ ☆ ☆

حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ وحدت امت اسلامی کی حفاظت کا عامل ہے۔ عبدالسلام احمد راجح

شیخ عبدالسلام احمد راجح نے اظہار نظر کرتے ہوئے کہا: حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ رہبر معظم انقلاب اسلامی نہ صرف شیعوں کے بلکہ دنیا کے سنی مذہب کے تمام فرقوں کے بھی رہبر و مرجع ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ مذہبی فرقوں اور اہل سنت کے اسلامی مقدسات کی حمایت کی ہے۔ شیخ راجح نے کہا: امت اسلامی کو دشمنان اسلام کی فتنہ انگیزی کے وقت اپنے مراجع عظام کی آواز پر لبیک کہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ امت اسلامی کے اتحاد اور یکجہتی کے مظہر ہیں۔ اس شامی عالم دین نے مزید کہا، حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ اور تمام اسلامی مراجع کے فتووں نے ہمیشہ وحدت امت اسلامی کی حفاظت فرمائی ہے اور فتنہ وفساد کا قلع قمع کیا ہے۔ انہوں نے کہا: رہبر معظم انقلاب اسلامی نے عالمی استکبار خاص طور پر امریکہ اور رژیم صہیونزم (اسرائیل) کے امت اسلامی میں اختلاف ایجاد کرنے کے ارادوں کو نابود کر دیا ہے۔ شام کے اسی سنی عالم نے تاکید کی کہ امت اسلامی کو چاہیے کہ وہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فرمودات پر عمل کرتے ہوئے اپنی وحدت اور یکجہتی کی حفاظت کریں اور اپنی صفوں میں دشمن کے نفوذ کی راہ کو مسدود کریں۔

☆☆☆

امام خامنہ ای کا فتویٰ مناسب موقع پر صادر ہوا ہے۔
ڈاکٹر محمد فواد البرازی

اسلامی مرکز ڈنمارک کے صدر ڈاکٹر محمد فواد البرازی نے فرمایا : حضرت آیت اللہ خامنہ ای کا فتویٰ مناسب موقع پر صادر ہوا ہے تاکہ شیعہ وسنی کے درمیان اختلافات پیدا کرنے والے بعض فتنہ پردازوں کو کنٹرول کیا جاسکے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک اس وقت اسلامی دنیا بعض فتنہ پرستوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف پیدا کیئے گئے ہیں جس کے سبب عالم اسلام شدید بحران کا شکار ہے۔ یہ تفرقہ واختلاف ازواج رسول ﷺ اور اصحاب پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کے ذریعے سے وجود میں آیا ہے لہٰذا اس طرح کے اختلافات اسلام و مسلمانوں کے حق میں بہتر نہیں ہیں بلکہ اسلامی امت کی صفوں میں انتشار کا موجب بنتے ہیں اور یوں دونوں بھائیوں کے درمیان موجود قلبی شفافیت اور وحدت کی نابودی کا سبب بنتا ہے۔ ڈنمارک کے اسلامی مرکز کے صدر نے فرمایا: ان فتنوں کا موجب بننے والے وہ افراد ہیں جو قرآن کریم میں موجود حکم الٰہی یعنی ”واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا“ کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے آخر میں بیان کیا: امام خامنہ ای دامت برکاتہ کی طرف سے صادر شدہ فتویٰ بہتر ومناسب وقت میں سامنے آیا اور اس سے شیعہ وسنی کے درمیان جدائی ڈالنے والے بعض افراد کے راستے بند ہوگئے ہیں۔ اس طرح کے اختلافات اور جھگڑے امت اسلامی کے لئے ہر حال میں نقصان دہ ہیں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور کبھی بھی ان کے مفاد میں نہیں ہے اس طرح کے اختلافات اور زیادہ خطرناک حیثیت اختیار کرجاتے ہیں۔

☆☆☆

اس طرح کا مؤقف دراصل یکجہتی وتعاون کی دعوت ہی ہے۔
ڈاکٹر محمود العکام

شام کے مسلمان دانشمند اور عالم دین ڈاکٹر محمود العکام نے حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے حوالے سے اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ان سخت ترین حالات میں جب کہ دشمنان اسلام کی تفرقہ انگیز سازشوں نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے، اس وقت اس فتویٰ کی ہمیں شدید ضرورت تھی۔ اس طرح کا مؤقف اپنی ذات میں بہت ساری خوبیوں کا حامل ہے اور یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مطابق تعاون و ہمدلی یکجہتی کی دعوت ہے۔ رہبر بزرگوار آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا یہ اقدام شکریہ و تعریف کے قابل ہے۔ انہوں نے اس حکمت آمیز فتویٰ کے ذریعے تمام امت اسلامی کو اس بات کی طرف دعوت دی ہے کہ وہ افراد امت کے دلوں کے صدق و صفا اور اپنے وطن کی سیاحت اور استقلال کی حفاظت کے لئے کوشش کریں۔ شام کے اسی عالم دین نے کہا: یہ فتویٰ مذکورہ باتوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کے درمیان وحدت اسلامی کی اساس پر دراصل دین مبین اسلام کی دعوت بھی ہے۔ اور یہ دعوت بغیر کسی استثناء کے ہر اس فرقہ و مذہب کے لئے ہے جو خداوند عزوجل کی واحدانیت، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان وحدت والفت کا موجب بننے والے ایسے بیانات کا ہم شکریہ و قدردانی کرتے ہیں، کیونکہ ایسے سخت حالات میں کہ جب دشمنوں کی تفرقہ انگیز سازشوں نے مسلمانوں کا محاصرہ کر رکھا ہے، اس طرح کے فتویٰ کی شدید ضرورت تھی۔ ہم خداوند تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ صلح آمیز، دوستانہ روابط اور برادری واخوت کی اساس پر تمام مسلمانوں کے درمیان محبت و ہمدلی کے جذبات کو فروغ دے۔

☆☆☆

امام خامنہ ای دامت برکاتہ مکتبی و نظریاتی مسلمان کا کامل نمونہ ہیں۔
ڈاکٹر علی ابوالخیر

قاہرہ، مصر میں فارابی اسٹراٹیجک تحقیقاتی مرکز کے ڈائریکٹر نے فرمایا: اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر امام سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ نے سرچڑھتے فتنہ کے سد باب کے لئے فتویٰ دیکر عظیم کامیابی حاصل کی ہے۔ کیونکہ عنقریب ممکن تھا کہ شیعہ وسنی کے درمیان مذہبی فتنہ وفسادات پھوٹ پڑیں اور عراق، لبنان اور دوسرے کسی بھی اسلامی ملک میں خانہ جنگی کا موجب بنتے اور دشمنان امت اسلامی اس چیز کے لئے شب وروز کوششیں کررہے ہیں۔ ڈاکٹر علی ابوالخیر نے مزید فرمایا: امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے صادر کرنے کا مقصد مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لینے والی اس آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا جائے جو دشمنوں کی طرف سے شعلہ بھڑکائی کی گئی ہے۔ امام خامنہ ای دامت برکاتہ مکتبی اسلام کے ایک آئیڈیل ونمونہ ہیں جو تمام مسلمانوں اور تمام مذاہب کا دل سے احترام کرتے اور انہیں قبول کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمانوں نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر ابوالخیر نے کہا: رہبر انقلاب اسلامی ایران حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ در حقیقت اسلام کا ہی نقط نظر ہے اور اس فتنہ کا خاتمہ کردیا ہے۔ اس فتویٰ کی اہمیت میں یہی کہنا کافی ہے کہ یہ فتویٰ مسلمانوں کے درمیان وحدت وسکون کا موجب بنا اور فتنہ کی آگ کے لئے پانی ثابت ہوا۔ انہوں نے فرمایا: جو کوئی بھی امت اسلامی میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائے اور اسلامی دنیا کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے وہ خداوند تعالی کے دردناک عذاب اور سزا کا مستحق ہے۔

☆☆☆

آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ ساری اسلامی دنیا میں پھیلنا چاہیے
مصطفیٰ ملص

لبنان کی مسلمان علماء کی کونسل کی مجلس نظارت کے رکن مصطفیٰ ملص' نے اصحاب رسول ﷺ کی توہین کی حرمت پر مبنی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا: جس زمانے میں تمام استکباری طاقتیں مسلمانوں کے درمیان فتنہ واختلاف اور فسادات پیدا کرنے کے لئے سازشوں میں مصروف اور اسی منحوس مقصد کی خاطر ہر قسم کے غلط اور ناجائز طریقے سے استفادہ کر رہی تھیں۔ لیکن ان حالات میں آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے اصحاب رسول ﷺ اور ام المومنین عائشہؓ اور اہل سنت کے بزرگان کی توہین، بے حرمتی اور گالی گلوچ کے حرام ہونے سے متعلق فتویٰ دے کر امت اسلامی کو عظیم فتنہ سے نجات دے دی ہے فتویٰ دراصل اس واحد حقیقت کے بارے میں تاکید کرتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کو احکامات خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کسی کی بے احترامی کرنے کی اجازت نہیں دیتا یہ فتویٰ دین اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے کہ جو شخصیات کی توہین کو رد کرتا اور قابل نفرت قرار دیتا ہے یہ رسول خدا ﷺ کی حدیث کے بھی عین مطابق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے نفرت کرتا ہے اور بعض ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیز باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح کی باتیں سراسر تہمت اور الزام تراشی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔ اس بنا پر رہبر انقلاب اسلامی (حفظہ اللہ) کا فتویٰ، اسلام پر لگائی گئی تمام تہمتوں کا خاتمہ کرتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ فتویٰ اس لحاظ سے کہ دنیائے اسلام کے عظیم ترین مرجع و مرکز اور خاص طور پر اسلامی جمہوریہ نظام کی طرف سے صادر ہوا ہے تمام مسلمان اس فتویٰ کو دل کی گہرائیوں سے قبول کریں اور ہمیں چاہیے کہ مرجعیت کے فتویٰ اور نقطہ نظر پر اطمینان و بھروسہ رکھیں۔ ''مصطفیٰ ملص'' نے اس سوال کہ رہبر کے اس حکم کو جہان اسلام میں کیسے عملی طور پر رائج کیا جائے، کا جواب دیتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے دنیائے اہل سنت کے

اسلامی رہبروں و قائدین کی جانب سے اس فتویٰ کے حوالے سے جو رد عمل سامنے آیا ہے وہ بہت ہی قابل تحسین ہے خاص طور پر جامعۃ الازہر مصر کے سربراہ و شیخ الازہر صاحب نے اس فتویٰ کا جب گرم جوشی سے استقبال کیا ہے اور حضرت آیت اللہ خامنہ ای (حفظہ اللہ) کی جس بہترین انداز میں قدردانی اور شکریہ بجالایا ہے اور اس طرح لبنان اور دنیائے عرب کے بعض مفتی حضرات نے خوبصورت رد عمل ظاہر کیا ہے وہ سب قابل ذکر اور تحسین آفرین نمونے ہیں۔ اس کے بعد عرض ہے کہ یہ فتویٰ وسیع سطح پر پھیلنا چاہیے اور تمام جدید ذرائع ابلاغ سے نشر ہونا چاہیے، کیونکہ وہ تمام ذرائع ابلاغ جو توہین اور بے حرمتی کے بارے میں خبریں دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ اس حکمت آمیز نقطہ نظر اور فتویٰ کو بھی نشر کریں جو امت اسلامی کی حفاظت کا موجب بنا ہے کہ دنیائے اسلام کے مختلف نقاط میں اور ہر زمان و مکان میں موجود مسلمانوں تک یہ فتویٰ پہنچے اور مسلمان دین اسلام اس کے تمام مفاہیم اور احکامات کے ساتھ معرفت حاصل کریں۔ انہوں نے آخر میں فتنہ و اختلاف ایجاد کرنے کی خاطر توہین و بی حرمتی کا پرچار کرنے والے اور اس موضوع کو اچھالنے والے بعض ذرائع ابلاغ کے بارے میں اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہوئے کہا: یہ لوگ اسلام سے دور ہیں کیونکہ اسلام لوگوں کے درمیان کسی قسم کے فتنہ کو فروغ دینے پر راضی نہیں ہے۔ دین اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ فتنہ وفساد کے خاتمہ کے لئے اور اختلافات کو نظر انداز کرنے اور اسکے خطرات کو کم کرنے کے لئے تگ و دو کریں۔ جبکہ اس طرح کے ذرائع ابلاغ اور سیٹلائٹ چینل مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد پھیلانے میں آلہ کار کا کردار ادا کرنے میں سرگرم رہتے ہیں اور امت اسلامی کے اندر دشمنی وعداوت کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اور ممکن نہیں ہے کہ ایک حقیقی مسلمان ماضی کے اختلافات کو زندہ کرنے کی کوشش کرے اور تاریخ کی قبروں کو کھودے تاکہ گذشتہ ادوار کا انتقام موجودہ دور کے لوگوں سے لے۔

☆☆☆

رہبر معظم کا فتویٰ' ان کے دقیق و گہرے علم وحکمت کا آئینہ دار ہے۔
شیخ محمود الزعبی

تحریک توحید اسلامی کی مجلس نظارت کے رکن اور علمائے مسلمین کی کونسل کی مرکزی شورای کے ممبر شیخ محمود الزعبی نے فرمایا: آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کا اصحاب (رسول خدا ﷺ) کی توہین کی حرمت سے متعلق فتویٰ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اگر ہم اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اس طرح کا مثبت مؤقف اختیار کرنے والے دینی مراجع عظام کے حق میں دعا تو ضرور کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا: ہم اصحاب پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین اور گالی گلوچ کرنے والوں سے اعلان برائت کرتے ہیں۔ علمائے دین کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کی خونریزی رکوانے اور فتنہ وفساد کی آگ بجھانے کے لئے، حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے اس فتویٰ، تقریب مذاہب اسلامی کی عالمی کونسل اور اہل بیت ورلڈ لیگ کی جانب سے اشاعت پانے والے اعلامیوں کی پیروی واطاعت کریں۔ بحرین، سعودی عرب اور کویت کے اکثر علمائے دین کا بھی یہی موقف ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کا اصحاب وازواج رسول اکرم ﷺ کی توہین کی مخالفت کے بارے میں فتویٰ در اصل ایک ایسا فتویٰ ہے جو دشمنان اسلام اور تفرقہ ڈالنے والوں کے خطرناک مقاصد کے بارے میں گہرے ادراک وعلمی حقایق پر مبنی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ یہ فتویٰ جہان اسلام کی مسلمان امت کی وحدت واتحاد کے بارے میں آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی شدید آرزو کا بھی غماز ہے۔

☆☆☆

اگر یہ فتویٰ صادر نہ ہوتا تو مسلمان معاشرہ مذہبی جنگ وجدال کا شکار ہو جاتا

شیخ ماہر حمود

لبنانی شہر صیدا کی مسجد قدس کے امام جماعت شیخ ماہر حمود نے مذکورہ فتویٰ کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور فرمایا: اس اقدام نے اسلامی ممالک میں بھڑکنے والی آگ کو بجھا دیا انہوں نے اس فتویٰ کے بروقت صدور اور اسکے ذریعہ سے فتنہ کی موت کے بارے میں اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی: ماضی قریب کے حادثات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ اگر یہ فتویٰ موجود نہ ہوتا تو اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان مذہبی فتنہ وفساد کا میدان سرگرم کر دیا جاتا۔ صیدا کی مسجد قدس کے امام جماعت نے مزید فرمایا: بعض ایسے افراد موجود ہیں جو مسلمانوں کے درمیان نفاق اور فتنہ انگیزی کرنے کے لئے ہر موقع سے سوء استفادہ کرتے ہیں مگر آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے ان فتنہ گروں اور تفرقہ اندازوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے فرمایا: رہبر انقلاب اسلامی ایران کے اس فتویٰ نے دنیائے اسلام میں جنم لینے والے بہت سارے فتنوں کی راہ مسدود کر دی۔

☆☆☆

رہبر انقلاب اسلامی کا فتویٰ، وحدت اسلامی کی جانب دعوت کا بیش قیمت نمونہ ہے۔ قاضی مالک الشعار

طرابلس اور شمالی لبنان کے مفتی قاضی مالک اشعار نے اہل تشیع واہل تسنن کے درمیان تمام حوالوں سے خاص طور پر بنیادی دینی عقائد میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔انہوں نے بیان کیا: ہم سب کو اس راستے پر قدم بڑھانا چاہیے اور اختلافات و نفرتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ انہوں نے رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے عظیم مؤقف و نقطہ نظر سے خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ مذکورہ فتویٰ عظیم ترین مرجع شیعیان و رہبر انقلاب اسلامی ایران کی طرف سے صادر ہوا ہے اور یہ فتویٰ بہت خوشحالی وشادمانی کا موجب ہے۔ مفتی قاضی مالک اشعار نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے افراد موجود ہیں جو شیعہ سنی بھائیوں میں فتنہ و فساد کی آگ شعلہ بھڑکانے کے لئے کسی بھی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، شیعہ و سنی برادران سے درخواست کی کہ وہ دونوں ان فتنوں پر کڑی نظر رکھیں تاکہ ان کے درمیان کسی قسم کے جنگ وجدال کو پنپنے کا موقع میسر نہ آئے۔ انہوں نے مزید کہا: شیعہ و سنی تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ وحدت امت اسلامی کے لئے قدم بڑھائیں اور رہبر انقلاب اسلامی کا فتویٰ بھی ان اقدامات کا ایک درخشان و واضح نمونہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس طرح کے عظیم اور اہم عملی اقدامات دنیائے اسلام کے دیگر بزرگ علمائے کرام کی طرف سے بھی اٹھائے جائیں تاکہ امت اسلامی میں زیادہ سے زیادہ اتحاد کی فضا قائم ہو۔

☆☆☆

آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے پرچار کے ذریعے سے دشمنان اسلام کی سازشوں کو نابود کردیں۔ شیخ محمد ابوالقطع

جمعیت مبلغان اسلامی لبنان کے مرشد عام شیخ محمد ابوالقطع نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ سے استفادہ کرتے ہوئے دشمنان اسلام کی سازشوں کا قلع قمع کردینا چاہیے۔اسی طرح لبنانی پارلیمنٹ کے سابق نمائندہ ڈاکٹر وجیہ البعرینی نے بھی اسلامی معاشرے کی وحدت اور فتنہ وفساد کے خاتمہ کے لئے ذمہ دار مؤقف اختیار کرنے پر آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی قدردانی کرتے ہوئے اسے سراہا۔ لبنان کے سابق نمائندہ پارلیمنٹ مصطفیٰ حسین نے بھی مقام معظم رہبری کی طرف سے صادر کئے گئے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی : امام خامنہ ای دامت برکاتہ بہت عظیم رہبر ہیں جو اعلیٰ افکار کی حامل شخصیت ہیں۔ مصطفیٰ حسین نے مزید فرمایا: وحدت امت اسلامی ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمیشہ سے تمام تاریخی ادوار میں قابل توجہ رہا ہے۔ مگر آج کی دنیا میں جبکہ امت اسلامی لاتعداد دشمنوں کے چنگل و حصار میں پس رہی ہے، امت اسلامی کی وحدت ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ اور وقت کی اہم ضرورت ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ اس طرح کے روشن فکر فتاوی سے بہترین استفادہ کریں اور تقریب مذاہب اسلامی کی تقویت اور جہان اسلام کی وحدت کو پروان چڑھانے کی خاطر اس سے فیضیاب ہوں۔

☆☆☆

رہبر انقلاب اسلامی کا فتویٰ ایک فقہی و سیاسی فتویٰ ہے۔
شیخ محمد عمرو

علمائے مسلمین لبنان کی کونسل کے ترجمان شیخ محمد عمرو نے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت کے حوالے سے مقام معظم رہبری کے فتویٰ کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: شیعہ وسنی کے درمیان مذہبی جھگڑا دراصل ایک سیاسی موضوع ہے اور اس کا اسلام کے دینی اصولوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جن اختلافات کو اب بھی ہوا دی جاتی ہے، وہ دراصل سیاسی مسائل ہیں جنہیں دنیائے اسلام کے اندر موجود بعض افراد کی طرف سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کرتے ہوئے کہ ملک میں فتنہ وفساد ایجاد کرنے میں غیر ملکی استعمار واستکبار کا کردار واضح اور قابل توجہ ہے یاددھانی کروائی کہ خاص طور پر جنگ کے بعد اور عراق میں امریکی افواج کے داخل ہونے کے بعد سے لیکر یہ مسئلہ بہت زیادہ مشاہدہ میں آیا ہے کیونکہ امریکہ واسرائیل کے مفادات مسلمانوں کے داخلی اختلافات سے وابستہ ومربوط ہیں۔ کم از کم ۹۰ فیصد شیعہ وسنی وحدت کے حامی اور جنگ وجدال کے مخالف ہیں۔ اسی بنا پر صرف باقی ۱۰ فیصد کو اس بات کی اجازت نہیں ہوئی چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے فکری وثقافتی امور کی بھاگ دوڑ اپنے ہاتھوں میں لیں۔ شیخ عمرو نے تاکید کہ رہبر انقلاب اسلامی کا فتویٰ ایک فقہی وسیاسی فتویٰ ہے اس مفہوم کے ساتھ کہ نہ فقط شیعہ بلکہ تمام مسلمانوں پر چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں زندگی گزار رہے ہیں، لازم وواجب ہے کہ وہ اس فتویٰ پر خود بھی عمل کرے اور دوسروں کے لئے اسکی تشہیر بھی کرے حتی کہ اگر وہ امام خامنہ ای دامت برکاتہ کا مقلد نہیں بھی ہے تب بھی اس فتویٰ پر مل کرنا واجب ہے۔

☆☆☆

امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے ہمارے دلوں کو زندہ کر دیا
شام کے دانشور، مصنف اور ممتاز عالم دین ڈاکٹر حسام الدین الفرفور

شام کے دانشور، مصنف اور ممتاز عالم دین ڈاکٹر حسام الدین الفرفور نے اپنے ایک بیان میں فرمایا: امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے ہم سب کے دلوں کو گرما کر زندہ کر دیا ہے اور یہ بالکل مناسب موقع پر صادر ہوا ہے۔ اگرچہ تھوڑی دیر ہو گئی اور ہماری آرزو تھی کہ اس سے بھی پہلے صادر ہو جاتا۔ حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کی طرف سے صادر ہونے والا یہ فتویٰ ان کی عظمت و جلالت کا آئینہ دار ہے اور امت اسلامی کی وحدت کے حوالے سے انکی شدید آرزو، خواہش اور تڑپ کو ثابت کرتا ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت کے بارے میں جو فتویٰ صادر ہوا ہے وہ دراصل اہل علم و دانش کے نزدیک اس انتہا پسندی کی رد کی ہی بازگشت ہے۔ ہم تمام شیعہ مذہب جعفری کے بھائیوں اور علماء وفقہا سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اسی فتویٰ کے مطابق عمل کریں گے اور اسکے دائرہ سے خارج نہ ہو اور وہ اسی امت کی وحدت اور مذاہب اسلامی کی تقریب وقربت و نزدیکی کے مبلغ و منادی بنیں۔اور خود کو ہر قسم کے فتنہ و تفرقہ سے دور رکھیں کیونکہ اس تفرقہ وجدائی کا مقصد و ہدف فقط اور فقط امت اسلامی کے دشمنوں کی خدمت اور خوشنودی ہے۔ ہم اس فتویٰ سے بہت خوش ہیں اور حضرت آیت اللہ خامنہ ای (حفظہ اللہ) کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خداوند تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کے فضل و کرم کو استحکام و پائیداری عنایت فرمائے اور انکی حمایت و حفاظت فرمائے۔اور خداوند تعالی ہم سب کو توفیق دے کہ اپنے دشمنوں کے مقابلے میں ایک امت بنیں۔اس طرح کہ اس امت کی وحدت کی بنیاد پیغمبر اکرم ﷺ کی اہل بیت اطہار (علیہم السلام) اور آپ ﷺ کے تمام اصحاب کرام کی محبت واحترام ہو اور امت اسلامی کے تمام مقدسات اور شعائر کی عدم توہین پر استوار ہو اور شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف وجدائی ڈالنے والوں کے تمام راستوں کو مسدود کر دیں۔ تاکہ خداوند تعالی کی بارگاہ میں اپنی تمام ذمہ داریوں خاص طور پر امت اسلامی کی وحدت کی ذمہ داری کو انجام دیکر اللہ تعالی کے اس فرمان" ان ھذہ امتکم امه واحدہ وانا ربکم فاعبدون" پر عمل کریں۔

علمائے اسلام کا مثبت رد عمل، امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے گہرے اثرات کو ثابت کرتا ہے۔ حزب اللہ لبنان کی مرکزی شورای کے رکن حجت الاسلام والمسلمین شیخ حسن بغدادی

حزب اللہ لبنان کی مرکزی شورای کے رکن حجت الاسلام والمسلمین شیخ حسن بغدادی نے اظہار فرمایا: بے شک حضرت امام خامنہ ای (حفظہ اللہ) کے فتویٰ نے دنیائے اسلام پر بہت گہرے اثرات مرتب کیئے ہیں۔اور ہم نے اس تاثیر کا دنیائے اسلام کے بزرگ عظیم علما جیسے شیخ الازہر اور دیگر عالمی اسلامی مفکرین و دانشمندوں کے رد عمل میں اسکا مشاہدہ کیا ہے۔اس عظیم و باکرامت فتویٰ کی انہوں نے تائید و تصدیق کی چونکہ یہ ایک عظیم اور کریم النفس انسان کی طرف سے صادر ہوا۔ مقام معظم رہبری کی طرف سے اس فتویٰ کا صدور، رسم ورواج یا نعرے بازی کے عنوان سے نہ تھا بلکہ یہ ایک ایسا فتویٰ تھا جو جہان اسلام کی عظیم المرتبت ہستی کی جانب سے صادر ہوا۔ یہ فطری چیز تھی کہ عالم اسلام کے رہبر حضرت آیت اللہ علی خامنہ ای (حفظہ اللہ) دشمنان اسلام کی سازشوں کا مقابلہ کرتے۔اب امت اسلامی کے ممتاز علماء و دانشوران پر واجب ہے کہ وہ امتِ اسلامی کی ضرورت کو درپیش خطرات اور چیلنجز کا مقابلے اور مشکلات کے حل کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ جیسا کہ امید کی جارہی تھی کہ اس فتویٰ کی برکت سے ،امت اسلامی تفرقہ جیسی بہت بڑی بلا سے نجات پالے گی ،الحمداللہ امت اسلامی میں وحدت ایجاد ہوگی۔ جو افراد اختلافی مسائل کو اچھالنا چاہتے ہیں وہ مکمل طور پر مشکوک لوگ تھے ان سے مہربانی اور نرمی سے پیش نہیں آیا جاسکتا تھا۔ وہ فقط ایک انسان کی توہین نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ دوسروں کے مقدسات اور تمایزات کی توہین کررہے تھے۔اس کے علاوہ ہمیں ایک مسلمان کے عنوان سے بھی اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ کوئی ہمارے مقدسات کی توہین کرے اور اگر یہ مقدسات ازواج پیغمبر اسلام ﷺ ہوں تو اسکی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا ممکن نہیں ہے کہ مسلمان اس توہین و بے احترامی کو قبول کریں۔البتہ علمائے اہل سنت اپنے شیعہ بھائیوں کی طرح اسلام کے مصالح کے لئے ہی اقدام کرتے ہیں لہٰذا انہوں نے اس فتویٰ پر بھی بہت ہی مثبت عکس العمل دکھایا ہے۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ بعض افراد اپنے اندر مشکل کا شکار ہیں۔ وہ بھی طول تاریخ اسلام میں موجود رہے ہیں اور اب بھی

موجود ہیں۔ البتہ علمائے محترم جو عظیم مقام ومنزلت کے حامل ہیں انہوں نے اپنی اس اہم اور عظیم عمل سے بھی ثابت کر دیا کہ وہ اعلی وارفع مقام پر فائز ہیں۔

انہوں نے مقام معظم رہبری کے فتویٰ پر بہت ہی مثبت رد عمل ظاہر کیا اور اسکی تائید و تصدیق کی، انہوں نے رہبر انقلاب اسلامی تائید و تصدیق کے ساتھ ساتھ اپنی رضامندی، اخلاص اور عشق و محبت کا بھی برملا اظہار کیا۔

جامعۃ الازہر مصر کے سر براہ اس طرح لبنان، شام، مصر اور دیگر ممالک حتی کہ سعودی عرب کے علماء کی طرف سے جو مؤقف اختیار کیا گیا اور بیانات دیئے گئے وہ سب اس فتویٰ کی تائید و تصدیق کے آئینہ دار ہیں۔ انہوں نے اسے مذاہب اسلامی کے علماء کے لئے ایک جامع عنوان قرار دیا کہ اس مفہوم اور ضابطہ کی بنیاد پر ہم سب کو متحد ہو جانا چاہیے۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے رہبر و مرجع بزرگ شیعیان کی حکمت و درایت اور ذہانت کو ثابت کر دیا۔ اردن کے اسلامی تحقیقاتی مرکز کے صدر جناب بلال حسن التل

اردن کے اسلامی تحقیقاتی مرکز کے صدر جناب بلال حسن التل نے اپنے ایک بیان میں فرمایا: آجکل عالم اسلام میں ہر جگہ تمام محافل و مجالس میں اس موضوع پر بحث و گفتگو ہو رہی ہے کہ ازواج رسول اسلام ﷺ کے جانتے بوجھتے توہین کی حرمت کے بارے میں رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ سے امت اسلامی کی وحدت کو وسعت و استحکام دیا جائے۔ جس وقت یہ فتویٰ صادر ہوا ہم سب نے ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے اسی چیز کا مشاہدہ کیا کہ بیشتر اسلامی و عربی دنیا میں اور اسی طرح علماء اور دانشمندوں نے ہر اسلامی جمہوریہ ایران کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور ان کے فتویٰ کی قدردانی کی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی کرامت و حرمت کے دفاع کے لئے فتنہ و فساد کے خاتمہ اور امت اسلامی کے درمیان اخوت و بھائی چارے کے استحکام کے لئے، ان کے ساتھ اپنی مکمل حمایت و تعاون کا اعلان کیا۔ تمام مسلمانوں نے اس فتویٰ سے اپنی رضایت و خوشی کا اظہار کیا اور اس فتویٰ نے ساری دنیا میں حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کی مرکزیت و منزلت کو نمایاں ممتاز کیا۔ آپکے فتویٰ کی برکت سے مسلمانوں کو صفوں میں وحدت و اتحاد دوبارہ لوٹ آیا اور دشمنان اسلام کو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و مذہبی فتنہ ایجاد کرنے کا موقع میسر نہ آیا۔ اس فتویٰ نے حق کو نمایاں کر دیا اور مسلمانوں کے درست مؤقف اور ازواج و اصحاب رسول اکرم ﷺ اور تاریخی مقدسات کے احترام کے حوالے سے ان کے اجماع کو ثابت کر دیا۔

☆☆☆

آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کافتویٰ فتنہ پردازوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔
لندن کی تقریب مذاہب اسلامی کی کنفرانس کے جنرل سیکرٹری جناب ڈاکٹر علی رمضان الاوی

لندن کی تقریب مذاہب اسلامی کی کنفرانس کے جنرل سیکرٹری جناب ڈاکٹر علی رمضان الاوی نے اپنے ایک بیان میں فرمایا: یہ فتویٰ وحدت اسلامی کی حرمت و کرامت کو برقرار رکھنے کے لئے ایک بابرکت کوشش ہے۔ یہ فتویٰ ہمارے اہل سنت برادران کو اور خاص طور پر اہل فتویٰ علماء کو جنگ وجدال، تکفیر کا مقابلہ کرنے اور فتنہ انگیز و تحریک آمیز فتویٰ دینے والے افراد کو خاموش کرنے کی تشویق و تائید کرتا ہے۔ ڈاکٹر علی رمضان الاوی نے اصحاب رسول ﷺ خاص طور پر ازواج پیغمبر ﷺ کو گالی گلوچ کرنے اور انکی توہین کی حرمت پر مبنی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا: حالیہ فتنہ جو کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ ایجاد کرنے کی غرض سے مغربی استکبار کی طرف سے معرض وجود میں آیا ہے۔اس فتنہ نے مسلمانوں کے بعض گروہوں کو جنگ وجدال میں مبتلا کر دیا ہے اور یہ سویا ہوا فتنہ، کبھی شعور کے ساتھ اور کبھی شعور کے، ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تکفیری فتوے، گمراہ کرنے والے ان فتویٰ کی طرف منسوب راستوں میں سے ایک راستہ ہے حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ اس خطرے کے آگے بند باندھنے کے لئے اور امریکہ کے ہاتھ سے موقع وفرصت چھین لینے کے لئے کہ جو کہ امت اسلامی کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے صادر ہوا ہے۔ یہ فتویٰ ایسے افراد کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ ہے۔ تاریخ معاصر میں بزرگترین اسلامی ملک کے رہبر کی جانب سے اس فتویٰ کے صدور کے بعد، سب پر واجب ہے کہ وہ اس آواز پر لبیک کہیں۔ یہ فتویٰ ہمارے اہل سنت برادران اور خاص طور پر علماء کرام کو جنگ وجدال، تکفیر اور تحریک آمیز فتنہ انگیز فتووں کا مقابلہ کرنے کی تشویق کرتا ہے، کیونکہ فتنہ، خاموشی ہے، اور جو کوئی اس فتنہ کی آگ کو بھڑکائے خدا اس پر لعنت کرے۔

☆☆☆

اسلامی دنیا کے رہنما اس فتویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے وحدت اسلامی کی حمایت کریں۔ عراق کے معروف مفکر و مصنف ڈاکٹر ابو عارف مشکور

عراق کے معروف مفکر و مصنف ڈاکٹر ابو عارف مشکور نے رہبر انقلاب اسلامی ایران کے فتویٰ کے بارے میں اظہار خیال کرتے فرمایا: ازواج رسول ﷺ کو توہین کو حرام قرار دینا دراصل ہر مومن کو اسلامی اخلاق کے سبق کی یاد آوری ہے کہ جو اخلاق اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ مومن گالی گلوچ کرنے والا اور فحاش ہوتا تو اگر یہ گالی گلوچ اور اہانت رسول اکرم ﷺ سے منسوب کسی شخص کو ہو تو بے انتہا درجہ کی بے ادبی اور بے عقلی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم یہ بات بھی برداشت نہیں کرتے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی ذریت میں سے کسی کو بری صفت کے ساتھ پکاریں باوجود کہ وہ پیغمبر اکرم ﷺ کی بیسویں نسلوں کے بعد بھی ہو تو ہم اس کا احترام کرنا لازم سمجھتے ہیں، پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ازواج رسول ﷺ جو کہ براہ راست پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں انکی اہانت یا بی احترامی کے مرتکب ہوں۔ اس عراقی مفکر نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: رہبر انقلاب اسلامی ایران آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کا مبارک اقدام ایک بہت ہی احسن اقدام ہے۔ عالم اسلام کے دیگر رہنماؤں اور شیعہ دینی اداروں کو چاہیے کہ وہ بھی امت اسلام کی صفوں میں وحدت کی حمایت کریں۔ انہوں نے آخر میں ذکر کیا: مذاہب اسلامی کے درمیان اختلاف، علماء و دانشمندوں کی حد تک اختلاف رائے کے دائرے تک ہی محدود رہنا چاہیے اور اس مسئلہ پر اس انداز میں گفتگو و بحث کی جائے کہ امت اسلامی کی وحدت پر خدشہ وارد نہ ہو اور سب کی یہی کوشش ہو کہ امت اسلامی کے درمیان بیشتر تقریب و وحدت ایجاد ہو۔

☆☆☆

امام خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ ' اہل سنت کے ہاں خاص اہمیت کا حامل ہے۔
ڈاکٹر حسین عثمان حبلی

مسلمان مفکر ڈاکٹر حسین عثمان حبلی نے امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کو اہل سنت کے ہاں خاص اہمیت کا حامل قرار دیا، کیونکہ اہل سنت میں سے بعض شیعوں کے بارے میں غلط نقطہ نظر رکھتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ شیعہ تقیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور انکے اعمال انکے عقائد کے مطابق نہیں ہیں۔ یہ گروہ اس بات کا ہی معتقد ہے کہ اس طرح کے فتاوی وہ اذیت و آزار سے بچنے کے لئے صادر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: دیگر قسم کے شبہات کی بھی شیعوں کی طرف نسبت دی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس طرح کے فتاویٰ کا سلسلہ جاری رہے تا کہ مسلمانوں کے درمیان سے اختلافات اور بحرانوں کا خاتمہ ہو، کیونکہ ایک بہت بڑا فتنہ درپیش ہے اور انتہائی وقت کے ساتھ اسکی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ اسلامی معاشروں کو خاص طور پر مسلمان علماء و دانشمندوں کی فعالیت و کارکردگی ان فتنوں کی روک تھام کے حوالے سے اور زیادہ ہونی چاہیے۔ غیر دائمی اور عارضی فعالیت اس سازش کو کامل طور پر ختم نہیں کر پائے گی۔ ڈاکٹر عثمان حبلی نے کہا: امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے ایسے بہت سارے فتنوں کو، جوامت اسلامی کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور مذاہب اسلامی کے درمیان زیادہ سے زیادہ اختلاف ایجاد کرنے کے لئے پروان چڑھائے گئے تھے، نابود کر دیا۔ امت اسلامی اس طرح کے وحدت آفرین فتاوی کی جس قدر زیادہ اطاعت و پیروی کرے گی، اتنی ہی اپنے اصل ہدف و منزل کے قریب ہوتی جائے گی۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے ثابت کیا کہ جہان اسلام کو ہر زمانے میں ایک رشید قیادت کی ضرورت ہے۔

لبنان کی توحید اسلامی تحریک کی قیادت کونسل کے صدر شیخ ہاشم منقارہ

لبنان کی توحید اسلامی تحریک کی قیادت کونسل کے صدر شیخ ہاشم منقارہ نے اظہار خیال فرماتے تاکید کی کہ: امام خامنہ ای کے فتویٰ نے امت اسلامی کے لئے ایک بارشادت قیادت ورہبر کی ضرورت کو ثابت کر دیا ہے۔انہوں نے مزید فرمایا: ازواج رسول ﷺ اور اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت پر مبنی امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے صدور سے انہوں نے دوبارہ ثابت کر دیا کہ جہان اسلام ہر زمانے میں ایک رشید رہبر کامحتاج ہے اس وجہ سے بھی کہ دشمنان اسلام کی کوشش ہے کہ وہ امت کو ایک سرپرست ومدیر ومدبر سے محروم کرے۔انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فتویٰ فتنہ آمیز واستثنائی حالات میں صادر ہوا ہے تاکہ امت اسلامی کی بڑے مذہبی فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچ جائے۔اس طرح اس فتویٰ سے امام خامنہ ای دامت برکاتہ کی اس شدید خواہش کا بھی پتہ چلتا ہے جو امت اسلامی کی سلامتی و وحدت کی اہمیت کے حوالے سے ان کے اندر موجود ہے۔ لبنان کی توحید اسلامی تحریک کی قیادت کونسل کے صدر نے اس بیان کے ساتھ کہ آیت اللہ خامنہ ای نے متعدد مرتبہ امت اسلامی کی وحدت پر زور دیا ہے، مزید کہا: اسلامی دنیاکے تمام علماء کرام کو چاہیے کہ وہ اسی فتویٰ سے فیض یاب ہو کر امت اسلامی کی بیشتر وحدت کے لئے اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

☆☆☆

حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فرامین (فتویٰ) نے آگ کو بجھا دیا۔

کویت کے بزرگ عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین سید محمد باقر موسوی مہری

کویت کے بزرگ عالم دین حجت الاسلام والمسلمین سید محمد باقر موسوی مہدی نے فرمایا:

حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فرمان (فتویٰ) کے بعد آتش فتنہ بجھ گئی۔ نفرت و دشمنی کے شعلے ٹھنڈے پڑ گئے، امن وسکون بحال ہو گیا، مذہبی فتنہ پروروں کے راستے مسدود کر دیئے اور اب بہانہ تراشی کرنے والے متعصب گروہوں کے پاس کوئی بہانہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ جدید ترین اور اہم ترین فتویٰ ہے جو حال ہی میں صادر ہوا ہے، معظم لہ نے اہل سنت کے تمام مقدسات کی ہر قسم کی توہین کو حرام قرار دیا ہے اور زوجہ محترمہ پیغمبر اکرم ﷺ کی عزت وشرافت پر تہمت لگانا تو ایک بہت بڑی جسارت ہے اور بقول رہبر معظم تمام انبیاء کرام کی ازواج اور خاص طور پر خاتم الانبیاء ﷺ کی ازواج کی اہانت کرنا حرام ہے۔ حجت الاسلام سید محمد باقر موسوی مہری نے تاکید کی کہ اس فتویٰ کے بعد مسلمانوں کے پاس کوئی بہانہ باقی نہیں رہ جاتا، تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور شیعہ وسنی کے مقدسات کو توہین نہ کریں۔ بلکہ تمام مقدسات خواہ وہ مسلمانوں کے ہوں یا عیسائیوں کے کسی کی بھی توہین انجام نہ دیں۔ انہوں نے آخر میں فرمایا: امت اسلامی کی مصلحتوں کو نظر انداز کر دینے والے اور شیعہ وسنی کے درمیان فتنہ ایجاد کرنے کی غرض سے اسلامی احساسات کے خلاف بیانات دینے افراد کے لئے یہ فتویٰ ایک اہم اور محکم جواب ہے۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے مذاہب اسلامی کے درمیان موجود گہرے روابط کا ثبوت فراہم دیا۔ لبنان کی حذب امل و مقاومت کے صدر شیخ زھیر جعید

لبنان کی ''حزب امل و مقاومت'' کے صدر ''شیخ زہیر جعید'' نے حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے اصحاب وازواج رسول ﷺ کی توہین کی حرمت کے حوالے سے فتویٰ کو مختلف اسلامی مسالک کے درمیان موجود گہرے اعتقادی و اسلامی روابط کا آئینہ دار قرار دیا اور انہوں نے مسلمانوں کے درمیان اس ثقافت و کلچر کو وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا: یہ فتویٰ امت اسلامی کے درمیان عملی وحدت کا بہترین نمونہ ہے اور امریکہ و اسرائیل جیسے دشمنان اسلام و مسلمین کی سازشوں وفتنوں کے مقابلے میں امت اسلامی کی سلامتی کا آئینہ دار ہے۔ شیخ زھیر جعید نے اپنے بیان میں فرمایا: امت اسلامی کے دشمن ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ وہ امت اسلامی کی وحدت کو نقصان پہنچائیں اور امت اسلامی کے درمیان اختلاف ایجاد کرکے اور اسے کمزور کرکے ان پر اپنا تسلط قائم کریں اور انکی دولت وسرمائے کو لوٹ کرلے جائیں۔

☆☆☆

یہ فتویٰ تقریب مذاہب اسلامی کے حوالے سے ایک بہترین عملی مؤقف ہے۔
بصرہ یونیورسٹی کے علوم تربیتی کالج کے پروفیسر جناب عبدالحسین مہدی العواد

بصرہ یونیورسٹی علوم تربیتی کالج کے پروفیسر جناب عبدالحسین مہدی العواد نے لندن کی تقریب مذاہب کانفرنس کے موقع پر تفرقہ لعن طعن و توہین سے اجتناب کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: تقریب مذاہب جیسی کانفرنسوں کا انعقاد تقریب کے عملی حقائق کو ظاہر کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس کانفرنس میں تقریب مذاہب کے بارے میں چند موضوعات و نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے اور شرکت کرنے والوں کی طرف سے اس موضوع کے حوالے سے کچھ تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں ۔ کہا کہ: ضروری ہے کہ ان تدابیر، موضوعات اور تجاویز کا وقت سے جائزہ لیا جائے جو وحدت اسلامی اور تفرقہ سے اجتناب پر مبنی ہو۔ خاص طور پر ہمیں یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ نے اپنے حالیہ فتویٰ کے ذریعے وحدت و تقریب کے حوالے سے بہترین عملی مؤقف کا اظہار کیا ہے۔ مہدی العواد نے گفتگو کے آخر میں کہا: تمام بزرگ علماء اسلام کی نظر میں امت اسلامی کی وحدت کے لئے کوشش کرنا ایک واجب امر ہے اور مذاہب اسلامی کے پیروکاروں کے درمیان موجود اختلاف کو فقط علماء و صاحبان فکر و خطر کے دائرے تک محدود رہنا چاہیے تاکہ وہ اختلافی مسائل صرف علماء و دانشمندوں کے درمیان بحث و گفتگو کا موضوع قرار پائے۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے مصری علماء اور عوامی طبقوں پر بہت مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔
مصر کے نامور سیاسی مصنف اور تجزیہ نگار جناب احمد السیوفی

مصر کے نامور سیاسی تجزیہ نگار اور مصنف نے ازواج رسول ﷺ اور اصحاب کرام ﷺ کی توہین کی حرمت پر مبنی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے اہم فتویٰ کی تشریح و تجزیہ تحلیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس فتویٰ نے مصر کے علماء اور عوامی طبقات پر گہرے مثبت اثرات مرتب کئے ہیں اور ڈاکٹر احمد الطیب (شیخ الازہر) ڈاکٹر قرضاوی، ڈاکٹر علی جمعہ (مفتی مصر) اور دیگران علماء و مفکرین نے اس فتویٰ کے بارے میں مثبت رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ: مغربی استکبار اور دشمنان اسلام نے ہمیشہ امت اسلامی کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کے لئے کوششیں کی ہیں اور رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ نے انکی سازشوں کو ناکام کر دیا۔ جناب احمد السیوفی نے کہا کہ مذاہب اسلامی اور ان کے پیروکاروں کے درمیان وحدت کا وجود، دنیائے اسلام کی بقا کا ضامن رہا ہے اور استکباری قوتوں کا اصلی ہدف امت اسلامی کے درمیان تفرقہ واختلاف ایجاد کرتا رہا ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا: مذاہب اسلامی کے خلاف آجکل جتنی باتیں اور تقاریر نشر کی گئی ہیں اگر ان کا ہم جائزہ لیں تو ان تقاریر و گفتگو اور عالمی استکبار کے اہداف کا باہمی رابطہ و تعلق واضح نظر آئے گا۔

☆☆☆

آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ اسلامی اخوت،
بھائی چارے کا ذریعہ ہے۔
عراق کے معروف اسلامی محقق و مصنف جناب ہادی جلومرعی

عراق کے معروف اسلامی محقق و مصنف جناب ہادی جلومرعی نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرمایا: حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے جو فتویٰ صادر فرمایا ہے وہ دراصل ان کوششوں کا ہی تسلسل ہے جو وہ مسلمانوں کی تقریب و وحدت اور اسلامی اخوت و برادری کو فروغ دینے کے لئے انجام دے رہے ہیں۔ اس طرح امت اسلامی کو اسکے حقیقی راستے سے منحرف کرنے اور انہیں فرعی اختلافات میں مصروف رکھنے کی غرض سے اسرائیل کی غاصب حکومت اور مغربی طاقتوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی یہ فتویٰ مؤثر ہتھیار ثابت ہوا ہے۔ انہوں نے تاکید کی کہ مسلمانوں کا بنیادی فریضہ یہ ہے کہ وہ معارف توحید و تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں پیغام اسلام کی پیروی واطاعت کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اسلامی تبلیغ میں مصروف مبلغین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اخلاص عمل کی حلاوت کے ہمراہ اپنی ذمہ داریوں کو انجام دیتے ہیں اور اختلافی مسائل سے دوری اختیار کریں۔ عراق میں ذرائع ابلاغ کی آزادی پر مرکز نظارت کے صدر نے موجودہ حالات و زمان کو مسلمانوں کے لئے بہت حساس اور سخت قرار دیا اور فرمایا: میری مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کر دیں اور عالمی صہیونزم کی سازشوں اور مستقبل کی خطرناک گلوبلائزیشن پر بھرپور توجہ دیں۔ انہوں نے اپنے بیانات کے آخر میں مقام معظم رہبری کے فتویٰ کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت، مسلمانوں کے درمیان اسکی تشہیر اور امت اسلامی کے مستقبل کے حوالے سے اس فتویٰ کے اہم مثبت نکات کی اہمیت پر زور دیا۔

☆☆☆

یہ فتویٰ وحدت اسلامی کی ایجاد میں ایک اہم سنگ بنیاد ہے۔
ڈاکٹر عبدالرزاق المونس

ڈاکٹر عبدالرزاق المونس نے ازواج رسول ﷺ اور اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت کے بارے میں حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے تاریخی فتویٰ اور اسکی وحدت مسلمین کے اثبات اور فتنہ استکبار کی نابودی پر گہرے اثرات کے حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پہلی بات یہ ہے کہ یہ فتویٰ ان تمام لوگوں کے لئے ایک محکم وٹھوس جواب ہے جو مذہبی فتنہ و جھگڑا ایجاد کرنے کا خیال اپنے دماغ میں رکھتے ہیں۔انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام مذاہب اسلامی از جملہ شیعہ و سنی، اصول اسلامی میں اشتراک رکھتے ہیں اور ان میں موجود فرعی اختلاف فقط شرعی اطمینان کے حصول کی خاطر ہے نہ کہ دشمنان اسلام و مسلمین کے ذہنوں میں موجود اہداف کے لئے ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ فتویٰ اس عظیم شخصیت کی مکمل دینداری کا آئینہ دار ہے کہ جو دین اسلام کے شعائر اور تمام مقدسات کی تکریم اور منزلت واحترام کا محافظ ہے۔ یہ فتویٰ امریکہ، یورپ اور اسرائیل جیسی استکباری وفرعونی طاقتوں کی ان تمام کوششوں کا بھی محکم جواب ہے جو وہ اپنی منحوس سازشوں کو عملی جامہ پہنا کر اسلامی معاشروں میں افراتفری اور بدامنی پھیلا کر کر رہے ہیں اور وہ دین اسلام، مذاہب اسلامی اور اس کے مختلف مسالک کے ساتھ اپنی دشمنی کے اظہار میں ایک لمحہ کے لئے بھی آرام و چین سے نہیں بیٹھتے۔ اس طرح کا فتویٰ، ان لوگوں کے مقابلے کے لئے ایک قوی ترین فتویٰ ہے کہ جو مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح سے مسلح ہو کر میدان میں نکل کھڑے ہوئے ہیں اور وہ اسلام و مسلمانوں کے خلاف کسی بھی جرم و جنایت اور تخریب وفساد کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ان لوگوں کے لئے جو چیز سب سے زیادہ

خطرناک ہے وہ امت اسلامی کی وحدت اور اتحاد ہے۔ خاص طور پر یہ فتویٰ وحدت اسلامی کی ایجاد میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا ہے اور علاوہ ازیں یہ فتویٰ اسلامی جمہوریہ ایران اور خود حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای رہبر انقلاب اسلامی کی خیر و برکت کا گواہ ہے۔اس فتویٰ نے انسانی تمدن کی حقیقت اور اسلامی جمہوریہ ایران جو کہ خود ہر لحظہ عالم استکبار وفرعون کے فتنوں وسازشوں میں گرا رہتا ہے کی بزرگوارانہ خیر خواہی و بھلائی کو، آزادی پسند اقوام کے سامنے روشن و واضح کر دیا ہے۔ کیونکہ علاقے (مخصوصا مشرق وسطی) میں استکباری وفرعونی حکومتوں خاص طور پر اسرائیل جیسے خونخوار دہشت گرد کی سازشیں، متعدد شیطانی طریقوں اور فتنہ و فساد واختلاف کے ایجاد کے بغیر عملی صورت اختیار نہیں کر سکتیں۔

☆☆☆

اختلافات کا وجود مذہبی مقدسات کی توہین کی دلیل نہیں بن سکتا۔
سعودی عرب کے ممتاز عالم دین شیخ حسن الصفار

سعودی عرب کے ممتاز عالم دین شیخ حسن الصفار نے موجودہ حالات میں مقام معظم رہبری حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی: جو افراد مقدسات کی اہانت کا ارتکاب کرتے ہیں وہ شیعہ اہل بیت (علیہم السلام) کے نمائندے نہیں ہیں۔ انہوں نے سعودی عرب اور دیگر ممالک کی شیعہ شخصیات کی جانب سے اس باطل عملی کی اعلانیہ مذمت اور رد کے حوالے سے اختیار کئے گئے مؤقف کی قدردانی کرتے ہوئے تاکید کی: تاریخی واقعات و شخصیات کے حوالے سے موجود اختلافات، مذاہب اسلامی کے پیروکاروں کے ہاں مذہبی مقدسات اور شعائر کی توہین کے لئے دلیل شمار نہیں کیے جا سکتے۔ اس شیعہ عالم دین نے فرمایا: ان متعصب اور انتہا پسند اقدامات کے ذریعے امت اسلامی کے فتنوں اور مذہبی جنگ و جدال میں مصروف رکھنے کی غرض سے عجیب اور حیران کن اصرار کیا اور زور ڈالا جارہا ہے۔ انہوں نے امت اسلامی کے قائدین سے گزارش کی کہ وہ انتہا پسندی اور مذہبی تعصّبات کا مقابلہ کریں اور بعض مسلمانوں کے تکفیری مؤقف کے سامنے خاموشی اختیار نہ کریں۔ شیخ حسن الصفار نے اس مذہبی تحریک، جو دراصل ایک قسم کی فتنہ انگیز اور مسلمانوں کا خون بہانے کی تشویق و تحریک ہے، کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: پاکستان میں ماہ مبارک رمضان میں ہونے والے حالیہ دھماکے جیسے اقدامات کہ جس میں بہت سارے شیعہ شہید و زخمی ہوئے ایسی ہی تحریکوں و تشویقوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ان لوگوں پر سخت تنقید کی جو شیعوں کی طرف سے الحبیب کے عقائد کی مذمت کو ایک قسم کا دھوکا و فریب اور دوسروں کی غفلت سے ناجائز فائدہ اٹھانا قرار دیتے ہیں۔ آپ نے ایسے لوگوں کو شیعہ ہم وطنوں کو متکبرانہ الزام تراشیوں کے ذریعے سے سوء استفادہ کرنے کا ملزم قرار دیا۔ آپ نے مزید فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ الحبیب کی طرف سے کی گئی توہین سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نفرتوں اور مذہبی جھگڑوں کو ایجاد کریں اور انہیں پروان چڑھائیں اور یوں وہ شیعوں پر اپنی مرضی کو مسلط کریں۔

سعودی عرب کے شیعہ عالم دین نے اسی حوالے سے مزید فرمایا: یہ عقیدہ غلط اور بے بنیاد ہے کہ تمام شیعہ خاص طور پر سعودی عرب کے شیعہ پر اس جملے اور عمل کے ذمہ دار ہیں جو دنیا میں کسی بھی جگہ انتہا پسند شیعوں کی طرف سے انجام دیا جاتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا: کیا تمام اہل سنت کے پیروکار اہل تشیع کے خلاف تکفیری فتوؤں یا دنیا میں کسی بھی مقام پر انجام پانے والے دہشت گردی کے عمل کے ذمہ دار ہیں ؟ شیخ حسن صفار نے اس طرح ایسے افراد کی ''سعودی عرب کے شیعوں کی بہت زیادہ توہین پر'' خاموشی اختیار کرنے پر سخت تنقید کی اور یاد دلایا کہ سعودی عرب کے مبلغین کی طرف سے شیعوں کی بہت دفعہ توہین کی گئی مگر وہ لوگ جو شیعوں سے اس طرح کی توقع کرتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی ان اہانتوں کی مذمت کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

☆☆☆

آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ وسیع دینی و سیاسی اور انعکاس کا حامل ہے۔
سعودی عرب کے معروف مصنف اور سیاستدان نجیب الخنیزی

سعودی عرب کے علما اور دانشور اسی بات پر یقین رکھتے ہیں کہ شیعہ دینی مراجع اسلامی مقدسات کی توہین وسب و شتم کو حرام قرار دیتے ہیں۔ البتہ انتہا پسند اقلیت جو دین کے نام پر تجارت کرتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ جنگ وجدال میں مصروف رہنا چاہتے ہیں ایسے افراد ہر دین ومذہب کے پیروکاروں میں موجود ہوتے ہیں۔ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے بعد کہ جس میں انہوں نے اصحاب اور ازواج رسول ﷺ کی توہین کو حرام قرار دیا ہے، بہت سی شخصیات نے اظہار خیال کیا ہے۔ اکثر نے اس فتویٰ کی تائید وحمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فتویٰ مناسب وقت اور موقع پر صادر ہوا ہے اور شیعہ وسنی دو گروہوں کے درمیان موجود خلا کو پر کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا اور ان کے درمیان روابط کے استحکام قربت اور اس طرح نفرتوں اور اختلافات کو ختم کرنے کا موجب بنے گا۔ یہاں پر اسی موضوع کے حوالے سے بعض علماء و دانشمندوں کے خیالات و آراء کا مختصر ذکر کرتے ہیں۔ نجیب الخنیزی جو کہ ایک مصنف اور سیاستدان ہیں وہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ کی توہین نا قابل قبول ہے اور امام علی (علیہ السلام) نے جناب عائشہؓ کا احترام واکرام ملحوظ خاطر رکھا اور انہیں بڑی تکریم واحترام کے ساتھ مدینہ کی طرف واپس بھجوا دیا۔ الخنیزی نے موجودہ واقعات اور حوادث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سید جمال الدین کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ اسلام کے بارے میں اپنے افکار ونظریات بیان کرتے ہوئے مختلف اسلامی مذاہب کے درمیان کسی قسم کے فرق کے قائل نہ تھے اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد مسئلہ خلافت کو چھیڑنا ایک ایسا عمل ہے کہ جس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے تاکید کی کہ دونوں طرف کو چاہیے کہ وہ ایسے اعمال سے اجتناب کریں جو ممکن ہے۔ موجودہ حالات میں ان کے درمیان اختلاف و بحران کو ہوا دینے کا باعث بنے۔ انہوں نے اس حوالے سے ایک سوال پیش کیا کہ اگر موجودہ زمانے میں اہل سنت

خلافت کے لئے حضرت علی (ع) کی لیاقت و قابلیت کے حوالہ سے شیعوں کے ہم عقیدہ ہوتے تو کیا شیعہ اس عمل سے مستفید ہوتے یا اصلاً شیعوں کے لئے یہ عمل فائدہ مند ہوتا۔ یا اگر شیعہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارے میں اہل سنت کے ہم عقیدہ اور ہم قول ہوتے تو کیا یہ عمل اہل سنت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا؟ الخنیزی صاحب نے زور دیکر کہا کہ اب علاقائی تبدیلیوں کے بعد دونوں طرف (شیعہ وسنی) کو چاہیے کہ وہ ہر اس کام کو ترک کر دیں جو دونوں کے درمیان موجود روابط کو کمزور کرے اور ظاہری بات ہے کہ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ امت اور اسلامی معاشرے کو اس وقت اتحاد اشتراکات اور مشترک ویکساں مسائل کی زیادہ ضرورت ہے۔

الخنیزی کا اس بات پر یقین ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ وسیع دینی وسیاسی جہات اور انعکاس کا حامل ہے کیونکہ بزرگترین اور اعلی ترین شیعہ مرجع نے اسے بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہ شیعوں کی اعلی ترین اور بزرگترین دینی وسیاسی طاقت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے تاکید کی کہ ذرائع ابلاغ نے برادران شیعہ وسنی کے درمیان نفرت کی آگ بڑھانے اور سیاسی چپقلش و تناؤ ایجاد کرنے کے لئے یاسر الحبیب کے بیانات اور عقائد کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ اسرائیل اس طرح بعض بین الاقوامی ادارے اور عہد یدار ایسے ہیں جو نہیں چاہتے کہ اسلامی معاشرہ اندر سے محکم ویکجان ہو۔

☆☆☆

امام خامنہ ای دامت برکاتہ کا فرمان ان کے سابقہ فتاوی کی تاکید ہی ہے۔
مرکز تحقیقات سیاسی کویت کے ڈائریکٹر مروان شحادہ

کویت کے سیاسی تجزیہ نگار اور مرکز تحقیقات سیاسی کے ڈائریکٹر مروان شحادہ کا عقیدہ ہے کہ واضح ہے کہ شیعہ دینی مراجع کی طرف سے اس طرح کے فتاوی کا صدور اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سب اصحاب کرام، حضرت عائشہؓ اور تمام امہات مؤمنین کی ہتک و توہین کی حرمت پر متفق ہیں اور بعض غیر معروف اور کم ظرف افراد جو شیعوں کے درمیان موجود ہیں انکی طرف سے اس طرح کی بے حرمتی و توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے اور اصولاً ایسے افراد کو مساجد کے خطیب کا عنوان شحادہ تائید کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حرمت سے مربوط بہت سارے فتاوی، آراء و نظریات معروف شیعہ مراجع کے نزدیک قابل قبول اور عوامی تائید کے حامل ہیں۔ وہ اس بات کی بھی تاکید کرتے کہ اصحاب رسول ﷺ مخصوصا حضور کی ازواج از جملہ حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت پر مبنی آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی طرف سے صادر شدہ فتویٰ، اس مسئلہ کے حوالے سے شیعہ مراجع کے واضح فتاوی کی روشنی میں اور امام خمینیؒ کے سابقہ فتاویٰ کی تائید و تصدیق میں ہی ہیں۔ شحادہ نے سعودی عرب کے شیعہ علما اسی طرح دنیا میں شیعہ مراجع و علما کے واضح موقف کی تعریف کی اور یاد دلایا کہ ام المومنین عائشہؓ کی توہین کے ذریعے سے مسلمانوں کے درمیان فتنہ پردازی کے مقابلے میں تمام علما نے قیام کیا اور ثابت قدمی دکھائی۔

☆☆☆

اسلامی مقدسات کی توہین کے ذریعے سے سیاسی سوء استفادہ کرنے والوں کے راستوں کو مسدود کرلیا جائے۔

سعودی عرب کے مسلمان دانشور ڈاکٹر توفیق السیف

سعودی عرب کے ممتاز مسلمان دانشور ڈاکٹر توفیق السیف نے رہبر معظم کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے جو فتویٰ صادر فرمایا ہے وہ مذہب شیعہ کے پیروکاروں کے درمیان موجود مختلف رویوں اور طرز تفکر کو بیان کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ بیانات اور اظہارات دو قسم کے متفاوت شیعہ طرز تفکر کی بازگشت ہے۔ ایک طرز تفکر وہ ہے کہ جس کی نمائندگی انتہا پسند اور افراطی اقلیت کرتی ہے اور اس اقلیت میں ایسے افراد میں جو تکفیری ذہنیت رکھتے ہیں اور دین کے ساتھ تجارت وسودا بازی کا عقیدہ رکھتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ کشمکش اور جھگڑے کے آرزومند رہتے ہیں۔ مگر دوسرا طرز تفکر جو کہ اکثریت سے مربوط ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں کے مقدسات اور شعائر کی توہین کو رد کرتے ہوئے اور انکی تعداد زیادہ ہے۔ ڈاکٹر توفیق السیف نے آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ فتویٰ خالصتاً دینی فتویٰ ہے اور سیاسی واسٹراٹیجک نہیں ہے اگرچہ ایک سیاسی شخصیت کی طرف سے دیا گیا ہے مگر یاسر الحبیب ایک ناپختہ اور بے وقعت شخص ہے جس نے کسی بھی علمی ادارے سے درس نہیں پڑھا ہے اور اس نے اس سے پہلے بھی بعض شیعہ مراجع کی تکفیر کی ہے۔ السیف معتقد ہے کہ الحبیب کے بیانات اور اظہارات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے، باوجود اس کے کہ وہ اس طرح کا استحقاق نہیں رکھتا ہے۔ (کیونکہ وہ ایک بے قیمت شخص ہے) انہوں نے مزید کہا: بعض سیاسی گروہوں اور شخصیات نے بھرپور کوشش کی کہ وہ اسکے بیانات سے سوء استفادہ کرتے ہوئے انہیں کویت میں خوب اچھالیں تاکہ ایک بہت بڑا سیاسی بحران اور کشمکش ایجاد ہو جائے۔ اس مسئلے کا دین سے کوئی تعلق نہ تھا اور یہ پارلیمنٹ میں پہنچ گیا اور ایک انتظامی ادارے نے اسے پارلیمنٹ میں کشمکش اور بحران ایجاد کرنے کے لئے ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا۔

☆☆☆

حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ مذہبی تعلیمات کا گہرائیوں سے ماخوذ ہے۔

سعودی عرب کے ممتاز عالم دین حجت الاسلام والمسلمین شیخ محمد صفار

سعودی عرب کے ممتاز عالم دین حجت الاسلام والمسلمین، شیخ محمد صفار نے حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات پر تہمت لگانے کی حرمت پر مبنی رہبر انقلاب اسلامی ایران کا فتویٰ مذہبی تعلیمات کی گہرائیوں سے ماخوذ ہے اور بہت سنجیدہ و دوٹوک ہونے کے ساتھ ساتھ دین کی سیاست پر حاکمیت کا آئینہ دار بھی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا مقام و مرتبہ دین و مذہب کے محافظ وامین کے عنوان میں شمار ہوتا ہے اور یہ مقام و مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ اسے دین پر سیاست کو مقدم شمار کرنا، تعارفی و غیر سنجیدہ تصور کیا جائے اور اگر واقعیت مذکورہ حقیقت کے برخلاف ہوتو شیعوں کے درمیان ایک بہت بڑا انحراف بوجود میں آ جائے گا اور آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ اسی طرح دیگر مراجع عظام اسی طرح کسی بھی عمل کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ حجت الاسلام والمسلمین شیخ محمد صفار نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ پر اتہام زنی کے حوالے سے شیعہ مراجع عظام کے عکس العمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ اہل سنت کے دانشمندوں نے آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے بیانات کو مثبت نظر سے دیکھا ہے اور وہ رہبر انقلاب اسلامی جیسے بزرگ علماء کے اقوال وعقائد اور مجھول و غیر معروف افراد کی باتوں کے درمیان موجود فرق کو اچھی طرح درک کرتے ہیں اور وہ غیر مستند افراد کی باتوں کی وجہ سے کسی ایک مذہب کے پیروکاروں کی مذمت نہیں کرتے ہیں۔ سعودی شہر قطیف کے امام جمعہ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ”شیعوں نے ہمیشہ بعض اہل سنت جو جھگڑا و فساد پھیلانا چاہتے ہیں ان کے انتہا پسندانہ اقدامات کو نظر انداز کیا ہے اور فقط ان افراد کے ساتھ تعاون کرتے ہیں جو شیعہ و سنی کے درمیان وحدت و صلح دوستی کے لئے کوشش کرتے ہیں“۔

☆☆☆

مذکورہ فتویٰ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی مسلمانوں کے درمیان وحدت واتحاد کی شدید آرزو کا غماز ہے۔

دمشق کی جامع مسجد عثمان کے خطیب شیخ محمد خیر الطرشان

شام کے دارالحکومت دمشق کی جامع مسجد عثمان کے خطیب شیخ محمد خیر الطرشان نے ایک گفتگو کے دوران فرمایا کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے ازواج واصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی حرمت کے بارے میں جو فتویٰ صادر فرمایا ہے وہ ایک مناسب موقع پر صادر ہوا ہے اس سے بعض لوگوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہوا اور ان کا یقین پختہ ہوا اور یوں اس نے مسلمانوں کے مختلف مذاہب کے درمیان بھڑکنے والی فتنہ وفساد کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ مذکورہ فتویٰ فتنہ پروروں کے بعض اقدامات کے خطرات کے متعلق رہبر کے عمیق فہم کا آئینہ دار ہے۔ جو لوگ امت اسلامی کی وحدت کو پارہ پارہ کرکے ان میں جدائی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اہل بدعت اور نفسانی خواہشات کے غلام ہیں، شکوک و شبہات پیدا کرنا اور گمراہی وضلالت کا پرچار کرنا انکا ہدف ہے۔ یہ فتویٰ مسلمانوں کی وحدت ویکجہتی کے حوالے سے رہبر انقلاب اسلامی کے گہرے لگاؤ اور شدید خواہش کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح امت اسلامی کے درمیان تفرقہ واختلاف ایجاد کرنے والے عوامل سے خبر دار کرتا ہے۔ اس فتویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ یہ فتویٰ ایک عظیم مسلمان عالم دین، اہم شیعہ مرجع دینی اور اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر کی طرف سے صادر ہوا ہے۔ لہٰذا ان کا کلام فتنہ وفساد کے خاتمہ کے لیے ہے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ وجدائی کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ایجاد کرنے والا ہے۔

☆☆☆

امام خامنہ ای کا فتویٰ انتہائی سمجھدارانہ تھا
واشنگٹن کے سابق امام جمعہ ڈاکٹر محمد العاصی

واشنگٹن (امریکہ) کے سابق امام جمعہ، مفکر محقق ڈاکٹر محمد العاصی نے کویت کے ایک مولوی کی طرف سے کی گئی زوجہ رسول ﷺ کی بے حرمتی کے جواب میں حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کے حوالے سے اور ساری دنیا کے اہل سنت کے درمیان اسکے مثبت اثرات کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: سب سے پہلی بات یہ کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ بہت عاقلانہ اور زیرکانہ ہے کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کی صورت حال کے لیے فکر مند ہیں اور میرا خیال ہے کہ مذکورہ فتویٰ سب لوگوں کے لئے اس حوالے سے مرجع و منبع قرار پا سکتا ہے کہ جو شخصیات پیغمبر اکرم ﷺ کے مورد احترام و عنایت محبت تھیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان کے بارے میں مثبت عقیدہ رکھیں۔ ایک کویتی جو کہ شاید اپنی ذاتی زندگی میں منفی تجربات کا حامل تھا وہ ایک دن ماہ رمضان مبارک میں فیصلہ کرتا ہے کہ لندن میں کسی طریقہ سے اپنے اعزا و رفقا میں پلٹ جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ سینکڑوں سالوں سے جہان اسلام کے مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے میں مصروف ہے۔ اسلامی ممالک میں موجود مختلف فرقے برطانوی حکمرانوں کے ذریعے سے وجود میں آئے۔ ایران میں بہائی اور پاکستان میں قادیانی فرقہ برطانیہ ہی کی پیداوار ہیں دنیا میں صوفی گری کی بہت ساری صورتوں کی تشکیل میں برطانیہ کا ہاتھ نظر آتا ہے حتی کہ موجودہ دور میں بھی ان میں برطانوی حکمرانوں کی چالوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ ''قصہ وہی پرانا قصہ'' ہے۔

برطانیہ (UK) جو کہ دنیائے اسلام کے لئے مشکلات و مصائب کا موجب رہا ہے، اس میں ایک شخص جلسہ برپا کرتا ہے اور ماہ رمضان میں زہر آلود اور ناپاک زبان کے ذریعے خاندان رسول ﷺ کے خلاف تقریر کرتا ہے۔ وہ واقعہ ذرائع ابلاغ کی دسترس سے دور رہ سکتا تھا یا اسے

نظرانداز کیا جاسکتا تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا واقع نہیں ہوا ہے۔اس دلیل کی بناپر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یا یہ شخص خود خفیہ ایجنسیوں کا کارندہ ہے یا ان ایجنسیوں کے عوامل کے ساتھ اس کا بہت قریبی رابطہ ہے اور ان ہی سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کے لئے احکامات موصول کرتا ہے۔

حال حاضر میں امپیریل (Imperial) اور صہیونی استکباری مراکز و محافل کا سب سے اہم اور سرفہرست مسئلہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات ایجاد کرنے کے لئے منصوبے بنانا ہے۔

مسلمانوں کے درمیان اختلاف کیسے پیدا کیا جائے؟ طول تاریخ میں مختلف فرقوں کی ایجاد اسی ناگوار و تلخ پیش آمد کے نتیجہ کے حصول کی خاطر تھی اور آیت اللہ خامنہ کا فتویٰ[1] عین موقع پر انتہائی عاقلانہ و زیرکانہ طور تعصّبات کو ختم کرنے کے لیے صادر ہوا۔ دونوں اطراف میں کچھ متعصب اور انتہا پسند افراد موجود ہوتے ہیں اور حقیقت میں ایک طرف کا تعصب دوسرے کے تعصب کو بھڑکانے کا موجب بنتا ہے۔

جب بھی ایک متعصب شیعہ اس مولوی کی طرح کی باتیں بیان کرتا ہے تو دوسری طرف ایک متعصب اہل سنت بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور وہ شیعوں کی توہین کرنے کی خاطر دیگر مطالب زبان پر لاتا ہے اور اس کے بعد وہ دونوں تعصب گرائی میں ہمساز و ہمرکاب ہو جاتے ہیں۔اس مرحلہ پر مسلمان متفرق اور جداجدا ہو جاتے ہیں اور اس قضیہ کے منصوبہ ساز افراداور ادارے مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ پا بر جاو باقی ہے اور وہ مزید جڑ پکڑ گیا ہے۔اس بناپر مذکورہ فتویٰ بہت اچھے وقت میں صادر ہوااور پوری دنیا میں عقل سلیم اور اچھی و متعادل فکر کے حامل مسلمانوں نے اس کا بھرپور استقبال کیا کیونکہ یہ وہی چیز تھی کہ جس کی انہیں شدید ضرورت تھی۔اب دوسری طرف اہل سنت یا دیگر مکاتب فکر کو چاہیے کہ وہ بھی متعصب سنیوں کے ذریعے سے بیان ہونے والے منفی مطالب کے بارے میں فتویٰ صادر کریں۔اس بناپر اس مسئلہ میں یک طرفہ اقدام کافی نہیں ہے۔انہوں نے آخر میں اس بارے میں کہ چند علماء کرام نے آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی خدمت میں خط لکھااور اس موضوع کے حوالے سے ان کی رائے دریافت کی کہ جس کا حاصل اس فتویٰ کا صدور ہے اور یہ کہ در حقیقت یہ فتویٰ نہ فقط شیعوں کے لئے بلکہ اہل سنت کے لئے بھی صادر ہوا ہے۔مزید فرمایا: میں اس موضوع کو اچھی طرح

سے محسوس کرتا ہوں کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے شیعی انداز میں انتہا پسندوں کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ یہ فتویٰ سنی متعصب افراد کے خلاف ایک فتویٰ کے ذریعے، ایک سُنی انداز میں تکمیل ہونا چاہیے۔ تکفیر کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے کہ جس میں عوام بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ تکفیر کرنے والے ہیں کہ جو امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے ذریعے سے اس فتویٰ کے صدور سے ہیجان زدہ ہو گئے ہوں۔ بہت لازم و ضروری تھا کہ وہ آپ کے فتویٰ کی مطابقت کے لئے ایک فتویٰ صادر کرتے اور سنی انداز و قالب میں خود تکفیر کرنے والوں کو اس کام سے منع کرتے۔

☆☆☆

مجتہدین وآیات عظام

اور

قومی شخصیات کے بیانات

ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی مذمت کرتے ہیں۔
آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی (دام ظلہ)

آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی (دام ظلہ) نے اپنے درس خارج میں اسلام ومذہب شیعہ کے عظیم رہبر امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے ایام شہادت کی مناسبت سے تعزیت عرض کرتے ہوئے بیان فرمایا: حال ہی میں ایک عالم نما، ان پڑھ آدمی، مجنون اور نام نہاد شیعہ فرد نے ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عجیب طریقے سے اہانت اور بعض مذاہب کے مقدسات کی بہت زیادہ توہین کی ہے۔اس نے ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ناروانسبتیں دی ہیں۔حوزہ علمیہ کے درس خارج کے استاد نے تاکید کی کہ یہ شخص یا دشمنان اسلام کا کارندہ تھا یا پھر پاگل و دیوانہ۔اور اس سے بھی نادان بعض وہ وہابی علماء تھے کہ جنہوں نے اس کی باتوں کو سند قرار دیا۔آیت اللہ مکارم شیرازی دام ظلہ نے وضاحت کی کہ ہم نے ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی طرح سے توہین کی مذمت کی ہے اور ہماری مذمت 'عالمی چینل ''ولایت'' سے منتشر ہوئی ہے۔ان لوگوں نے اس بات کو بھلا دیا ہے کہ امام خمینیؒ نے سلمان رشدی معلون کو، اسکی کتاب آیات شیطانی کہ جس کا اہم حصہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت پر مشتمل ہے کی وجہ سے مرتد قرار دیا۔انہوں نے مزید فرمایا: باوجود اس کے کہ سینکڑوں شیعہ علماء نے اس عمل کی مذمت کی ہے۔لیکن وہابیوں نے اس جاسوس وکارندے کی بات کو قبول کیا ہے۔انہوں نے شیعہ علماء کی بے شمار کتابوں کو نظر انداز کرکے ایک دیوانہ شخص کی بات پر کان دھرا ہے۔ہمیں امید ہے کہ مسلمان، دشمن کی سازشوں کا شکار نہیں ہونگی۔

آیت اللہ مکارم شیرازی دام ظلہ نے بیان کیا کہ یہ وہابیوں کی بے منطقی کی علامت ہے۔شاید وہ اس بہانے سے مسلمانوں کو آپس میں دست و گریبان کرکے خود اپنے کاموں میں مشغول رہنا چاہتے

ہیں۔انہوں نے تاکید کی کہ ہمیں محتاط رہ کر اپنی بات کو دلیل و منطق کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو اختلاف کا باعث بنے۔آیت اللہ مکارم شیرازی دام ظلہ نے آخر میں صراحت کے ساتھ فرمایا کہ دوسروں کے مقابلے میں تندروی وسخت کلامی کا منفی اثر ہوتا ہے اور انسان کو چاہیے کہ وہ محکم دلائل کے ساتھ اپنے مطالب بیان کرے تاکہ کامیاب ہو۔

☆☆☆

آیت اللہ العظمیٰ سیستانی (دام ظلہ) کے دفتر کا اعلامیہ

۲۰۱۰ کے آخر ہی میں آیت اللہ العظمیٰ سیستانی کے دفتر واقع نجف اشرف نے بھی بہت اہم اعلان جاری کیا تھا۔ اس کے عربی متن کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

امت اسلامیہ اس وقت مشکل حالات سے گزر رہی ہے۔ ان میں اسے ایسے چیلنجز درپیش ہیں جنھوں نے اس کے مستقبل کو خطرات سے دوچار کررکھا ہے۔ اس وقت اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی صفوں کو مضبوط کریں اور گروہی و مذہبی اختلافات سے اجتناب کریں۔ یہ اختلافات صدیوں سے چلے آرہے ہیں اور ان کے حل کی کوئی ایسی سبیل پیدا نہیں ہورہی جس پر سب کا اتفاق ہوسکے لہٰذا سوائے مضبوط علمی ماحول کے ان پر بحث سے گریز کیا جانا چاہیے۔ خاص طور پر اس لیے کہ ان کا دین کے اصولوں اور بنیادی عقائد سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ سب مسلمان خدائے واحد، نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ سب قرآن جسے اللہ نے تحریف سے محفوظ رکھا ہے اور سنت نبوی شریف کو احکام شریعت کا سرچشمہ جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں محبت اہل بیتؑ اور ایسے دیگر امور جن پر تمام اہل سنت بھی اعتقاد رکھتے ہیں سب کے نزدیک مشترک ہیں۔ یہی صورت حال نماز، روزہ اور حج جیسے ارکان اسلام کے بارے میں ہے۔ یہ مشترکہ وحدت اسلامی کی بنیاد ہیں۔ لہٰذا ان پر ارتکاز نظر ضروری ہے تاکہ فرزندان امت کے مابین محبت والفت پیدا ہو۔ کم از کم انھیں ایسی عملی زندگی گزارنا چاہیے جو امن وسلامتی کی حامل ہو اور جو باہمی احترام پر مبنی ہو اور جو مذہبی اور گروہی تنازعات سے پاک ہو۔

ہر کوئی جو اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور ترقی کی تڑپ رکھتا ہے اسے اپنی تمام تر توانائی مسلمانوں کے مابین قربت اور ہم آہنگی کے لیے بروے کار لانا چاہیے نیز اسے چاہیے کہ اس میں

سیاست بازی کی دخالت کو کم کرنے کی کوشش کرے تاکہ امت مزید فرقہ واریت سے بچے اور دشمنوں اور حریص قوتوں کو مسلمان ممالک میں اثر ونفوذ اوران کے وسائل پر غلبے کا موقع بدل سکے۔

یہ بات باعث افسوس ہے کہ بعض لوگ اور گروہ بالکل اس کے برخلاف کام کرتے ہیں اور تفرقہ انگیزی، تفریق اور مسلمانوں کے مابین موجود اختلافات کو گہرا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں علاقے میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور ان قوتوں کے مابین اپنا تسلط قائم کرنے کے لیے شروع ہونے والی رسہ کشی کے بعد ایسی کوششوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔۔ان لوگوں نے اپنی تقریروں میں مذہبی اختلافات کو زیادہ اجاگر کرنا اور پھیلانا شروع کردیا ہے بلکہ یہ لوگ ان اختلافات کو بڑھاچڑھا کر پیش کرنے لگے ہیں۔اس کے لیے یہ لوگ دسیسہ کاری اور بہتان کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ وہ کسی خاص مذہب کے خلاف توہین آمیز باتیں کرتے ہیں اور اس کے پیروکاروں کے حقوق کو نقصان پہنچاتے ہیں اور دوسروں کو ان سے خوفزدہ کرتے ہیں۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ لوگ الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ اور رسائل و جرائد وغیرہ سے کام لے رہے ہیں۔ حال ہی میں ان میں سے بعض افراد نے کھلم کھلا بعض غیر مشہور فتاویٰ کو بعض اسلامی مکاتب فکر کی اہانت کے لیے غلط طور پر استعمال کیا ہے اور انھیں آیت اللہ سیستانی سے منسوب کیا ہے۔ان کا مقصد دینی کو نقصان پہنچانا ہے۔ یہ لوگ اپنے معین مقاصد کے لیے گروہی مرجعیت کے مقام اختلافات کو بڑھانا چاہتے ہیں بلاشبہ جناب سید سیستانی دام ظلہ کے فتاویٰ ان کے توثیق شدہ مصادر میں موجود ہیں۔ان میں ان کے فتاویٰ کی معروف کتب شامل ہیں جوان کی مہر کے ساتھ شائع ہوچکی ہیں۔ان میں مسلمانوں کے تمام مذاہب وفرق میں سے کسی کی بھی ہرگز توہین موجود نہیں ہے۔ جوان سے ادنی واقفیت بھی رکھتا ہے وہ اس کے جھوٹ کو جانتا ہے اور وہ اس کے خلاف واقعہ ہونے کا اعلان کرے گا۔ مزید برآں جناب سیستانی کا نقطہ نظر اور آپ نے جو بیانات گذشتہ چند سالوں میں مجروح عراق جن حالات سے گزر رہا ہے کے بارے میں جاری کیے ہیں وہ بھی سب کے سامنے ہیں ۔ان میں انھوں نے اپنے پیروکاروں اور مقلدین

کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے اہل سنت بھائیوں کے ساتھ محبت اور باہمی احترام کے ساتھ زندگی گزاریں۔ انھوں نے بار بار اس امر کی تاکید کی ہے کہ ہر مسلمان چاہے وہ سنی ہو یا شیعہ اس کا خون حرمت رکھتا ہے نیز اس کی عزت اور مال بھی حرمت رکھتا ہے اور انھوں نے ہر اس شخص سے برات اختیار کی ہے جو ایسا خون بہاتا ہے جسے حرمت حاصل ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ ان سب باتوں سے دینی مرجعیت کا منہج اس حوالے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ دیگر فرقوں کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے اور ان کے بارے میں دینی مرجعیت کی رائے بھی بالکل واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

تمام لوگ مختلف مکتب فکر رکھنے والوں سے یہی رویہ اختیار کرتے تو آج حالات اس مقام پر نہ پہنچ گئے ہوتے کہ جن میں ہر جگہ اندھی دشمنی کا سلسلہ جاری ہے اور نتیجتاً بچوں، بوڑھوں اور حاملہ عورتوں تک کا بلا استثنیٰ بہیمانہ قتل جاری ہے۔ ہم اس کی شکایت اپنے اللہ ہی سے کرتے ہیں۔ ہم اللہ تبارک و تعالی سے دعا گو ہیں کہ ہم سب سے وہ کام لے جس میں اس امت کی خیر و صلاح ہو، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆☆☆

آیت اللہ نمازی (دام عزہ) کی تائید

آیت اللہ نمازی (دام عزہ) نے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کو حرام قرار دینے کے سلسلے میں رہبر انقلاب کے فتویٰ کے بارے میں کہا: آپ کے فتویٰ نے وحدت کے دشمن انتہا پسندوں اور شیعہ سنی کے درمیان اختلاف ڈالنے کی صہیونی سازش کو ناکام بنادیا ہے۔آیت اللہ نمازی نے کہا: آپ کے فتویٰ کا مقصد سنی اور شیعہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد ویکجہتی کا قیام ہے اور اسی بات امام خمینیؒ بھی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ایران کی خبرگان قیادت کونسل کے رکن آیت اللہ نمازی نے کہا: شیعہ اور سنی بہت سے مسائل میں متفق الرائے ہیں اور انھیں اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف متحد اور ہم فکر ہونا چاہیے۔

☆☆☆

حوزہ علمیہ قم کے مدرسین کی تنظیم کا نقطۂ نظر

جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم کے ایک رکن نے کہا کہ اس تنظیم نے تشیع کا ترجمان بننے کی کوشش کرنے والے ایک عالم نما شخص کی طرف سے ازواج النبی ﷺ میں سے بعض کی بھونڈی توہین کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔

حجت الاسلام والمسلمین سید احمد خاتمی نے اس فورم کے حالیہ اجلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: حالیہ اجلاس میں دشمنان اسلام کی جانب سے عالم اسلام میں تفرقہ اور شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف ڈالنے کی سازش پر غور کیا گیا۔ انھوں نے مزید کہا: بعض ویب سائٹس بعض غیر صالح اور نااہل اشخاص سے ناجائز فائدے اٹھاتی ہیں جن کا علمی میدان میں نہ کوئی ماضی ہے اور نہ ہی مستقبل تاہم انھوں نے اپنے آپ کو تشیع کی ترجمانی کے مقام پر تصور کیا ہوا ہے اور وہ لندن میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج کو فحشاء کی جھوٹی اور بھونڈی نسبت دیتے ہیں جس کے سلسلے میں چند نکات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے:

- یہ پوری طرح انگریز سرکار کی سازش ہے اور اس خائن حکومت کا ماضی تفرقہ اندازی کے حوالے سے رسوائی کی حد تک سازشوں سے بھرا پڑا ہے۔
- یہ سازش تشیع کا چہرہ بگاڑنے کی غرض سے مرتب کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا: جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم صراحت کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ:
- شیعہ پیغمبر اکرم ﷺ کی ازواج کی طرف فحشاء کی نسبت کو غلط اور نادرست سمجھتے ہیں اور شیعہ علماء نے سورہ نور میں "افک" کے قصے کے حوالے سے پیغمبر اکرم ﷺ کی ازواج

کو فحشاء کے بہتان سے مکمل طور پر پاک قرار دیا ہے۔ حجت الاسلام والمسلمین خاتمی نے مزید کہا:

یہ سازش شیعہ اور سنی کے درمیان اختلاف ڈالنے کے لئے ہونے والی سلسلہ وار سازشوں کا حصہ ہے اور یہ بہت پرانا حربہ ہے جو دشمنان اسلام کے زیر استعمال رہا ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ مسلمانوں کی ذکاوت وذہانت اس سازش کو ناکام بنا سکتی ہے۔

☆☆☆

رہبر انقلاب اسلامی کا حالیہ فتویٰ نے جدید فتنہ وفساد کا قلع قمع کردیا۔
عالمی کونسل برائے تقریب مذاہب اسلامی کی شورائے عالی کے صدر
مولانا اسحاق مدنی

عالمی کونسل برائے تقریب مذاہب اسلامی کی شورائے عالی کے صدر مولانا اسحاق مدنی نے رہبر معظم انقلاب اسلامی کے حالیہ فتویٰ کے حوالے سے فرمایا: متاسفانہ دنیا میں کہیں نہ کہیں ایسے افراد موجود ہیں جو اپنے عمدی یا سہوی بیانات سے کوشش کرتے ہیں کہ اقوام اسلامی کو ایک دوسرے کی جان کا پیاسا بنا کر نت نئے فتنوں کی آگ بھڑکائیں لیکن رہبر انقلاب اسلامی کی درایت و ہوشمندی نے اب تک ایسے فتنوں کو سر اٹھانے نہیں دیا۔ مولانا اسحاق مدنی نے ایام حج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: آج اسلامی دنیا کا بنیادی ترین اہم مسئلہ وحدت ہے اور ایام حج اس ہدف کے حصول کا بہترین موقع ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا: اس وقت جبکہ دنیا کے مسلمانوں نے اس عظیم اور وحدت بخش کانفرنس میں شرکت کی ہے انہیں چاہیے کہ خبردار ہیں اور جہان اسلام کی گمشدہ چیز جو کہ وحدت اسلامی ہے اسکے لئے تگ و دو کریں۔ صدر کے مشیر برائے امور اہل سنت نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: مقام معظم رہبری نے کامل بصیرت کے ساتھ اسلامی بیداری کو جہان اسلام میں مزید ظہور پر پہنچایا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فرصت سے مکمل استفادہ حاصل کریں۔ مولانا مدنی نے اس بیان کے ساتھ کہ وحدت کے ذریعے سے ہی اسلامی طاقت کا دنیا والوں کے سامنے مظاہرہ کیا جاسکتا ہے کہا: اسلام کی عظمت و شوکت اسی وقت دنیا والوں کو نظر آئے گی جب اقوام اسلامی کے درمیان وحدت موجود ہوگی۔ انہوں نے کہا: شیعہ سنی اور دیگر اسلامی فرقوں کے مسلمانوں کے جو مشترکہ دشمن ہیں ان پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے فقط اتحاد و

وحدت کا حصول چاہیے۔ عالمی کونسل برائے تقریب مذاہب اسلامی کی شورای عالی کے صدر نے آخر میں صوبہ کردستان اور سیستان و بلوچستان میں حالیہ دہشت گردی کی کاروائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: انقلاب اسلامی کے دشمنوں نے بے بس ہو کر اندھی دہشت گردی کا آغاز کر کے چاہا کہ غیر مند ایرانی ملت کے حوصلوں کو پست اور اپنے اہداف کو حاصل کریں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی کاروائیاں لوگوں کے حوصلوں کو اسلامی جمہوری نظام کی حفاظت کے لئے دوگنا کر دیتی ہیں۔

☆☆☆

مقام معظم رہبری کا فتویٰ مسلمانوں کے اتحاد کا ایک اہم عامل ہے۔
مجلس خبرگان رہبری میں سیستان و بلوچستان اہل سنت کے نمائندہ
مولانا نذیر احمد اسلامی

مجلس خبرگان رہبری کے لئے سیستان و بلوچستان کے اہل سنت نمائندہ مولانا نذیر احمد اسلامی نے فرمایا: رہبر معظم کی طرف سے مذاہب اسلامی کے مقدسات کی توہین کو حرام قرار دیا جانا مسلمانوں کے اتحاد کا ایک اہم عامل ہے۔ انہوں نے رہبر معظم کے بیانات پر توجہ دینے کو دشمنان اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانے کا موجب قرار دیا اور بیان فرمایا: اگر اسلامی فرقوں کے پیروکار رہبر معظم کی اس بات پر عمل کریں تو بلاشک دشمنان اسلام کی سازشیں نقش بر آب ثابت ہوں گی۔ انہوں نے مزید فرمایا: اگر ہم رہبر معظم کی ان باتوں کو نظر انداز کریں گے تو دشمن اپنا کام انجام دے گا اور وہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کے لئے اقدامات کرے گا۔ مولانا نذیر احمد اسلامی نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے بیانات اس قدر دور اندیشی اور عقل و منطق کے حامل تھے کہ سب نے ان بیانات کی تائید و حمایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان بیانات کی تشریح و وضاحت کریں۔ علماء و دانشوروں کا اسلامی فریضہ ہے کہ وہ وحدت اسلامی کے لئے رہبر معظم کے بیانات کا جائزہ لیں اور اس کے تمام پہلوؤں کو عوام کے لئے کھول کر بیان کریں۔ مجلس خبرگان رہبری کے رکن نے اس بیان کے ساتھ کہ مسلمانوں کے درمیان ایجاد وحدت کے لئے علماء و دانشمندوں کا کردار بہت اہم ہے۔ یاد دلایا کہ مقام معظم رہبری نے کردستان میں اس مسئلے کو بڑی سطح پر بیان کیا، اس حوالے سے علماء کا تبلیغی کردار وحدت اسلامی کے لئے آپ کے فرمودات کے تحقق میں، خاص اہمیت کا حامل ہے۔

☆☆☆

مقام معظم رہبری عرصہ دراز سے عدم توہین کے مسئلہ پر تاکید فرماتے رہے ہیں۔
ایران کے شہر بیرجند کے امام جمعہ مولانا غلام حیدر فاروقی

بیرجند کے امام جمعہ مولانا غلام حیدر فاروقی نے فتویٰ رہبری کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا یہ مسئلہ فقط دور حاضر سے ہی مربوط نہیں ہے تمام شیعہ وسنی علماء و بزرگان اسلام خاص طور پر مقام معظم رہبری گذشتہ ادوار سے اس مسئلہ پر تاکید فرماتے رہے ہیں اور وہ برادران اہل سنت کے اسلامی شعائر کی عدم توہین کے خواہاں رہے ہیں۔ انہوں نے اہل سنت کے اسلامی شعائر و مقدسات کی توہین کرنا بعض نادان اور دشمن واستکبار کے کارندوں کی کارستانی قرار دیا اور کہا: یہ گروہ چاہتا تھا کہ مسلمان بھائیوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرکے دشمن کے کام کو آسان کردے۔ بیرجند کے اہل سنت امام جمعہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا: زوجہ رسول ﷺ کی توہین کرنے والوں کا ہدف فقط تفرقہ ایجاد کرنا اور مسلمانوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنا ہے۔ مولانا فاروقی نے مسلمانوں کے اتحاد کی حفاظت واستحکام کی ضرورت پر زور دیا اور کہا قرآن کریم میں خداوند تعالی مسلمانوں کو تفرقہ واختلاف سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے اور اختلافات ایجاد کرنے کو مسلمانوں کی طاقت کو ختم کرنے کا وسیلہ شمار کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: آج ہمارے اسلامی معاشرہ کو پہلے سے بھی زیادہ وحدت و یکجہتی کی ضرورت ہے تاکہ اس میں دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا ہو۔ امام جمعہ اہل سنت نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: زوجہ رسول ﷺ کی توہین کا مسئلہ عرصہ سے اہل سنت کے لئے بنیادی مسئلہ رہا ہے اور رہبر معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ نے بہت زیادہ مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔

☆☆☆

رہبر انقلاب اسلامی کا حکم سب کے لئے واجب الاتباع ہے۔
ایران کے صوبہ سیستان و بلوچستان کے معروف عالم دین مسجد نور سراوان کے اہل سنت امام جمعہ مولانا عبدالصمد ساداتی

صوبہ سیستان و بلوچستان کے معروف عالم دین ، مسجد نور سراوان کے اہل سنت امام جمعہ مولانا عبدالصمد ساداتی نے ازواج رسول اکرم ﷺ کی حرمت کے حوالے سے رہبر معظم انقلاب کے حالیہ فتویٰ کے بارے میں فرمایا: آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے تاریخی فتویٰ کے صادر ہونے پر اہل سنت کو حوصلہ ملا ہے، کیونکہ آپ شیعہ وسنی تمام مسلمانوں کے ولی امر ہیں اور ان کے ہاں حنفی یا شافعی سنی اور اسی طرح شیعہ جعفری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مولانا ساداتی نے تاکید کی کہ حکم رہبر سب کے لئے ہے تمام مسلمان انکی پیروی کرتے ہیں اور رہبر کا حکم ولی امر مسلمین کے عنوان سے سب کے لئے واجب الاطاعت و حجت ہے۔ ''مسجد نور'' سراوان کے امام جمعہ نے فرمایا: رہبر عالی مقام کے بیانات وفرمودات تمام مراحل بہت سارے امور و مشکلات کو حل کرنے کا باعث رہے ہیں۔اور یہ نقطہ بہت زیادہ اہم ہے کہ مقام معظم رہبری شیعہ وسنی تمام مسلمانوں پر حسن نظر رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا: سیستان و بلوچستان کے اہل سنت عوام و علماء مقام معظم رہبری کی دوراندیشی اور حسن توجہ کے نہایت درجہ ممنون واحسان مند ہیں اور ہمیشہ اسلامی ملک کے محافظ ونگہبان کے عنوان سے انکی خدمت میں حاضر ہیں۔

☆☆☆

رہبر معظم کافتویٰ تقریب مذاہب اسلامی کے میدان میں ایران کی علمبرداری کا آئینہ دار ہے۔ایران کے صوبہ کردستان کے معروف اہل سنت عالم دین ماموستار رحمان غریبی

کردستان کے اہل سنت عالم دین ماموستار رحمان غریبی نے ازواج رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے احترام پر مبنی مقام معظم رہبری کے محکم فتویٰ کی نسبت اپنی خوشحالی کے احساس کا اظہار کیا اور فرمایا: جمہوری اسلامی ایران ہمیشہ سے مختلف اسلامی مذاہب کے درمیان وحدت کا علمبردار رہاہے اور رہے گا۔ماموستار رحمان غریبی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا: ایران میں اسلامی جمہوری مقدس نظام کے قیام کی برکت سے ہم نے دیکھاکہ ایران کی مسلمان ملت میں نئی روح پیدا ہوگئی اور علاقے بلکہ دنیاکے مسلمانوں کے درمیان امید، ایثار، اعلی معنویات اور دینی تعلیمات شکوفا ہوئے۔ یا ہم امر دشمنوں کے لئے انقلاب اسلامی کی کامیابی کی آغاز ہی سے خوشی کا موجب نہ تھا۔ انہوں نے مزید فرمایا: گذشتہ ۳۷ سالوں میں یعنی ایران کے عظیم و باشکوہ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے لیکراب تک حضرت امام خمینیؒ اور مقام معظم رہبری نے اپنے فتاوی اور اپنی واضح قیادت ورہنمائی کے ذریعے ہمیشہ اسلامی جوامع ومعاشروں کی نور وامید کی طرف رہنمائی کی۔ ماموستار غریبی نے مزید کہا: چند روز پہلے مقام معظم رہبری نے اپنے روشنگر فتویٰ کے ذریعے ایک بار پھر اسلامی جمہوریہ ایران کے حقیقی مقام اور مذاہب اسلامی کے درمیان وحدت و تقریب کے میدان میں ایران اسلامی کی علم برداری کو دنیاوالوں کے سامنے ظاہر کیا۔اس اہم اقدام کانہ فقط ملک کے اندراہل سنت علماء ودانشمندان نے بھرپور استقبال کیابلکہ ساری دنیاکے معروف علمائے اسلام نے اسکی تائید کی اور اسے خوب سراہا۔انہوں نے وضاحت کی کہ کردسنی مسلمان ایران کے مختلف علاقوں میں اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ ایک مدبر عالم رہبر کے زیر سایہ ثقافتی،اجتماعی، اقتصادی اور سیاسی میدانوں میں پیشرفت وترقی کی طرف قدم بڑھارہے ہیں۔

☆☆☆

رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ نے مسلمانوں کے قلوب کو ایک دوسرے کے نزدیک کر دیا۔ صوبہ کردستان کے سنی حوزہ علیہ کے استاد ستندج کی جامع مسجد حضرت محمد ﷺ کے امام جماعت ماموستا سید عارف عنایتی

ماموستا سید عارف نے رہبر معظم کے فتویٰ کے مثبت آثار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: حقیر کا عقیدہ ہے کہ اہل سنت کے مقدسات از جملہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت کے بارے میں حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ نے خاص طور پر اہل سنت کے ہاں اس طرح عالمی سطح پر اور انقلاب اسلامی کے عالمی منظر نامے پر بہت ہی مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔ خداوند تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ "ازواجہ امہات المؤمنینؓ یعنی ازواج رسول ﷺ مؤمنین کی مائیں ہیں۔ دوسری طرف جب ہم عرب ممالک اور بعض دیگر ممالک کے سفر پر جاتے ہیں تو اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ انقلاب اسلامی کا چہرہ، غیر حقیقی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران کے بارے میں حقائق کے برعکس بیان کیا جاتا ہے۔ مگر اس طرح کے استفتائات اور فتاویٰ عالمی سطح پر اسلامی جمہوریہ ایران کے حقیقی چہرے کو آشکار کرنے میں بہت ہی مثبت اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر اہل سنت کے دل ان مسائل سے خوشحال ہو جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض افراد کسی خاص غرض کی خاطر یا بغیر غرض کے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اہل سنت اسے شیعوں یا اسلامی جمہوریہ کے کھاتے میں نہیں ڈالتے، چونکہ یہ بات مسلم ہے کہ رہبر انقلاب اسلامی اور اس طرح نظام اسلامی کے دیگر ذمہ دار افراد نے ہمیشہ اس طرح کی اہانتوں کی مذمت کی ہے اور ہم اہل سنت کی اہانتوں کو بھی اسلامی جمہوریہ اور نظام کے ذمہ داروں کی طرف نسبت نہیں دیتے بلکہ اس کا ذمہ دار بعض مغرض احمق، جاہل اور قلبی مریض افراد کو قرار دیتے ہیں۔ ہم اہل سنت کی طرف سے مخصوصاً کردستان کے شافعی اہل سنت اور کردستان کے افراد کی جانب سے رہبر معظم

انقلاب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فتویٰ کے ذریعے ہمارا دل خوش کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے کا موجب بنے۔ یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرنا جائز نہیں ہے دراصل ایک قرآنی واسلامی اصول ہے اور اس اصول کی حضرت امام خمینیؒ بھی تاکید فرماتے تھے اور ہم ان کا بھی بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆☆☆

ممتاز دانشور پروفیسر ڈاکٹر غلامعلی حداد عادل

انقلاب اسلامی کے فتویٰ سے مسلمان دوبارہ اسلامی جمہوری کی طرف راغب ہوئے ہیں رہبر انقلاب اسلامی ایران کے مشیر اور مجلس شورای اسلامی (پارلیمنٹ) کے ثقافتی کمیشن کے صدر ڈاکٹر غلام علی حداد عادل نے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت پر مبنی حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس فتویٰ نے ان لوگوں کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کا خاتمہ کر دیا جو چاہتے تھے کہ مسلمان ملتوں کی اسلامی جمہوریہ کے ساتھ محبت ولگاؤ وتوجہ کو کم کریں۔ غلامعلی حداد عادل نے مزید فرمایا: دشمنان اسلام کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کے باوجود اس فتویٰ نے ایک بار پھر مسلمان اقوام وملل کی نظریں اسلامی جمہوریہ کی طرف مبذول کی ہیں اور سب کے قلوب اسلامی جمہوریہ ایران کے مقدس اسلامی نظام کی طرف متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے اس فتویٰ کو انتہائی منطقی واسلامی قرار دیتے ہوئے یاددہانی کرائی کہ البتہ یہ فتویٰ سابقہ ادوار میں بھی موجود رہا ہے اور اس سے پہلے بھی رہبر معظم انقلاب اسلامی اور حضرت امام خمینیؒ کی طرف سے اس طرح کے فتاوی صادر ہوئے اور سب کا ہدف اس راہ کا استحکام ودوام تھا۔

☆☆☆

رہبر انقلاب کے فتویٰ نے جہان اسلام میں تشیع کو دوبارہ احیاء کیا
محقق اور مؤرخ مرحوم حجت الاسلام والمسلمین سید ہادی خسروشاہی

حجت الاسلام والمسلمین استاد سید ہادی خسروشاہی نے فرمایا: رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ نے شیعہ وسنی کے درمیان اختلافات ایجاد کرنے والی تمام سازشوں اور جہالتوں و نادانیوں کا ملیامیٹ کر دیا ہے۔ استاد حوزہ علمیہ و یونیورسٹی سید ہادی خسروشاہی نے مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت پر مبنی فتویٰ کو جہان اسلام میں مکتب تشیع کا احیاء قرار دیا۔ انہوں نے اس گفتگو میں مزید فرمایا: اس تاریخی فتویٰ نے اس سازش کا قلع قمع کر دیا جو اسلامی ممالک میں شیعہ وسنی بھائیوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنے کے لئے اور نفرتیں وکینہ وعداوت پیدا کرنے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ استاد خسروشاہی نے تاکید کی: متاسفانہ ایک عالم نما شخص نے لندن میں کچھ باتیں کیں اور بعض نادان لوگوں نے خیال کیا کہ اس راستے کو اختیار کرنے سے شیعیت مضبوط ہوگی، حالانکہ یہ راستہ جہان اسلام میں مکتب تشیع کو کمزور کرنے کے لئے ہے۔ آپ نے آخر میں فرمایا: رہبر معظم انقلاب کے فتویٰ نے اس طرح کے تمام اغراض و مقاصد اور نادانیوں و جہالتوں کو باطل قرار دے دیا۔

☆☆☆

معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ نے دشمن کی تفرقہ اندازی کی آگ پر پانی ڈال دیا
زاہدان کی اہل سنت مکی مسجد کے امام مولانا عبدالحمید اسماعیل زہی

زاہدان کی اہل سنت کی مسجد کے امام جمعہ مولانا عبدالحمید اسماعیل زہی نے فرمایا: رہبر انقلاب اسلامی کے حالیہ فتویٰ نے جو کہ اہل سنت کے مقدسات کی اہانت کے حرام ہونے کے بارے میں ہے، دشمن کی طرف سے تفرقہ اندازی کی آگ پر پانی ڈال کر اسے بجھا دیا۔ مولا نا عبدالحمید اسماعیل زہی نے مسجد مکی میں جمعہ کے خطبہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا: اسلام و مسلمانوں کے سخت ترین دشمن مذہبی احساسات کو اچھال کر شیعہ و سنی بھائیوں کو آپس میں لڑانا چاہتے تھے اور انکے درمیان اختلاف کی آگ کے شعلے بھڑکانا چاہتے تھے، مگر رہبر انقلاب اسلامی کے بر موقع اور خردمندانہ فتویٰ اور اسی طرح جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم کے اطلاعیہ نے انکے منحوس منصوبہ کو خاک میں ملا دیا۔ زاہدان کے اہل سنت خطیب جمعہ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ازواج مطہرات کی حرمت کا مسئلہ اور انکے احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا شیعہ و سنی تمام علماء کرام کے نزدیک متفق علیہ امر ہے اس میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا: قرآن مجید کی صریح نص (واضح حکم) کے مطابق ازواج رسول ﷺ، مومنین کی مائیں کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں پس کوئی صاحب عقل سلیم اپنی ماں کی توہین نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا: ایک جاہل شخص نے لندن میں زوجہ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کی اہانت کی، دشمن چاہتا تھا کہ اس واقع کو بنیاد بنا کر فتنہ و فساد اور اختلاف کی آگ بھڑکائے مگر رہبر معظم انقلاب اسلامی کی درات و حکمت اور ان کے تاریخی فتویٰ کے بعد نہ فقط فتنہ کا خاتمہ ہوگیا بلکہ شیعہ و سنی دینی وحدت اور اخوت میں مزید استحکام پیدا ہوا۔ زاہدان کے اہل سنت امام جمعہ نے فرمایا: رہبر معظم انقلاب اسلامی نے تاریخی فتویٰ کے ذریعے سے ازواج رسول ﷺ کی اور اہل سنت کے شعائر و مقدسات کی توہین کو شرعی حرام قرار دیا۔ لہٰذا سب کو چاہیے کہ وہ انکی اس اہم رہنمائی کی پیروی کریں۔ زاہدان کے دارالعلوم

مکی اہل سنت کے سرپرست نے خطبہ جمعہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے مزید فرمایا: جس طرح رہبر معظم کے فتویٰ کے مطابق اہل سنت کے مقدسات کی توہین شرعاً حرام ہے اسی طرح ہم علمائے اہل سنت بھی اعلان کرتے ہیں کہ شیعہ آئمہ ومقدسات کی توہین کرنا بھی شرعاً حرام ہے کیونکہ ہم شیعوں کو مسلمان اور اسلامی فرقوں کا حصہ مانتے ہیں۔اور اپنے شیعہ بھائیوں کے ساتھ تاریخی قرابت اوراخوت کا رشتہ رکھتے ہیں۔انہوں نے اہل سنت کی اہل بیت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اہل بیت (علیہم السلام) کی محبت تمام اہل سنت لوگوں میں موجود ہے اور اہل سنت کی اولادوں کا نام اہل بیت (علیہم السلام) کے ناموں جیسا رکھنے کی رسم نبی مکرم اسلام ﷺ کے پاک خاندان کے ساتھ ان کی بے انتہا عشق کی علامت ہے۔

مکی مسجد زاہدان کے اہل سنت امام جمعہ نے اس بیان کے ساتھ کہ تمام ذرائع ابلاغ ، الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ رہبر معظم کے فتویٰ کے مطابق وحدت اسلامی کی حفاظت کے لئے کوشش کریں اور اختلافات کو ہوا دینے سے اجتناب کریں ۔ مزید فرمایا: رسول اکرم ﷺ کے اصحاب کی حفظ حرمت بھی ان موردمیں شامل ہے جو کہ رہبر کے حالیہ فتویٰ میں مذکور ہے اور ہم ان بزرگوں کی حرمت کو مدنظر رکھنے کی تاکید کرتے ہیں۔

☆☆☆

رہبر کے خردمندانہ فتویٰ نے، دشمنان اسلام و مسلمین کی سازشوں کو نابود کردیا۔مدرسہ ”جامعہ الحرمین شریفین“ چابہار کے سرپرست اور امام جمعہ اہل سنت مولانا عبدالرحمٰن ملازایی

امام جمعہ اہل سنت اور مدرسہ علمیہ جامعۃ الحرمین شریفین چابہار کے سرپرست مولانا عبدالرحمٰن ملازائی نے رہبر انقلاب اسلامی کا انتہائی شکریہ ادا کیا، ان کے فتویٰ کی قدردانی کی اور فرمایا: اہل سنت کے مقدسات کی حرمت اہانت خاص طور پر ازواج رسول اکرم کو مہتم کرنے کوحرام قرار دینے پر مبنی رہبر انقلاب کے وحدت آفرین وخردمندانہ فتویٰ نے دشمنان اسلام کی سازشوں کو نابود کردیااوران کے تفرقہ انگیز منصوبوں کو خاک میں ملادیا۔انہوں نے مزید فرمایا: اس تاریخی فتویٰ نے دشمنان اسلام وایران کے جسد پر ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ چابہار کے اہل سنت امام جمعہ نے فرمایا: اگرچہ استکباری قوتوں نے گذشتہ سالوں میں مسلمانوں کے درمیان اختلافات ایجاد کرنے کے لئے بہت زیادہ کوششیں کی ہیں مگر بیشتر مواقع پران کی کوششوں کا برعکس نتیجہ برآمد ہوااور مسلمانوں کی وحدت کواستحکام حاصل ہوا۔ بنابراین اس طرح کے فتاویٰ دشمنان اسلام کی کوششوں کو نابود کرنے اور امت اسلامی کی وحدت واخوت کے استحکام کا موجب ہے۔

☆☆☆

مکتب اہل سنت والوں نے اس فتویٰ کی بھرپور تائید و استقبال کیا ہے۔
”شہر نیک“ کے اہل سنت امام جمعہ مولانا عبداللہ وحیدی فر

شہر نیک کے اہل سنت امام جمعہ نے حضرت آیت اللہ خامنہ ای کے فتویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مذاہب اسلامی کے مقدسات کی اہانت کرنا اور تہمت لگانا، اور وہ بھی ان مذاہب سے منسوب افراد کے ذریعے سے، مسلمانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے اور دیگر پلید اہداف کے حصول کے لئے دشمنان اسلام کی اہم ترین چالوں میں سے ایک چال ہے۔ مولانا عبداللہ وحیدی فر نے فرمایا: خوش قسمتی سے ملت مسلمان کی ہوشیاری اور واضح موقف اور خاص طور پر رہبر معظم انقلاب اسلامی کے مدبرانہ بر موقع فتویٰ نے شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے والے عناصر اور ہزیان کہنے والے عوامل کے منہ پر محکم ضرب رسید کی ہے۔ امام جمعہ اہل سنت نے مزید فرمایا: دشمنان اسلام کو جاننا چاہیے کہ اگر مذاہب اسلامی کے خلاف انکی منفی تبلیغات اور پروپیگنڈہ سینکڑوں سال بھی جاری رہے، پھر بھی شیعہ و سنی علما کرام پوری طاقت سے اس طرح کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور لوگوں کو مخالفین اسلام کی چالوں سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ وحید فر نے تاکید کی کہ اہل سنت مکتب کے ماننے والوں نے رہبر معظم کے فتویٰ کا بھرپور استقبال کیا ہے اور وہ ان کے انتہائی مشکور و قدردان ہیں اور یقینی طور پر مذکور و فتویٰ مذاہب اسلامی کے مابین محبت واخوت کے رشتوں کو مزید مضبوط کرنے کا موجب بنے گا۔

☆☆☆

مسلمانوں کے درمیان اتحاد ووحدت کا مسئلہ تمام امور میں سرفہرست ہے۔مذاہب اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر حجت الاسلام والمسلمین ڈاکٹر بی آزار شیرازی

مذہب اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر حجت الاسلام والمسلمین ڈاکٹر بی آزار شیرازی نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ظالم استکباری قوتیں شیعہ وسنی مذہب سے تعلق رکھنے والے چند قلیل سادہ لوح افراد کی سادہ لوحی اور لاعلمی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کے فرقوں کو آپس میں دست وگریبان کرنا چاہتے ہیں، تاکید کی رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای حقیقی اسلام کے دلسوز رہبروں کے راستے وہدف کو جاری رکھنے والے ہیں۔انہوں نے مذکورہ فتویٰ صادر فرما کر اسلامی دنیا کے مسلمانوں کو یہ بات باور کرائی کہ شیعہ وسنی کے درمیان موجود اختلافات بے اساس ولایعنی ہیں اور ان کو اسلامی فرقوں کے درمیان تفرقہ کا باعث نہیں بننا چاہیے ۔ جو چیز سب سے زیادہ اہم ہے وہ مسلمانوں کا اتحاد ہے ایسا اتحاد کہ جس کی خاطر تمام منادیان وحدت تگ ودو کرتے چلے آرہے ہیں۔انہوں نے مزید فرمایا: مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دین مبین اسلام کے بنیادی مبانی ومفاہیم کا گہرا ادراک وفہم حاصل کرلیا تاکہ ایک وسیع انجام انسجام وحدت وجود میں آئے اور وحدت واخوت ہی موجودہ دور میں اسلامی معاشروں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مذاہب اسلامی یونیورسٹی کے صدر نے فرمایا: اسلام کا احیا بھی امت اسلامی کی وحدت سے وابستہ ہے اور استعماری طاقتوں نے گذشتہ صدیوں میں اس اتحاد وانسجام کو ختم کرنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں استعمال کی ہیں۔

☆☆☆

حالیہ توہین دشمن کی بدترین چال ہے
ضلع آق قلاکے اہل سنت امام جمعہ مولانا حاج عبدالحیی آخوند میرزاعلی

امام جمعہ اہل سنت مولانا حاج عبدالحیی آخوند میرزاعلی نے بیان فرمایا: مقام معظم رہبری آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا وحدت بخش فتویٰ ان کے مناسب و بر وقت مؤقف اور درایت اسلامی کا آئینہ دار ہے اس فتویٰ نے شیعہ و سنی مسلمانوں کے درمیان اخوت و ہم دلی کو استحکام عطا کیا۔ امام جمعہ ضلع آق قلا ایران نے آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کو دشمنان اسلام و مسلمین کی حالیہ سازشوں کو نابود کرنے کا موجب قرار دیا اور وضاحت کی کہ مقام معظم رہبری نے اسلامی معاشروں میں وحدت و برادری کے منادی کی مانند اس بات کو ثابت کیا کہ آپ گہری اسلامی دانش اور صحیح فکر کے حامل رہبر ہیں اور ہمیشہ وحدت اسلامی کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور اسکی شدید آرزو رکھتے ہیں۔ انہوں نے دشمنان اسلام و مسلمین کی واضح و آشکار دشمنی و نفرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دشمنان اسلام ہمیشہ سے اس کوشش میں مصروف رہے ہیں کہ شیعہ و سنی مذاہب کے درمیان اس طرح عموم مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف ایجاد کریں اور حالیہ توہین مقدسات بھی مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ انگیزی کے لئے انکی چالوں میں سے ایک بدترین چال ہے۔ حاج عبدالحیی آخوند میرزاعلی نے آخر میں ذکر کیا کہ اسلامی احکامات پر مبنی انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد سے لیکر اب تک جمہوری اسلامی ایران میں شیعہ و سنی برادران اسلامی اور حتی کہ دیگر ادیان و مذاہب الہی کے ماننے والوں کے درمیان بھی وحدت کلمہ نے رشد و کمال حاصل کیا ہے اور سب اسلامی معاشرہ میں خاص مقام واحترام کے حامل ہیں۔

☆☆☆

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ کو دل وجان سے قبول کرتے ہیں۔
شہر بندر پل کے اہل سنت امام جمعہ دار الہدی اور سلطان العلی
مدرسہ کے سرپرست مولانا شیخ حسین بازماندگان

شیخ حسین بازماندگان نے رہبر معظم کے فتویٰ کے حوالے سے فرمایا: ہم رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا: یقیناً اسلام کے دشمن چاہتے ہیں کہ شیعہ و سنی ایک دوسرے کے مقدسات وشعائر کی توہین کریں اور وہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھائیں اس بنا پر جو کچھ رہبر معظم نے ارشاد فرمایا ہے وہ بلا شک اسلامی جمہوریہ کے مقدس نظام کے خلاف اقدامات اور پروپیگنڈہ کرنے والوں کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔ اس اہل سنت علوم دینی کے استاد نے تاکید کی کہ ہم معتقد ہیں کہ حال حاضر میں دنیائے اسلام کو اور اس طرح ہمارے وطن عزیز ایران کو وحدت واخوت اسلامی کی ضرورت، پانی وخوراک سے بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا: آج مذاہب اسلامی اور جہان اسلام کی وحدت کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے الحمد اللہ ایران میں وحدت کو تمام مسائل میں سرفہرست شمار کیا جاتا ہے۔ اور رہبر معظم انقلاب کا یہی اصل اور سنجیدہ شعار، اسلامی جمہوری نظام کا سرنامہ ہے۔ بندر پل کے امام جمعہ نے آخر میں فرمایا: مقدسات کی توہین چاہے شیعہ کی جانب سے ہو یا سنی کی جانب سے دونوں صورتوں میں ایک تخریبی و ناجائز اقدام ہے اور اس کا فائدہ فقط اسلام کے دشمنوں اور استکبار جہانی کو پہنچتا ہے۔

☆ ☆ ☆

رہبر معظم کے فتویٰ نے دشمنان اسلام کی سازشوں ومنصوبوں کو خاک میں ملادیا۔

ضلع آزادشہر کے علاقہ نگین کے اہل سنت امام جمعہ اخوندابوبکر خوجملی

آخوندابوبکر خوجملی نے اس سوال کے جواب میں کہ رہبر معظم کے حالیہ فتویٰ کے صوبہ گلستان پر کیااثرات مرتب ہوئے ہیں فرمایا: رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی کاتاریخی فتویٰ عصر حاضر میں ایک عظیم تحفہ ہے اور ہمیں خدا کی بارگاہ میں شکرادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں ایک دوراندیش اور نابغہ رہبر عطافرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس فتویٰ کی وجہ سے دشمنان اسلام کے منصوبے ناکام ہو گئے جو شیعہ وسنی کے درمیان برادری و وحدت کے رشتوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور صوبہ گلستان میں شیعہ وسنی بھائیوں کے درمیان وحدت کا رشتہ پہلے سے بھی زیادہ مستحکم ہو گیا ہے نگین شہر کے اہل سنت امام جمعہ نے اس بیان کے ساتھ کہ دشمن شیعہ وسنی کے درمیان اختلاف ایجاد کرنا چاہتا ہے اظہار خیال کیاکہ دشمنان اسلام کااصل ہدف و مقصد یہ ہے کہ دنیائے اسلام کے تمام فرقوں کو نابود کر دیا جائے اور انکے لئے شیعہ وسنی سب برابر ہیں۔ انہوں نے تاکید کی کہ امام خمینیؒ نے جہان اسلام کو بیدار کرکے اور مسلمانوں کے درمیان وحدت کی ضرورت پر تاکید فرما کر دشمنان اسلام کو مشکل میں ڈال دیا ہے اور حال حاضر میں دیگر علاقے کے ممالک پر مسلط، تسلط پسند قوتوں کاایک اہم ہدف جہان اسلام کی بیداری کاخاتمہ ہے۔

☆☆☆

مقام معظم رہبری کا فتویٰ ان کے علم و حکم اور ایمان کا آئینہ دار ہے۔
شہر قازانقایہ کے اہل سنت امام جمعہ آخوند رجب محمد حنفی

آخوند رجب محمد حنفی نے غلط افکار اور عقائد کی اصلاح، اس طرح دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کرنا علمائے اسلام کے فرائض واجبات میں سے شمار کرتے ہوئے فرمایا: علماء کو چاہیے کہ وہ امور مسلمین کی اصلاح کو اپنے کاموں میں سرفہرست قرار دیں اور مکمل سنجیدگی کے ساتھ اختلافی مسائل سے اجتناب کریں۔ قابل ذکر ہے کہ آخوند رجب محمد حنفی، امام جمعہ اہل سنت شہر سیمین مولانا گرگیج، آخوند طہ فروزش، آخوند محی الدین احمدی اور آخوند دوست محمد میر حسین زادہ سرپرست حوزہ علمیہ اہل سنت شہر گلیداغ نے بھی اپنے جداگانہ اطلاعیوں میں رہبر معظم کے فتویٰ کو دشمنان اسلام کی سازشوں کے مقابلے میں ایک محکم قلعہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے رہبر انقلاب اسلامی کے حکمت آمیز مؤقف کی قدردانی کی اور اپنے اطلاعیہ میں وضاحت کی کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا فتویٰ بہ عنوان رہبر امت اسلامی انکے علم و حکمت اور اعلی ایمان کا آئینہ دار ہے اور آپکی اعلیٰ درایت دشمنان اسلام سے ہر قسم کا فتنہ و فساد کے مواقع چھین لیتی ہے۔

☆☆☆

اس فتویٰ نے فتنہ پروروں کی آنکھیں اندھی کر دی۔
کیش کے اہل سنت امام جمعہ شیخ یعقوب شمس

کیش کے اہل سنت امام جمعہ شیخ یعقوب شمس نے فرمایا: مقام معظم رہبری کا حالیہ فتویٰ جو اہل سنت کے مقدسات وشعائر کی اہانت نہ کرنے کے بارے میں ہے اس نے شیعہ وسنی میں اختلاف ایجاد کرنے والے فتنہ پردازوں کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ شیخ یعقوب شمس نے فرمایا: رہبر معظم انقلاب کے حالیہ فتویٰ، جو کہ ازواج رسول ﷺ اور اہل سنت کے مقدسات کی توہین کے حرام ہونے کے بارے میں ہے، آپ کی گہری فکر اور دانش کی علامت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مذکورہ فتویٰ پہلے سے کہیں زیادہ شیعہ وسنی کے درمیان وحدت اور تقریب بین مذاہب کا موجب بنا ہے اور مزید بنے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا: جو کوئی بھی ولی امر مسلمین کے شجاعانہ فتویٰ کے خلاف عمل کرے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی بلکہ استعمار کا نمک خوار ہے۔

کیش کے اہل سنت امام جمعہ نے تاکید کی: رہبر مسلمین جہان کی درایت وحکمت کی وجہ سے ایران کی مسلمان ملت شیعہ وسنی دونوں سال وسال سے مل کر ایک دوسرے کا احترام مد نظر رکھتے ہوئے اور امن وامان کے ماحول میں خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے وحدت اور ہمدلی کو اسلام کے سخت ترین دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مؤثر عامل قرار دیا اور کہا، انسجام ووحدت اسلامی سے مراد ہے تمام مسلمانوں کی ایک مشترک اصول جیسے توحید پرستی، وجود مبارک رسول اکرم ﷺ، قبلہ واحد اور قرآن کریم کے زیر سایہ ہمدلی۔

☆☆☆

سب پر لازم ہے کہ وہ اس فتویٰ کی نشر واشاعت و تشہیر کریں
اوزلارستان کے اہل سنت امام جمعہ مفتی شیخ عبدالعزیز قاضی زادہ

اوزلارستان کے اہل سنت امام جمعہ مفتی شیخ عبدالعزیز قاضی زادہ نے ازواج رسول اکرم ﷺ کی حرمت اہانت کے بارے میں رہبر معظم کے تاریخی فتویٰ کے حوالے سے فرمایا: تمام شیعہ و سنی علمائے کرام اور آئمہ جمعہ و جماعات کو چاہیے کہ وہ ہر محراب و منبر سے اس فتویٰ کی تشہیر کریں۔ شیخ قاضی زادہ نے فرمایا: ہم تمام شیعہ و سنی بھائی ایک ہیں اور وحدت امت اسلامی تمام چیزوں سے اہم ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا: تمام آئمہ جمعہ اور علمائے کرام کی اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ اس فتویٰ کو لوگوں کے سامنے بیان کریں اور ایران کے اندر اور باہر دنیا والوں کو بتائیں تاکہ دنیائے اسلام اس فتویٰ کے مثبت اثرات اور عکس العمل سے فیض یاب ہو۔ شیخ قاضی زادہ نے آخر میں بیان کیا: اسلامی جمہوریہ ایران دنیائے اسلام میں وحدت و برادری کا علمبردار ہے اور اسلامی جمہوری ایران کے ذمہ داروں کا اہل سنت کے دینی مدارس کا خیال رکھنا اور ان کے مسائل حل کرنا ایران اسلامی میں وحدت و یکدلی کے مصادیق میں سے ہے۔

☆ ☆ ☆

اسلامی اداروں

اور

تنظیموں کے پیغامات اور بیانات

عالمی کونسل برای تقریب مذاہب اسلامی کا اطلاعیہ

ماہ مبارک رمضان ماہ محبت، مودت، ہمدردی ہے یہ اعلی اسلامی اخلاق اور امت اسلامی کی وحدت کا مظہر ہے۔ قرآن کریم رسول اکرم ﷺ اور آپکی اہلبیت اطہار (علیہم السلام) واصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کے راستے پر چلنے کے عزم کا حامل ہے۔اس ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں اور مبارک ایام میں بوڑھے استعمار برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں ایک نالائق فرد اور استعماری کارندہ بنام یاسر حبیب کی منحوس آواز لوگوں کے کانوں پر پڑتی ہے۔ یہ شخص ازواج رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کی اہانت کا ارتکاب کرتا ہے اور یوں وہ روزہ دار مومنین کے احساسات کو مجروح کرتا ہے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرتا ہے اور اہل بیت (علیہم السلام) کے پیروکاروں کے عقائد کو شک وتردید سے دوچار کرتا ہے۔ عالمی کونسل برائے تقریب مذاہب اسلامی اس منحوس وبے اہمیت آواز کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اسے مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف استعماری سازشیوں، کینہ توزوں اور ان کے نمک خواروں کی کارستانی قرار دیتی ہے اور خداوند تعالی

☆☆☆

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر قبلہ ایاز کی طرف سے ایران کے سپریم لیڈر کے فتویٰ کی تائید وتحسین

مختلف الخیال افراد اور گروہوں کے مابین وحدت واتحاد کی کوششیں اور اقدامات خیر و برکت کا باعث ہوتے ہیں اور بجا طور پر دادِ تحسین حاصل کرتے ہیں۔ قرآن و سنت کی مرکزی ہدایات کا منبع وہی اقدامات ٹھہرتے ہیں جن کی بدولت پرامن اور خوشگوار ماحول قائم کرنے، معاشرے کو حقیقی معنوں میں امن کا گہوارہ بنانے اور امت مسلمہ میں اتحاد پیدا کرنے میں مدد حاصل ہو۔ اس کے برعکس تفرقہ کو ہوا دینے کا ہر اقدام ناچاقی، شر و فساد کا باعث ہوتا ہے اور قابل مذمت و قابل نفرت ٹھہرتا ہے۔

شیعہ و سنی اختلافات کو ہوا دے کر عدم برداشت کے رویوں نے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص شدید نقصان پہنچایا ہے، ان رویوں میں بہتری اور اعتدال پیدا کرنے کی ہمیشہ سے ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔ ایک دوسرے کے احترام اور برداشت پر مبنی رویہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ واضح رہے کہ دلائل کی بنیاد پر عقیدہ و نظریہ کا اختلاف ایک مسلمہ حقیقت ہے، جس سے انکار ممکن نہیں، لیکن ہر فکر و خیال کے زعماء و قائدین کی طرف سے مدمقابل فکر کے احترام کی تلقین پر مبنی رویہ معاشرہ کو آگ وخون کے مذموم کھیل سے نجات دلاتا ہے، جبکہ عدم برداشت کی تلقین فتنہ و فساد اور بدامنی کا مستوجب ہے۔

ایران کے سپریم لیڈر محترم جناب سید علی خامنہ ای کا فتویٰ جس میں انہوں نے اہل سنت کے مقدسات بطور خاص ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین کی توہین کرنے کو حرام قرار دیا ہے، وحدت اور قیام امن کی نہایت اہم کاوش ہے، اس کی جتنی مدح سرائی کی جائے کم ہے۔

شیعہ مکتبہ فکر کے عظیم ترین رہنما کی طرف سے مذکورہ فتویٰ کا اجراء دنیا بھر میں ان کے پھیلے ہوئے پیروکاروں کے لیے مشعل راہ ہے۔ یقیناً اس کی بدولت توہین و تنقیص اور عدم برداشت کی فضا ماند پڑے گی اور مسلمانوں میں پائے جانے والے انتشار میں نمایاں کمی واقع ہوگی۔

وقت کا تقاضا ہے کہ دو طرفہ طور پر ایسے رویوں کو فروغ دیا جائے اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس قسم کا ماحول پیدا کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اس موضوع پر کونسل کی متعدد سفارشات اور اعلامیے موجود ہیں۔ ایران کے سپریم لیڈر کے اس فتویٰ کی وجہ سے ان سفارشات اور اعلامیوں کو مزید تقویت ملی ہے جو کہ حد درجہ خوش آئندہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اتحاد اور ملی ارتباط کے قیام کی مساعی میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

رہبر معظم انقلاب اسلامی معاشروں کے منادی وحدت ہیں
صوبہ گلستان کے اہل سنت حوزہ علمیہ دینی کے سرپرست آخوند یار محمد نظری کا اطلاعیہ

صوبہ گلستان کے اہل سنت حوزہ علمیہ کے سرپرست آخوند یار محمد نظری نے ایک اطلاعیہ میں رہبر معظم انقلاب اسلامی کے مدبرانہ فتویٰ کے صدور پر خوشحالی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اسلامی معاشروں کے منادی وحدت کے عنوان سے یاد کیا اس اطلاعیہ میں مذکور ہے کہ اس وقت اسلام کے دشمن اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ اسلامی فرقوں خاص طور پر شیعہ وسنی کو مذہبی جنگ میں مصروف کرکے انہیں اسلام کے حقیقی معرفت سے دور کر دے۔ انہوں نے تاکید کہ: اسلام صلح و وحدت کا دین ہے اور تمام انسانوں کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی دعوت دیتا ہے۔ مؤمنین کو تفرقہ واختلاف سے اجتناب کی تلقین کرتا ہے اور یہ اس چیز کو بیان کرتا ہے رہبر معظم کا فتویٰ دین مبین اسلام کی تعلیمات سے ماخوذ ہے اور یہ فتویٰ رہبر کے فکر وعمل کے مطابق ہے۔ اس بیانیہ میں رہبر معظم انقلاب کے دشمن شکن اور اہم فتویٰ کی تائید وحمایت کے ضمن میں آیا ہے کہ یہ مناسب اقدام اسلامی جمہوریہ کے مقدس نظام کے اساسی و بنیادی اصولوں میں سے ہے۔ اسمیں مزید مذکور ہے کہ ازواج رسول اکرم ﷺ کی توہین کو حرام قرار دینے پر مبنی آیت اللہ خامنہ دامت برکاتہ کا فتویٰ اور رائے ان کے فکر وعمل کے مطابق ہے۔

☆☆☆

ہمیں امید ہے کہ اس فتویٰ کے مثبت اثرات مرتب ہونگے۔
ضلع گنبد کاؤس کے اہل سنت امام جمعہ مولانا ناصر آخوند قزل کا اعلامیہ

امام جمعہ اہل سنت مولانا ناصر آخوند قزل نے ایک اطلاعیہ میں اعلان کیا کہ اسلامی ممالک جغرافیائی لحاظ سے منفرد خصوصیات کے حامل ہیں اور اس قابلیت نے اسلامی ممالک کو یہ امکان مہیا کیا ہے کہ وہ عالمی نظاموں میں انتہائی موثر کردار ادا کرسکے۔ شیخ ناصر آخوند قزل نے جامعہ الازہر کے اساتید وعلماء اور لبنان وشام کے معروف علماء کی طرف سے رہبر معظم کے فتویٰ کے حوالے سے مثبت رد عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہمیں خود اپنے ملک کے مسلمانوں کے درمیان عملی صورت میں اس عظیم فتویٰ کے مثبت اثرات کے منتظر وامیدوار بنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا: اس وقت جبکہ اسلام کے دشمن اسلامی معاشروں میں اختلاف ایجاد کرنا چاہتے ہیں۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنے مدبرانہ فتویٰ کے ذریعے عظیم منادی وحدت کے عنوان سے دشمنوں کی تمام امیدوں اور کوششوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ انہوں نے آخر میں فرمایا: غلط افکار وعقائد کی اصلاح کرنا اور مسلمانان عالم کے حقوق کا دفاع کرنا علمائے اسلام کے اہم واجبات وفرائض میں سے ہے۔

☆☆☆

رہبر معظم انقلاب کا موقف حکمت پر مبنی ہے اور دنیائے اسلام کے ممالک کی علمبرداری کی نشانی ہے

ضلع بندر ترکمن کے اہل سنت امام جمعہ مولانا آخوند محمد عابدی کا اطلاعیہ

ضلع بندر ترکمن کے اہل سنت امام جمعہ مولانا آخوند محمد عابدی نے اپنے اعلامیہ میں فرمایا: رہبر انقلاب کا حکیمانہ مؤقف اسلامی ممالک کے علمبردار کے عنوان سے، اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ شیعہ و سنی برادران دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں جیسے مذاہب اسلامی کے درمیان اختلاف ایجاد کرنا وغیرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: رہبر انقلاب اسلامی کا فتویٰ ان کے علم و حکمت اور کامل ایمان کا مظہر ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ امت اسلامی کے حقیقی رہبر ہیں آپ کی درایت و حکمت نے دشمنان اسلام کی ہر قسم کی فتنہ پردازی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ امام جمعہ بندر ترکمن نے مزید فرمایا: امت اسلامی کا اتحاد و وحدت عالمی استکبار کے خاتمہ کا موجب بنے گا۔ اور رہبر انقلاب کا فتویٰ مذاہب اسلامی کے درمیان قربت اور وحدت کے مسئلے کی طرف ان کی کامل توجہ کا مظہر ہے۔

☆☆☆

رہبر معظم کا مقدسات اہل سنت کی اہانت کی حرمت پر مبنی تاریخی فتویٰ مذاہب اسلامی کے درمیان وحدت کا موجب ہے۔
کویت کی وزارتی کونسل کا اطلاعیہ

کویت کی وزارتی کونسل نے ازواج و اصحاب رسول اکرم ﷺ کے احترام کے بارے میں رہبر معظم انقلاب کے فتویٰ کی حمایت میں ایک اعلامیہ صادر کیا ہے۔ اس اعلامیہ میں تاکید کی گئی ہے کہ مسلمان دشمنان اسلام کی سازشوں سے اور وحدت اسلامی کے خلاف انکی فتنہ پردازیوں سے آگاہ ہیں۔ کویت کی وزارتی کونسل نے عالمی سطح پر مسلمان علما کی طرف سے فتنہ وفساد کے خلاف کوششوں کی اور خاص طور پر ازواج رسول اکرم ﷺ کی حرمت اہانت کے بارے میں رہبر معظم کے فتویٰ اور اہل سنت کی معروف شخصیات کے بیانات کی تعریف وتائید کی۔ کونسل کے اعلامیہ میں مزید مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت پر مبنی رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ کی برکت سے مذاہب اسلامی کے درمیان قربتیں بڑھانے والوں کی کوششوں کو سہارا ملا ہے اور اس فتویٰ کے باعث شیعہ و سنی مسلمانوں کے نزدیک ایک دوسرے کے مقدسات کے احترام میں اضافہ ہوا ہے۔

☆☆☆

رہبر کا فتویٰ امت اسلام کی وحدت کی حفاظت کے لئے ہے۔
سنی علما کونسل عراق کے جنرل سیکرٹری علامہ شیخ خالد الملا کے اطلاعیہ کا متن

اسلامی مقدسات اور تاریخی شخصیات کی اہانت ایک خطرناک حد ہے اور کسی کو بھی اس حد کو پار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے درمیان مذہبی فتنہ ایجاد ہوتا ہے۔ ہم تمام اسلامی وتاریخی شخصیات خاص طور پر ازواج رسول ﷺ کی ہر قسم کی اہانت کی مذمت کرتے ہیں اور سب کو "و ازواجہ امھاتم" کی آیت شریفہ میں غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم بعض شیعہ وسنی افراد کی طرف سے اسلامی و مذہبی شعائر کی اہانت کرنے پر انکی پر زور مذمت کرتے ہیں اور حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ رہبر انقلاب اسلامی کے واضح موقف کہ جس میں انہوں نے صراحت کے ساتھ مسلمانوں کے درمیان حفظ وحدت کی تاکید کی ہے اور ازواج رسول ﷺ کی ہر قسم کی اہانت کو حرام قرار دیا ہے، کی تائید وحمایت کرتے ہیں اور ان کی قدردانی اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے ایسے افراد کو مسلمانوں کے مشترک دشمن کا آلہ کار قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہم بھی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے مسلمانوں کے درمیان حفظ و وحدت کی خاطر اور مذہبی فتنوں سے اجتناب کے لئے، مسلمان علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان فتنوں کے خاتمہ کے لئے ایک مشترکہ مؤقف لائحہ عمل تیار کریں۔ ہم جامعہ الازہر مصر، دارالافتا سعودی عرب، مجمع جہانی (عالمی کونسل) تقریب مذاہب اسلامی ایران، تمام دینی علمی اداروں اور جہان اسلام کے فتویٰ کے مراکز سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک فوری کانفرنس منعقد کریں اور اسمیں دشمنان اسلام کی مذہبی فتنہ ایجاد کرنے کے حوالے سے سازشوں کا جائزہ لیں اور اس طرح کے فتنوں کی تشہیر کرنے والے عالمی ذرائع ابلاغ کے خلاف اپنے سخت مؤقف کا اعلان کریں۔

☆☆☆

رہبر معظم انقلاب اسلامی کا فتویٰ محکم ودشمن شکن ہے۔
لبنان کی وحدت گرا اسلامی شرعی تنظیم (الاسلام الوحدوی) کا اطلاعیہ

لبنان کی وحدت گرا اسلامی شرعی تنظیم الاسلام الوحدوی نے اپنے اطلاعیہ میں اسلام مقدسات اور زوجہ رسول ﷺ کی توہین کی حرمت پر مبنی رہبر معظم کے فتویٰ کی بھرپور حمایت کی اور یاددھانی کی کہ اس محکم ودشمن شکن فتویٰ کی برکت سے پوری دنیامیں موجود تمام فقہی مکاتب کے مسلمانوں کے درمیان آرام وسکون اور اطمینان پیدا ہوا ہے۔ فتنہ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی ہے اور امت اسلامی کے پیروکاروں کے درمیان فتنا ایجاد کرنے کی دشمنی کی تمام چالیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اس تنظیم نے علامہ عصام عبدالقادر غندور کی صدارت میں منعقدہ اپنے اجلاس میں ایک اطلاعیہ کے ذریعے بعض افراد اور خطباء مساجد کی فتنہ انگر تقاریر کی پُرزور مذمت کی اور کہا کہ ان افراد کو چاہیے کہ وہ فتنہ انگیز اور اختلاف آمیز باتوں کی بجائے لوگوں کو نیکی تقوی پرہیزگاری اور ہدایت کی طرف دعوت دیں۔

☆☆☆

معروف اہل سنت محقق، مصنف و عالم طارق القاضی کا اطلاعیہ

جہان اسلام کے عظیم ترین شیعہ مرجع کی طرف سے مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت پر مبنی فتویٰ شیعہ و سنی وحدت کا موجب ہے۔ معروف اہل سنت محقق مصنف و عالم طارق القاضی نے ایک اطلاعیہ کے ذریعے ازواج واصحاب رسول اکرم ﷺ کی توہین کی حرمت کے بارے میں رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کو حقیقی اسلام کی طرف حرکت وسفر کا موجب قرار دیا۔ اس اطلاعیہ میں اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے ساتھ کہ یہ فتویٰ رہبر بزرگ کی طرف سے، کویت کے جاہل فرد یا سر حبیب کی طرف سے کی گئی اس اہانت کے جواب میں صادر ہوا ہے کہ جو اس نے زوجہ رسول حضرت عائشہؓ کے بارے میں کی ہے مذکور ہے کہ یہ فتویٰ جہان اسلام کے بزرگ ترین شیعہ مرجع کی طرف سے صادر ہوا ہے اور شیعہ و سنی مکاتب کے پیروکاروں پر اسکے مثبت اثرات مرتب ہونگیں۔ اسلامی تنظیموں اور گروہوں کو چاہیے کہ وہ ایجاد وحدت کے لئے اس فتویٰ کے تشہیر کی خاطر علمی اقدامات انجام دینے کی بھرپور کوششیں کریں، کیونکہ شیعہ وسنی بھائیوں کے درمیان مذہبی جھگڑا ایک خطرناک فتنہ کا موجب بن سکتا ہے اور اس فتنہ کی لہریں ہر کس و ناکس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اس اطلاعیہ میں مذکور ہے کہ رہبر عظیم الشان کا فتویٰ تمام علما اسلام کو وحدت اسلامی کے استحکام اور ازواج واصحاب رسول ﷺ اور اہل سنت و تشیع کی قابل احترام شخصیات کے حفظ احترام کی دعوت دیتا ہے۔ اس اطلاعیہ میں تاکید کی گئی ہے کہ اس تاریخی فتویٰ نے اسلامی معاشروں میں گہرے مثبت اثرات مرتب کئے ہیں اور متعدد گروہوں نے وحدت اسلامی کے افکار کو اجاگر کرنے اور دشمنوں کی سازشوں کو آشکار کرنے کے لئے اجتماعات منعقد کئے ہیں اس اہل سنت عالم دین نے تاکید کی کہ تمام مسلمان ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے جو اہلبیت اطہار

(علیہم السلام) سے محبت نہ رکھتا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کے عقائد میں کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے۔ان کے درمیان موجود اختلافات اغیار کے پیدا کردہ سیاسی امور ہیں اور ان کے آلہ کاران کو اسلامی معاشرے میں اچھالتے رہتے ہیں۔

اس اطلاعیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان مفکرین کا فریضہ ہے کہ وہ انواع واقسام کے فتنوں کا مقابلہ کریں اور تمام علماء ایک ہی لائحہ عمل اور مؤقف اختیار کریں ہمارا قبلہ اور دینی واجبات ایک جیسے ہیں اور فتنہ برپا کرنے والے مسائل جو دونوں طرف پائے جاتے ہیں وہ انتہا پسند افراد کی پیدا کردہ ہیں۔انتہا پسند افراد و گروہ ہمیشہ شیعہ وسنی کے درمیان وحدت ایجاد کرنے والوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔اس اطلاعیہ میں تاکید کی گئی ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ جو کہ جہان اسلام کے بزرگ علماء میں سے ہیں ان کا فتویٰ ایک دینی، فقہی اور سیاسی فتویٰ ہے کہ جسکی پیروی کرنا تمام شیعہ و سنی حضرات پر لازم ہے۔ اس بیانیہ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوا ہے کہ اہل سنت کی ذمہ دار شخصیات کو چاہیے کہ وہ فتنہ انگیزیوں کا سد باب کریں اور دنیائے اسلام کو صلح و دوستی کی طرف گامزن کریں۔طارق القاضی نے آخر میں وضاحت کی کہ ہمیں آگاہ ہونا چاہیے کہ بعض عالمی ذرائع ابلاغ کا ہدف و مقصد ہی اسلامی شخصیات اور اصحاب کی اہانت ہے بعض تکفیری عقاید کے حامل افراد کا اصلی ہدف و مقصد بھی انتہا پسندی کے نظریات کی نشر واشاعت ہے اور انہوں نے بہت سارے منفی حوادث کو جنم دیا ہے۔ ان حقائق سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کا مقصد مسلمانوں کے اموال کی غارتگری، بیکاری کا رواج اجتماعی و عمومی مفادات کی نفی اور اقوام اسلامی کی کرامت واحترام کو کم کرنا ہے اور یہ انتہا پسند گروہ فتنہ ایجاد کرنے کے لئے کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

عالمی اسلامی طلبا اتحاد کونسل کا اطلاعیہ

عالمی اسلامی طلباء اتحاد کونسل نے مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت کے بارے میں رہبر انقلاب اسلامی کے فتویٰ کی قدردانی کرتے ہوئے وضاحت کی کہ یہ فتویٰ امت اسلام کی عملی وحدت کا واضح نمونہ ہے۔امت اسلامی کی سلامتی کی دلیل ہے اور اسکے علاوہ یہ فتنہ انگیز سازشوں اور چالوں کے مقابلے میں امت ورہبر کی بیداری کا ثبوت بھی ہے۔ مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت سے متعلق رہبر انقلاب اسلامی کا عالمانہ فتویٰ کے بارے میں عالمی اسلامی طلبا اتحاد کونسل کا اطلاعیہ میں مذکور ہے۔ ازواج رسول ﷺ واصحاب کرام ومقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت کے بارے میں حضرت آیت اللہ خامنہ ای کے حالیہ فتویٰ کا شیعہ وسنی برادران کی طرف سے عالمی سطح پر بھرپور استقبال کیا گیا ہے اور یہ استقبال وحمایت اس بات کی دلیل ہے کہ امت اسلامی وحدت کے مسئلہ کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے اور امت اسلام اسکی مشتاق اور ضرورت مند ہے۔ خداوند تعالی نے قرآن مجید میں اس وحدت کی طرف دعوت دی ہے۔ وان هذه امتكم امه واحده وانا ربكم فاتقون ، ترجمہ: آپکی یہ امت، امت واحدہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہو، پس تقوی الٰہی اختیار کرو۔ امت اسلامی کے دشمن مشہور مقولہ "اختلاف ایجاد کرو اور حکومت کرو" کی بنا پر کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان وحدت کو پیدا نہ ہونے دیں تاکہ ان ممالک کی دولت کو لوٹ سکیں اور امت اسلامی پر اپنے قبضہ کو جاری رکھ سکیں۔ اس راستے میں مختلف مذاہب اسلامی کے چند جاہل انتہا پسند افراد اپنے جاہلانہ اقدامات جیسے مقدسات کو توہین، مسلمانوں کی تکفیر کے ذریعے دشمنان اسلام کے اس تسلط کو دوام دینے میں تعاون کرتے ہیں۔ان کے یہ جاہلانہ اعمال عالمی استکبار واستعمار کے منحوس اہداف کے مددگار ہیں۔ عالمی استکبار کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے

کہ شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف ایجاد ہو امت اسلامی کے خواص و عوام کے افکار جہان اسلام کے اصل مسائل سے منحرف ہو اس طرح کے منحرف اعمال کے مقابلے میں ، حضرت آیت اللہ خامنہ ای اور دنیائے اسلام کے دیگر بزرگ علماء جیسے شیخ الازہر ڈاکٹر احمد الطیب کے فتاوی اور واحد مؤقف ہمیشہ مسلمانوں کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور یہ تمام علمائے اسلام کے لئے نمونہ عمل ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ ہر قسم کی اہانت تکفیر سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے نظریات و مؤقف کو علمی اصولوں کی بنیاد پر بیان کریں۔ عالمی اسلامی طلباء اتحاد کونسل آیت اللہ خامنہ ای کے اس حکیمانہ فتویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ جو آپ نے سعودی عرب کے علاقہ احساء کے علماء و دانشوروں کے استفتاء کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جس ازواج رسول ﷺ اور مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت کا ذکر ہے اور یہ فتویٰ امت اسلامی کی عملی وحدت کا واضح نمونہ ہے۔

مذکورہ عالمانہ فتویٰ ' جہاں امت اسلامی کی سلامتی کا مظہر ہے وہاں فتنہ پردازوں کی سازشوں کے مقابلے میں انکی بیداری کا بھی بین ثبوت ہے۔

عالمی اسلامی طلباء اتحاد کونسل نے اطلاعیہ کے آخر میں ایک بار پھر مختلف مذاہب اسلامی کے بعض انتہا پسند و جاہل افراد کی مذمت کی جو دانستہ یا غیر دانستہ اپنی اہانتوں اور تکفیر کے ذریعے امت اسلامی کے دشمنوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور پھر خود دشمن کے آلہ کار بن جاتے ہیں ۔ خداوند تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ امت اسلامی کے قلوب کو روز بروز ایک دوسرے کے قریب کرے اس طرح وحدت آمیز اقدامات کے ذریعے جہان اسلام کے لئے روشن مستقبل کا دروازہ کھولنے والے بزرگان دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیقات الہی کی دعا کرتے ہیں۔

☆☆☆

رہبر معظم انقلاب کا فتویٰ ثقافتی اور تبلیغی اقدامات کے لئے روشن چراغ ہے۔
ایران کے اہل سنت علماء کا مشترکہ اعلامیہ

ایران کے اہل سنت علماء نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں بیان کیا ہے عالمی استکبار اور صہیونزم جب سیاسی و عسکری میدانوں میں شکست سے دوچار ہوتا ہے یا بے بس ہوتا ہے تو اس شکست و بے بسی سے نکلنے کے لئے اس کے پاس بہترین راستہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسلامی فرقوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں کھڑا کر دیے خاص طور پر شیعہ و سنی کے مسلمانوں کے درمیان مذہبی جنگ بر پا کردے اور دونوں اطراف میں موجود خود فروش افراد کو خرید کر اپنے منحوس مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔اس اعلامیہ میں مزید بیان ہوا ہے کہ اپنے نجس اہداف کے حصول کے لئے دشمنان اسلام کے پاس اہم ترین حربہ یہ ہے کہ وہ اسلامی مقدسات کی توہین اور اسلامی شخصیات کو متہم کرے ایک موقع پر وہ بلا واسطہ حضرت رسول اکرم ﷺ اور قرآن پاک کی توہین کرتا ہے اور ایک دن ازواج رسول ﷺ خاص کر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور اصحاب رسول ﷺ کی توہین کرے اپنی سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اس اعلامیہ میں مزید بیان ہوا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی۔ بعض یورپی ممالک میں توہین آمیز کارٹون بنائے گئے اور آزادی بیان کے نام پر قرآن پاک کو جلانے کی ناپاک جسارت کی گئی اور پھر حالیہ تہمت اور اہانت جو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بارے میں کی گئی ہے اور اس توہین کے مرتکب افراد چاہے کسی بھی مکتب میں موجود ہوں وہ دراصل برطانیہ اور صہیونیوں کے گماشتے ہیں یہ سب دشمنان اسلام کے نجس ارادوں کے چند نمونے ہیں۔مگر خوش قسمتی سے مسلمانوں کی بیداری و ہوشیاری اور خاص طور پر رہبر معظم انقلاب اسلامی کا مدبرانہ اور ذمہ دارانہ مؤقف اور ازواج رسول ﷺ کی توہین کی حرمت کا فتویٰ ہزیان بکنے والوں اور ان کے سرپرستوں کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ ہے۔ اس اعلامیہ

میں تاکید کی گئی ہے کہ رہبر انقلاب اسلامی کے حکیمانہ ومدبرانہ مؤقف اور حوزہ علمیہ قم کے اساتید کی کمیٹی کے درست رد عمل نے ثابت کر دیا کہ شیعہ و سنی مسلمان دشمنان اسلامی اور خودفروش افراد کی ہر قسم کی سازشوں از جملہ مذاہب اسلامی کے درمیان اختلاف ایجاد کرنے کی کوششوں کا قلع قمع کر دیں گے۔ رہبر انقلاب کا بر وقت مؤقف عالمی سطح پر اور اسکے ساتھ ساتھ ملک کے اندر موجودان عناصر کے لئے تنبیہ بھی ہے جو دانستہ و نادانستہ طور پر اصحاب وازواج رسول ﷺ اور مقدسات اسلامی اعم از شیعہ و سنی کی توہین کا ارتکاب دشمنان اسلام و مسلمین کو موقع فراہم کرتے ہیں اور ان کے ہم صدا ہو جاتے ہیں۔ اس اطلاعیہ کے آخر میں مذکور ہے کہ علماء اہل سنت بھی شیعہ بھائیوں کے مذہبی مقدسات کی ہر قسم کی توہین اس طرح دیگر اسلامی فرقوں کی اہانت کو حرام سمجھتے ہیں۔ ہم تمام غیر اسلامی اور تفرقہ انگیز اقدامات کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور رہبر معظم انقلاب اسلامی کے فتویٰ کی اس طرح حوزہ علمیہ قم کے اساتید کی کمیٹی کے مثبت رد عمل کی حمایت اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم تمام اخبار نویسوں، مقررین فلم بنانے والوں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ رہبر انقلاب کے فتویٰ کو روشن چراغ کی طرح ہاتھ میں لے کر اپنی ثقافتی و تبلیغی سرگرمیوں میں اسے رہنما قرار دیں اور ہر قسم کے تفرقہ انگیز عمل سے اجتناب کریں۔

☆☆☆

ہتک حرمت کی تحریم پر مبنی رہبر کا فتویٰ قابل ستائش ہے۔
الجزائر کی سٹوڈنٹس یونین کا اطلاعیہ

الجزائر کی آل سٹوڈنٹس یونین نے ایک اطلاعیہ صادر کیا اور اس میں مقدسات اہل سنت کی ہتک حرمت کی تحریم پر مبنی آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی قدردانی کی گئی ہے اور اس حوالے سے تمام انتہا پسندانہ اقدامات کی مذمت کی گئی ہے۔

اطلاعیہ کا متن

ہم رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کے فتویٰ کی حمایت و تائید کرتے ہیں اور اس کے صادر ہونے پر خوشحال ہیں ۔ ہم جہان اسلام کے عظیم شیعہ مرجع کے قاطعانہ فتویٰ اور حکیمانہ مؤقف کی قدردانی کرتے ہیں۔ یہ فتویٰ ملت مسلمان کے عزم و ارادہ کی تقویت کا باعث ہے۔ اس اطلاعیہ کے مطابق شیعہ سنی مذاہب میں مشترکہ نقاط بہت زیادہ ہیں اور انہیں مشترکہ نقاط کی بنا پر یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی تمام تر توانائیاں امت اسلامی کے مسائل حل کرنے انکی مدد کرنے اور انہیں کامیاب بنانے کے لئے صرف کریں۔ اطلاعیہ میں واضح طور پر اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ رہبر انقلاب کا فتویٰ کہ جس میں استکبار اور صہیونزم کو ہدف قرار دیا گیا ہے اور یہ فتویٰ دراصل فساد کے مرکز یعنی اسرائیل کی نابودی کے لئے قیام کی دعوت دیتا ہے۔ مذکورہ انجمن طلاب نے عالمی اسلامی طلبا کونسل کی تمام رکن تنظیموں سے درخواست کی ہے کہ وہ رہبر معظم کے مذکورہ فتویٰ پر مکمل توجہ دیں اور تہران میں منعقدہ چھٹی کانفرنس کی سرگرمیوں کی روشنی میں وحدت اسلامی اور اسلامی بھائی چارے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش کریں۔ آخر میں اس بات کی

وضاحت کی گئی ہے کہ امت اسلامی اپنا گمشدہ جاہ جلال وعظمت حاصل کرنا چاہتی ہے پس وہ فتنہ گروں کو اجازت نہ دے کہ وہ کسی بھی جگہ پر کسی بھی فرصت سے نا جائز فائدہ اٹھائیں ۔

"واعتصمو بحبل الله جمعیا ولا تفرقوا واذکروا نعمه الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا"

"والذین کفروا بعضهم اولیاء بعض الا تفعلوه تکن فتنه فی الارض و فساد کبیر"

☆☆☆

وحدت اسلامی کی حفاظت کے حوالے سے علمائے اسلام کی ذمہ داریاں

علماء کونسل پیروان اہل بیت (علیہم السلام) شام کا اطلاعیہ

اسلام کے سخت ترین، ستم پیشہ دشمنوں کی دینی وانسانی اقتدار کے خلاف یلغار اسی طرح، رسول مکرم اسلام ﷺ نیز مسلمانوں کے شعائر اوران کے مقدمات پر حملوں میں، جو کہ عالمی استکبار اور نجس صہیونیوں کے باہمی اشتراک و تعاون سے منصوبہ بندی شدہ سازشوں کے ہمراہ ہیں اس میں گذشتہ دہائیوں سے شدت آ گئی ہے۔ ان دشمنوں نے لبنان و فلسطین کی استقامت کے خلاف جنگ اور شام و اسلامی جمہوری ایران جیسے دو ہم عہد اور اسرائیل دشمن ممالک کا محاصرہ کرنے کے بعد مسلمانوں کے درمیان نفرت و کینہ کے شعلے بھڑکانے کے لئے کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس حوالے سے ان سیٹلائٹ چینلز کے درمیان خودساختہ و جھوٹی رقابت، جنگ و جدال اور مقابلہ شدید ہو گیا جو امت اسلامی اور اسلام کی محبت کا دعوی کرتے تھے حالانکہ اسلام کے ساتھ ان کا کوئی سروکار نہ تھا۔ سیٹلائٹ چینلز کا مقصد ہے کہ وہ عمومی افکار کو تشویش و پریشانی میں مبتلا رکھے اور انکے عواطف و احساسات کو اچھال کر فتنہ کی آگ بھڑکائے تاکہ وہ اس طرح ان قوتوں کے سیاسی اہداف کی خدمت و مدد کریں جو اسلامی ممالک میں فرقہ پرستی کی ترویج اور آرام وسکون کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ حقائق واضح کرنے، شکوک وابہام دور کرنے اور مذہب اہل بیت (ع) کے عقیدہ کو بیان اور امہات مومنین واصحاب کرام سے متعلق انکی آراء کو واضح کرنے کے لئے درج ذیل نکات کا ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ اہل بیت (علیہم السلام) کے شیعہ اپنے آئمہ کی پیروی میں معتقد ہیں کہ رسول اکرم ﷺ تمام مخلوقات میں افضل، کاملترین انسان، خاتم الانبیاء ﷺ اور سید الانبیاء ہیں ولادت سے لیکر وفات تک ہر قسم کے گناہ و خطا سے دینی و دنیاوی معصیت سے مبرا معصوم ہیں اور ان کے اجداد وآباء

پاک و پاکیزہ ہیں ان کا نسب، خاندان اور اخلاق ہر عیب نقص سے پاک ہے اور اس استدلال کی بنیادی دلیل و برہان یہ ہے کہ ایسا کوئی اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ہی ایسی کوئی بات کرنی چاہیے کہ جس سے انکی رسالت پر خدشہ وارد ہو۔

۲۔ اہل تشیع معتقد ہیں کہ حضرت آدم (علیہ السلام) سے لے لیکر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج بہت پاک و عفیف ہیں اور انکی پاکدامنی میں کوئی شک و شبہ موجود نہیں ہے اور ان پر عدم پاکدامنی کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی کیونکہ ایسا عمل پیغمبر اکرم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی ہے اور لوگوں کی ان سے دوری کا موجب ہے اور انسانوں کا انکی طرف جذب و شیفتہ ہونا حکمت الٰہی کا آئینہ دار اور اس طرح کے شبہات اس حکمت کا انکار ہے۔

۳۔ رسول خدا ﷺ کی ازواج، مؤمنین کی مائیں ہیں اور خداوند تعالی نے قرآن پاک میں اسے بیان فرمایا ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے احترام میں انکے بارے میں گفتگو کرتے وقت ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہے۔

۴۔ رسول خدا ﷺ کے اصحاب و انصارؓ نے اسلامی نظام کی برقراری کے لئے اپنی ہمت کے مطابق کوششیں کی اور انکا درجہ بلند ہے۔

۵۔ اہل بیت (علیہم السلام) اور بعض اصحاب اور ازواج رسول ﷺ کے درمیان جن اختلافات کے بارے میں بحث کی جاتی ہے ان کے بارے میں بات کرتے ہوئے عفت کلام کو مد نظر رکھا جانا چاہیے اور اس میں مصلحت اسلام کو مقدم رکھا جائے۔ امام علیؑ کہ جن کی امامت ور ہبری اور پرہیز گاری ہم سب معتقد ہیں۔ انہوں نے حکومت ورہبری کے مقابلہ میں کہ جسے وہ اپنا حق سمجھتے تھے، خاموشی اختیار کی تاکہ خود کو مسلمانوں کی وحدت اور انکی مصلحت پر قربان کر دیں۔ آپ ﷺ نے اصحاب کو بر وقت ایک امین اور خیر خواہ مشیر کے طور پر مشورہ دیا اور ہم جانتے ہیں کہ جنگ وجدل کے بعد حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ واپس لوٹ جائے اور

خداوند تعالی سے طلب مغفرت کرے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکی ایک نسبت و مقام ہے۔ بنابریں مکمل احترام کے ساتھ انہیں ان کے گھر واپس بھجوادیا۔

۶۔ مسلمانوں کے تاریخی سیاسی واعتقادی مسائل کے حوالے سے بحث و گفتگو روایتی علمی انداز میں ہونی چاہیے اور اس میں ہر قسم کے جنگ وجدال اور جھگڑے سے پرہیز کرتے ہوئے اسے ذرائع ابلاغ اور سیٹلائٹ چینلز پر ہوا دینے سے اجتناب لازم ہے۔لہٰذا مسلمانوں کے احساسات کا احترام کرتے ہوئے ادب و حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے گفتگو انجام پانی چاہیے۔

۷۔ مسلمانوں کی بعض قدیمی کتب میں جو واقعات درج ہیں اور جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کا موجب بنے ہیں وہ کاملاً افرادی وذاتی نقطہ نظر ہے اور مستند متن اور دینی نص میں موجود نہیں ہے ۔اس کے برعکس قرآنی آیات اور سنت شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاملاً واضح و شفاف ہیں۔

مذکورہ واقعات خاص تاریخی حالات کے تحت تحریر کئے گئے تھے اب زمانے کے گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ بھی بھلادیے گئے ہیں۔

۸۔قرآن پاک کی واضح تاکید یعنی (وان هذه امتکلم امته واحده وانا ربکم فاتقون)کے پیش نظر مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے درمیان موجود دوریوں کو ختم کردیں، مختلف آراء و خیالات رکھنے کے باوجود عملی وحدت و یکجہتی کو اختیار کریں۔

۹۔ اسلامی وحدت و یکجہتی تمام مسلمانوں کی مصلحت میں ہے اور ہر مسلمان کی کامیابی و پیشرفت تمام مسلمانوں کی پیشرفت وکامیابی شمار ہوتی ہے۔

۱۰۔خلافت و قیادت ایک زمانی امر ہے اور اب جبکہ وہ گزر گیا ہے تو اس کے بارے میں بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں البتہ دینی امامت کے حوالے سے تمام مسلمانوں کا اسی بات پر ایمان ہے کہ وہ اہل بیت (علیہم السلام) سے مخصوص ہے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان کا پیروکار ہو۔

۱۱۔ فقط وہ لوگ مذاہب اسلامی کے بارے میں اظہار نظر کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ جو اسکی اہلیت و قابلیت رکھتے ہیں۔

علماء و بزرگان کو حق حاصل ہے کہ وہ مذاہب کے بارے میں بحث و گفتگو کریں اور اس کے اعتقادات کا جائزہ لیں۔ اس بناپر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ دشمنانِ اسلام سے وابستہ افراد کی باتوں کو سننا حرام ہے۔آخر میں ہم مسلمانوں کے مقدسات کی قولی و فعلی ہر قسم کی توہین کی مذمت کرتے ہیں اس طرح ہر قسم کے ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے قومی و مذہبی فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے کی، جنگ و جدال و جھگڑے ایجاد کرنے کی تکفیری نعروں کی، اور بے گناہ مسلمانوں وغیر مسلموں کو قتل کرنے کی دعوت دینے کی خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم تمام علمائے اسلام سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ان انتہا پسند اقدامات کی مذمت کریں، مقدسات کی توہین کرنے والوں سے اعلان برات کریں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

وان الحمد للہ رب العالمین

مجمع روحانیت پیروان اہل بیت (ع) شام

صدر مجلس کونسل

سید عبداللہ نظام

☆☆☆

عالمی ذرائع ابلاغ میں
رہبر معظم کے فتویٰ کی
وسیع پیمانے پر تشہیر

اسلامی مقدسات کی توہین کی مذمت میں رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا پیغام سینگال کے ایک اخبار میں چھپا۔

- سینگال میں ''صبح'' نامی اخبار میں ۲۶ شہریور ۱۳۸۹ کے شمارہ میں مقدسات اسلامی کی توہین کی مذمت کے بارے میں رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا پیغام نشر ہوا۔

-مراکش کے اخبارات و مجلات، اصحاب وازواج رسولﷺ کی ہتک حرمت و تحریم توہین پر مبنی رہبر معظم کے فتویٰ ' کے حوالہ سے، لکھا کہ حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ میں لکھا ہے کہ اہل سنت برادران کے مقدسات کی توہین اس طرح ام المومنین حضرت عائشہؓ اور دیگر ازواج رسول کی توہین کرنا حرام ہے۔

- مراکش کے اہم ترین اخبار ہیپرس نے لکھا'' رہبر بزرگ انقلاب اسلامی ایران آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ اسی طرح اہل بیت کے اسلامی مقدسات کی تحقیر و توہین کو حرام قرار دیا ہے۔

- کویت کے اخبار السیاسہ کی انٹرنیٹ سائیٹ نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کا ازواج اصحاب رسولﷺ کی توہین کی حرمت پر مبنی فتویٰ ایک بر وقت و مناسب اقدام اور کامیاب عمل ہے اور سب اس کے منتظر تھے۔

یہ فتویٰ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای ایران اور جہان اسلام کی ایک اہم ترین شخصیت ہیں چونکہ ایران کی اکثریت شیعہ ہے اس لئے اس اکثریت میں اس فتویٰ کے بہت اچھے اثرات مرتب ہونگیں۔ اس فتویٰ کی برکت سے کئی فتنوں کا سد باب ہوگا جو کہ پست اہداف کی خاطر ہوتے ہیں اور سب فتنوں کا مقصد دین حنیف یعنی اسلام کو کمزور کرنا ہے کوئی خاص مذہبی فرقہ ان کا ہدف نہیں ہوتا ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے جو اعلان فرمایا ہے وہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ جو اسلامی منابع سے ماخوذ ہے اور یہ فتویٰ بہت سارے دیگر فتاوی کو مانند ہے کہ جو گذشتہ ادوار میں علماء اسلام کی طرف سے صادر ہوئے اور ان کا ہدف و مقصد یہ ہے کہ نادان لوگوں کی وجہ سے ایجاد شدہ اذیت و آزار کو دور کیا جائے اگر اس طرح کا فتویٰ جہان اسلام کے تمام مراجع شیعہ اسی طرح مراجع سنی بھی صادر کریں تو پھر کسی کو بھی ایک دوسرے کے مذہبی مقدسات و عقائد کے خلاف تجاوز کرنے کی جرات نہ ہوگی۔ تکفیریوں کے راستے بھی بند ہو جائیں گے۔

رسول پاک ﷺ کے اہل بیت صرف شیعوں کے لئے نہیں ہیں۔اسی طرح وہ فقط اہل سنت کے لئے بھی نہیں ہیں بلکہ وہ تمام شیعہ وسنی مسلمانوں سے متعلق ہیں۔اور انکی توہین تمام مسلمانوں کی توہین ہے اس بنا پر اگر یاسر حبیب جیسا کوئی بھی شیعہ یا سنی فرد کسی بھی مذہب کے مقدسات کی توہین کا ارتکاب کرے تو سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا منہ بند کر دیں اور اہل بیت (علیہم السلام) ازواج واصحاب رسول ﷺ کی اہانت کا سد باب کریں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ شیعہ وسنی دونوں طرف انتہا پسند و متجاوز ذہن والے افراد موجود ہوتے ہیں۔ بعض اہل سنت کا نام استعمال کرکے دیگر مذاہب والوں کو اور حتی سب کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

روزنامہ الشروق والجزائر کے روزنامہ 'مستقبل' نے ۱۳۸۹/۷/۱۱ کے شمارہ میں کویتی مقرر کے بیانات کی پرزور مذمت کے ضمن میں، رہبر معظم کے فتویٰ کا متن منتشر کیا ہے۔

رسول گرامی اسلام ﷺ کی زوجہ محترمہ کی، مولوی یاسر حبیب کی طرف سے کی گئی توہین کے بعد کہ جس پر شدید رد عمل ظاہر کیا گیا، آیت اللہ العظمی خامنہ ای دامت برکاتہ سے اس بارے استفتاء کیا گیا اور کویت کی کابینہ نے یاسر حبیب کی شہریت ختم کر دی۔

عربی ممالک کے ذرائع ابلاغ میں خاص طور پر الجزیرہ چینل میں اس خبر کی بازگشت بہت زیادہ سنی گئی۔اس چینل نے مختلف اوقات میں اس خبر کی تکرار کی۔پروگرام "ماوراء الخبر" میں ماہرین

کی موجودگی میں رہبر انقلاب کے فتویٰ، وحدت اسلامی و مختلف اسلامی مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان قربت ونزدیکی میں اسکے کردار کا جائزہ پیش کیا گیا۔

تہران میں الجزیرہ چینل کے خبر نگار حمد البحرانی نے بھی اس حوالے سے ایک رپورٹ میں آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی کتاب کے جدید ترین استفتاءات وفتاوی کو دکھایا اور کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر نے کئی بار مذاہب اسلامی کی وحدت کی تاکید کی ہے۔

اس نے مزید کہا "آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے اس طرح اپنے جدید ترین فتویٰ میں حضرت عائشہؓ وزوجہ رسول ﷺ اور اہل سنت کی محترم شخصیات کی بے احترامی وتوہین کو حرام قرار دیا ہے۔البحرانی نے کہا: ایران کے رہبر نے اس سے پہلے بھی ایک فتویٰ کے ذریعے شیعوں کا سنی مذہب کے پیچھے نماز پڑھنا اور برادران اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کو جائز قرار دیا تھا۔

سیٹلائیٹ چینل المستقلہ کی نیوز سائٹ نے بھی اس خبر کو نشر کرنے کے ساتھ کہا کہ "جوہر الموضوع" نامی سلسلہ وار پروگرام میں اس فتویٰ پر بحث ومذاکرہ اور تبادل نظر ہوگا۔

لندن کے اخبار الحیات نے حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت پر مبنی رہبر کے فتویٰ کو، مذاہب اسلامی کی وحدت کے لئے کام کرنے والوں کے لئے سکون کا موجب قرار دیا اور کہا کہ اس فتویٰ کی وجہ سے شیعہ وسنی تمام مسلمانوں کے ہاں ایک دوسرے کے مقدسات کا احترام بڑھ گیا ہے۔

شیخ الازہر کے بیانات کے نتیجہ میں کہ جو رہبر معظم کے فتویٰ کے بعد دیئے گئے، اردن کے سیٹلائیٹ چینل نے انتہا پسندی کی تبلیغ روکنے کی خاطر دو وہابی انتہا پسند چینل بنام الرحمت والحکمت بند کردیئے اور اس سے پہلے بھی پانچ وہابی سیٹلائیٹ چینل بند کروائے تھے۔

امارات کے اخبار الخلیج نے رہبر معظم کے فتویٰ کا کامل متن تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یاسر حبیب کی طرف سے ازواج رسول ﷺ کی توہین کے بعد خلیج فارس کے علماء اور دانشمندوں کے استفتاء کے جواب میں رہبر نے یہ فتویٰ صادر فرمایا۔

اخبار الصریح نے ''التطاول علی السنۃ علی زوجات الرسول حرام'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ شیعہ مکتب کی طرف سے یہ ایک عالی ترین وجدید ترین فتویٰ عکس العمل ہے۔

شام کی نیوز ایجنسی سانا نے اس فتویٰ کے بارے میں مفصل لکھا ہے۔علاقے کی علماء کی تقاریر میں اور وحدت کانفرنس کے انعقاد میں اسکے اثرات اور اسکی صدائے بازگشت کے بارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

انٹرنیٹ سائیٹ محیط نے بھی امام خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کو شیعہ وسنی کے درمیان فتنہ کے سد باب کے لئے ایک حکمت آمیز اقدام قرار دیا اور لکھا کہ اس فتویٰ کی برکت سے مسلمانوں کی وحدت کے خلاف امریکہ واسرائیل کی سازشوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

کویت کے اخبار القبس نے زوجہ رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کی توہین کی حرمت پر مبنی رہبر معظم انقلاب کے فتویٰ کی قدردانی کی۔

اخبار القبس کے ایک مقالہ میں عبدالنبی العطار نے زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہ کی توہین کے حرام ہونے پر مبنی آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کی تائید وحمایت کرتے ہوئے لکھا کہ آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ نے اپنے حالیہ فتویٰ میں مقدسات اہل سنت کی توہین کرنے از جملہ زوجہ رسول حضرت عائشہؓ کو متہم کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور اعلان فرمایا کہ یہ حکم تمام ازواج انبیاء خاص طور پر ازواج پیغمبر اکرم ﷺ سے مربوط ہے۔القبس اخبار کے مطابق یہ فتویٰ سعودی عرب کے علاقہ الاحساء کے علماء ودانشمندوں کے سوال کے جواب میں صادر ہوا ہے۔القبس میں یہ لکھا تھا کہ البتہ یہ فتویٰ سابقہ فتووں کا بھی دوام ہے گذشتہ شیعہ مراجع عظام آیت اللہ خمینیؒ اور آیت اللہ خوئی نے بھی امام جعفر صادقؑ کی پیروی فرماتے ہوئے اس سے پہلے پیروکاروں کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مخالف فقہی نظریات رکھنے والے افراد کے ساتھ کیسے برتاؤ کیا جائے آپ نے تاکید فرمائی کہ ایسی باتیں زبان پر مت لانا کہ جو ہمارے لئے شرم وعار کا موجب بنیں۔اسی بنا پر عقل ومنطق حکم دیتی ہے کہ سب مسلمان خاص طور پر دینی مفکرین وعلماء تمام

مسلمانوں کی مصلحت کو مد نظر رکھیں اور وحدت اسلامی کے خلاف کوئی مطلب بیان نہ کریں مشترک نقاط اور متفق مسائل پر تاکید کریں۔

کویت کے ایک اور اخبار الرائی العام نے آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے بیانات کو گروہی مسائل کے حل کے لئے اور شیعہ وسنی مذہبی جنگ وجدال کے فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا موجب قرار دیا اور لکھا: رہبر ایران کا فتویٰ، کویت کے شیعہ مولوی یاسر حبیب کی زوجہ رسول ﷺ کو دشنام طرازی کے حوالے سے ایک محکم جواب ہے۔انہوں نے اس فتویٰ کے ذریعے ثابت کردیا کہ یاسر حبیب جیسے انتہا پسند افراد کا شیعیان اہل بیت (ع) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

کویت کے اخبار الوطن نے اپنے اداریہ میں لکھا کہ رہبر ایران کا فتویٰ اسلامی معاشرے کی مصلحتوں کو نظر انداز کرنے والے ان افراد کے لئے قطعی جواب ہے جو اسلامی احساسات کے خلاف تقاریر کرتے ہیں اور شیعہ وسنی کے درمیان فتنہ وفساد کی آگ بھڑکاتے ہیں۔

مصر کے اخبار الشروق نے لکھا: آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے فتویٰ کا صدور ہونا دراصل شیعہ وسنی کے درمیان سرخ حد کے وجود کو ظاہر کرتا ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے مذکورہ فتویٰ صادر فرما کر یہ واضح کردیا کہ شیعہ وسنی تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ کچھ سرخ حدیں موجود ہیں اور کسی کو بھی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ان حدوں کو پار کرے۔

مصر کے اخبار الدستور نے رہبر معظم کے فتویٰ کے صدور کے دن اپنے پہلے صفحہ پر ہی حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کی تصویر کو ڈاکٹر احمد الطیب کی تصویر کے ہمراہ چھاپا اور اس خبر کا تجزیہ تحلیل بھی کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر احمد الطیب نے وہابی سیٹلائیٹ چینلز کے ذریعے تکفیری پروگراموں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور شیعوں کی ہر قسم کی تکفیر کو جہان اسلام میں اختلاف کا عامل قرار دیا۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ شیعوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

انھوں نے حضرت علی (علیہ السلام) کے روضہ مبارک اور مرکز علم واجتہاد نجف اشرف کی زیارت کے لئے جانے کا بھی اعلان کیا۔اخبارالاہرام نے ڈاکٹر احمد الطیب کے بقول لکھا کہ رہبر معظم کامذکورہ فتویٰ آپ کے فہم عمیق کاآئینہ دار ہے۔آپکی دانش وبینش اور فتنہ پروروں کی سازشوں سے کامل آگاہی کاواضح ثبوت ہے۔

انھوں نے مزید فرمایا کہ رہبر عظیم الشان کا فتویٰ وحدت اسلامی پر آپ کے عمیق اعتقاد کا آئینہ دار بھی ہے۔

☆☆☆

شیعہ و سنی مسلمانوں کے لیے

رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی

حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ

کے وحدت بخش کلام سے چند اقتباسات

مقدسات اہل سنت کی حرمت اہانت کے بارے میں حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای دامت برکاتہ کے حالیہ بیانات نے وحدت اسلامی کے حوالے سے نئی روح پھونکی ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا ہے کہ مقام معظم رہبری گذشتہ کی طرح اب بھی جہان اسلام کی وحدت کے مسئلہ کو سر فہرست قرار دیتے ہیں۔

ایک عنوان سے یہ بیانات "فصل الخطاب" کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس بات کے مظہر ہیں کہ تقریب مذاہب کا موضوع اسلامی معاشروں کے لئے ایک نا قابل انکار اولویت و ترجیح ہے۔

یہ مطلب اگرچہ امید بخش و رحمت ساز ہے مگر ضروری ہے کہ تمام علماء اور مفکرین اسلام حضرت آیت اللہ خامنہ ای دامت برکاتہ کے آگاہانہ فتویٰ کی پیروی میں ہر کوئی اپنے طور پر اس موضوع کی حمایت کرے تاکہ ایک بار پھر وحدت نظری، وحدت عملی کا پیش خیمہ بن جائے۔

شیعہ و سنی مقدسات کی اہانت سے اجتناب کے بارے میں رہبر کے بیانات کا کچھ حصہ سب مسلمانوں کی آگاہی کے لئے پیش خدمت ہے۔

ایک حاجی جو مسجد الحرام یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یا جنت البقیع میں ہے یا شہدائے احد کی زیارت کر رہا ہے یا اس طرح کے دیگر مقامات مقدسہ جیسے منا و عرفات میں مشغول عبادت ہے۔ اسکا طرز عمل اور کردار ایک مؤدب انسان کی طرح اسلامی آداب سے آراستہ ہوتا ہے اسکی چال ڈھال انسانی ہوتی ہے جو کہ قرآنی تعلیمات سے تربیت شدہ ہوتی ہے۔

وہ اہل خشوع اور اہل تواضع ہے، اہل محبت ہے۔ کسی کی بھی اہانت نہیں کرتا ہے وہ حاجی اہل جمع و جمعیت ہے، اہل تفرقہ وجدائی نہیں ہیں۔

حج کے منتظمین وکارکنوں کے اجتماع سے رہبر معظم دامت برکاتہ کے بیانات (نومبر ۲۰۰۹ء)

نظام اسلامی اور ہمارے نقطہ نظر سے ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین کرنا سرخ لکیر ہے۔ جو لوگ غیر دانستہ حالت میں غفلت کی وجہ سے کبھی اندھے اور بے جا تعصّبات کی بنا پر، خواہ وہ شیعہ ہے یا سنی وہ ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین کرتے ہیں وہ کرتے ہیں وہ دراصل یہ نہیں سمجھ پا رہے ہوتے کہ وہ کیسا فعل انجام دے رہیں ہیں۔ دشمن کے لئے بہترین وسیلہ یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ دشمن کے ہاتھ میں بہترین ہتھیار یہی حرکات وسکنات ہوتی ہیں۔ یہ سرخ حد ہے۔

شہر سقز کے عوام کے اجتماع میں رہبر انقلاب کے بیانات (۱۹ مئی، ۲۰۰۹ء)

شیعہ عالم بھی اور سنی عالم بھی اس بات کو درک کرے اور سمجھے کہ یہ بات واضح ہے کہ دو مذہب بعض اصول اور بعض فروع میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ البتہ بہت ساری باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ چند فروعی اختلافات ایک دوسرے سے دشمنی کا موجب نہیں بننے چاہیے۔

کردستان کے شیعہ وسنی علماء وطلاب کے اجتماع میں رہبر کا خطاب (۱۳ مئی، ۲۰۰۹ء)

بہت سارے بے چارے بے خبر وہابی سلفی لوگ جو تیل کے ڈالروں کے ذریعے سے خریدے ہوتے ہیں اور ہر مختلف مقامات پر جا کر دہشت گردی کی کاروائیاں انجام دیتے ہیں۔ عراق میں، افغانستان میں، پاکستان میں دیگر ممالک میں مختلف انداز میں دہشت گردی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ وہ دشمن اسلام کی مدد کر رہے ہیں وہ شیعہ فرد جو اہل سنت کے مقدسات کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے اور گالیاں دیتا ہے وہ بھی دشمن اسلام کا آلہ کار ہے اگرچہ وہ خود اس بات کی خبر نہ رکھتا ہو۔

میدان آزادی سنندج میں صوبہ کردستان کی عوام کے اجتماع میں رہبر انقلاب کا خطاب (۱۵مارچ،۲۰۰۹ء)

اگر کوئی شیعہ برادران اہل سنت کے خلاف کتاب لکھتا ہے یا کوئی سنی برادران شیعہ کے خلاف کتاب لکھتا ہے، تہمت دیتا ہے، بد گوئی کرتا ہے، یہ بات نہ تو کسی شیعہ کو سنی بنادے گی اور نہ کسی سنی کو شیعہ بنائے گی۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ عالم اسلام کے تمام لوگ اہل بیت (علیہم السلام) کی محبت و ولایت اختیار کریں۔ ان لوگوں کو جاننا چاہیے کہ لڑائی جھگڑے کرنے سے ایک دوسرے کی توہین کرنے سے اور کسی کے ساتھ دشمنی کرنے سے کسی کو شیعہ نہیں بنایا جاسکتا اور اہل بیت کی ولایت کی طرف متوجہ نہیں کیا جاسکتا۔ لڑائی جھگڑے کا نتیجہ تو فقط بغض وعناد جدائی و تفرقہ اور دشمنی ہی ہوتا ہے۔ اور یہی دشمنی عداوت اور تفرقہ وہ چیز ہے جو امریکہ چاہتا ہے جو اسرائیل چاہتا ہے وہ اس کے حصول کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

عید سعید غدیر خم کے موقع پر مختلف طبقات کے عوام کے ہزاروں کے اجتماع میں رہبر انقلاب کا خطاب۔ (۱۷دسمبر،۲۰۰۸ء)

ایک دوسرے کی بد گوئی وعیب جوئی کرنا گالی گلوچ کرنا ایک دوسرے پر تلوار چلانا یہ سب اسلام کے دشمنوں کی مدد کرنا ہے۔ وہ شیعہ و سنی دونوں کے دشمن ہیں۔ ہم نے انقلاب اسلامی میں وحدت اسلامی کا پرچم بلند کیا ملت ایران اسی وحدت اسلامی کو چاہتی ہے اور اسی وحدت اسلامی کا پرچار کرتی ہے۔

امام علی رضا (علیہ السلام) کے مزار مقدس پر زائرین کے عظیم اجتماع کے موقع پر رہبر کا خطاب۔ (۲۰مارچ، ۲۰۰۸ء)

آپ اس بات کا خیال رکھیں اور جان لیں کہ برادران اہل سنت کے مذہبی احساسات کو ٹھیس پہنچانا بہت بڑی غلطی وگناہ ہے۔ اسے ایک اصول کے طور پر قبول کریں۔ چند اخلاقی نقاط موجود ہیں ان اختلافی نقاط پر زور دینا اوران اختلافی نقاط سے تعصّبات کی آگ شعلہ ور کرنا یہ وہی چیز ہے جو آج امریکہ واسرائیل کے جاسوسی کے ادارے چاہتے ہیں۔ یہ وہی چیز ہے کہ جسکی وہ آرزو رکھتے ہیں۔

حج کے ثقافتی وانتظامی عہدیداران کے اجتماع میں رہبر معظم کا خطاب۔ (۱۴نومبر، ۲۰۰۷ء)

حج کے دوران کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جو دشمنان اسلام کے کارندے ہوتے ہیں اوران کی ڈیوٹی یہی ہوتی ہے وہ کسی بھی شیعہ کی طرف سے کوئی ایک چھوٹا سا بہانہ تلاش کریں، اور پھر اس بہانہ کی بناپر ایک حادثہ برپا کریں۔ اسکی تشہیر کریں، گالی گلوچ کریں۔ توہین کریں اور لڑائی جھگڑا کریں۔

اگر ہمیں اس کی خبر نہیں بھی تو اسکے تجزیہ وتحلیل نے یہی ثابت کر دیا ہے کہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ وحدت اسلامی کے دشمن، حج جیسے عظیم اجتماع سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے سوء استفادہ نہ کریں۔

اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ ایسا کیوں ہے اس کام کے لئے کچھ افراد کو خریدا جاتا ہے آپ آگاہ رہیں کہ اس جال میں نہ پھنسیں۔ ایرانی خواہ وہ شیعہ ہے یا سنی، سب اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دشمن کے جال میں نہ پھنسیں۔

ادارہ حج وزیارات کے عہدیداروں سے خطاب (۸ جون، ۲۰۲۲ء)

ایک اور بات، اتحاد سے متعلق ہے۔ حج، اسلامی امت کے اتحاد کا مظہر ہے، کوشش کیجیے کہ یہ اتحاد ٹوٹنے نہ پائے، پوری کوشش کیجیے کہ یہ اتحاد بنا رہے۔ ائمہ علیہم السلام جا کر مسجد الحرام میں نماز پڑھانے والے پیش نماز کی نماز جماعت میں شرکت کرتے تھے، امام صادق علیہ السلام شرکت کرتے تھے، جان بوجھ کر شرکت کرتے تھے تاکہ لوگ دیکھیں۔ یہ کس لیے ہے؟ ہم یہ باتیں کیوں بھول جاتے ہیں؟ ہم مسلسل سیکڑوں بار یہ بات دوہراتے ہیں لیکن پھر کہیں سے کوئی شیعہ اور سنی، اختلافات اور تنازعات کے بارے میں آواز بلند کر دیتا ہے، کیوں یہ کام کرتے ہیں؟ کیوں دشمن کے حق میں کام کرتے ہیں؟ کیا نہیں جانتے کہ انگریزوں کا ہنر ہی اختلاف پیدا کرنا ہے؟ انگریزوں نے ہمیشہ جن چیزوں سے فائدہ اٹھایا ہے، ان میں سے ایک شیعہ اور سنی کے درمیان اختلاف ہے۔ دھیرے دھیرے دوسروں نے بھی سیکھ لیا ہے اور اب آپ ان امریکی تھنک ٹینکس -سیاسی اور دوسرے تھنک ٹینکس- میں آپ دیکھتے ہیں کہ وہ جو تجزیے کرتے ہیں ان میں کہتے ہیں: فلاں لوگ شیعہ ہیں، فلاں جگہوں پر شیعہ ہیں، فلاں مقامات پر سنّی ہیں، ان تک بھی شیعہ سنی کی بات پہنچ گئی ہے۔ نہ کیجیے، نہ کریں، اخوت سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریے! جی ہاں اختلاف رائے ہے، اعتقادات میں بھی اختلاف نظر ہے، عقائد میں بھی ہے لیکن اشتراک بھی ہے، ہمارے درمیان اتنے زیادہ اشتراکات ہیں، ان سب کو یکسر نظر انداز کر دیں اور اختلافات کے چکر میں پڑ جائیں؟! یہ مت ہونے دیجیے، مت ہونے دیجیے! امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے (حج کے) قافلوں کے اندر نماز جماعت کو ممنوع قرار دیا۔ پھر کہا: مت کیجیے، جائیے وہاں نماز پڑھیے، جائیے مسجد میں نماز پڑھیے۔ یہ اسی اتحاد کے لیے ہے۔ اس اتحاد کو جتنا زیادہ ممکن ہو بڑھائیے۔

☆☆☆

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ حضرت سید علی خامنہ ای (مدظلہ العالی)

کا وحدت آفرین فتویٰ

برادران اہل سنت، کے مقدسات کی اہانت من جملہ زوجہ پیغمبرﷺ اسلام، عائشہؓ، پر الزام لگانا اور کسی طرح کی کوئی اتہام تراشی کرنا حرام ہے۔ یہ بات تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج اور خاص طور سے سید الانبیاء پیغمبر اسلام حضرت محمدﷺ کی ازواج کو شامل ہے۔

ثقافتی قونصلیٹ سفارت اسلامی جمہوریہ ایران
اسلام آباد